تعلیم النحو

درجہ اُولیٰ کے علم النحو کے لیے
ترتیب دی گئی مفید کتاب جو مطلوبہ استعداد کے
حصول میں ان شاء اللہ معاون ثابت ہوگی

ترتیب

اساتذہ جامعۃ العُلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

مجلس دعوت وتحقیق اسلامی
جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

تعلیم النحو

درجہ اولی کے علم النحو کے لیے
ترتیب دی گئی مفید کتاب جو مطلوبہ استعداد کے
حصول میں ان شاء اللہ معاون ثابت ہوگی

ناشر
مجلس دعوت و تحقیق اسلامی
جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

کتاب کا نام.................... تعلیم النحو

ترتیب.................... اساتذہ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

طبع اول.................... رمضان ۱۴۳۲ھ بمطابق اگست ۲۰۱۱ء

ناشر.................... مجلس دعوت وتحقیق اسلامی

ملنے کا پتہ.................... مکتبہ بینات جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

جامعة العلوم الإسلامية
علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن
کراتشی ۵ پاکستان

021-34913570-34123366-34121152

فہرست مضامین

پیش لفظ ۹
ہدایات برائے مدرسین ۱۲

مقدمہ

علم النحو کا مختصر تعارف ۱۵
لفظ کی تعریف ۱۶
لفظ کی تقسیم (موضوع، مہمل) ۱۶
لفظ موضوع کی تقسیم (مفرد، مرکب) ۱۶
کلمہ کی تقسیم (اسم، فعل، حرف) ۱۶
اسم کی علامات ۱۶
فعل کی علامات ۱۷
حرف کی علامات ۱۸
اسم کی پہلی تقسیم (واحد، تثنیہ، جمع) ۱۹
جمع کی تقسیم (جمع سالم، جمع مکسر) ۱۹
جمع سالم کی تقسیم (مذکر سالم، مؤنث سالم) ۱۹
جمع مکسر کی تقسیم (جمع قلت، جمع کثرت) ۱۹
جمع قلت کے اوزان ۲۰
جمع کثرت کی تقسیم (منتہی الجموع، غیر منتہی الجموع) ۲۰
جمع منتہی الجموع کی پہچان ۲۰
جمع غیر منتہی الجموع کے اوزان ۲۰
اسم کی دوسری تقسیم (مذکر و مؤنث) ۲۱
علامات تانیث ۲۱
مؤنث کی پہلی تقسیم (مؤنث حقیقی، مؤنث لفظی) ۲۱
علامت تانیث کے اعتبار سے مؤنث کی تقسیم ۲۱
اسم کی تیسری تقسیم (معرفہ و نکرہ) ۲۲
معرفہ کی تقسیم ۲۲

معرب اور مبنی

معرب کی تعریف ۲۳
مبنی کی تعریف ۲۳
عامل کی تعریف ۲۳
اعراب کی تعریف ۲۳
معمول کی تعریف ۲۳

معرب کا بیان

اعراب کی پہلی تقسیم (بالحرکۃ و بالحرف) ۲۳
اعراب کی دوسری تقسیم (لفظی، تقدیری، محلی) ۲۴
معرب کی اعرابی حالتیں (رفعی، نصبی، جری، جزمی) ۲۴
معرب کی تقسیم (اسم متمکن، فعل مضارع) ۲۴
اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی تقسیم ۲۵
مفرد منصرف صحیح ۲۵
مفرد منصرف جاری مجری صحیح ۲۵
جمع مکسر منصرف صحیح ۲۵
جمع مؤنث سالم ۲۶
غیر منصرف ۲۶
اسماء ستہ ۲۶
اسماء ستہ کے اعراب کی شرط ۲۶
تثنیہ و ملحق بہ تثنیہ ۲۷
کلا و کلتا کے اعراب کی شرط ۲۷
جمع مذکر سالم و ملحق بہ جمع مذکر سالم ۲۷
اسم مقصور منصرف ۲۸
غیر جمع مذکر سالم مضاف بہ یاء متکلم ۲۸
اسم منقوص ۲۸
جمع مذکر سالم مضاف بہ یاء متکلم ۲۹

مسلمی کی تعلیل (حاشیہ) ۲۹
اقسام اسم متمکن کے اعراب کا نقشہ ۳۰
منصرف وغیر منصرف کا بیان ۳۱
غیر منصرف کا حکم ۳۱
اسباب منع صرف ۳۱
عدل وصف ۳۱
تانیث، معرفہ، عجمہ، جمع ترکیب، وزن فعل، الف نون ۳۲
غیر منصرف کی پہچان ۳۳
غیر منصرف علم کی صورتیں ۳۳
غیر منصرف صفت کی صورتیں ۳۳
اعراب کے اعتبار سے فعل مضارع کی تقسیم ۳۳
مضارع مفرد صحیح ۳۴
مضارع مفرد ناقص الفی ۳۴
مضارع مفرد ناقص واوی یا یائی ۳۴
مضارع متصل بہ نون اعرابی ۳۴
اعرابی حالتوں کی علامات ۳۵
حالت رفعی کی علامات ۳۵
حالت نصبی کی علامات ۳۵
حالت جری کی علامات ۳۵
حالت جزمی کی علامات ۳۵

مبنی کا بیان

مبنی کی تعریف ۳۶
مبنی کی تقسیم (مبنی اصل، مشابہ مبنی اصل) ۳۶
اسم غیر متمکن کا بیان ۳۶
اسم غیر متمکن کی تقسیم ۳۷
ضمائر کا بیان ۳۷
ضمیر کی تعریف ۳۷
ضمیر غائب کا مرجع ۳۷
ضمیر کی تقسیم (ضمیر متصل، ضمیر منفصل) ۳۷
ضمیر متصل کی تقسیم (مرفوع متصل، منصوب متصل، مجرور متصل) ۳۷
ضمیر منفصل کی تقسیم (مرفوع منفصل، منصوب منفصل) ۳۸
ضمیر مرفوع متصل کی تقسیم (بارز، مستتر) ۳۹
اسماء اشارات کا بیان ۴۰
اسم اشارہ کی تقسیم (قریب، بعید، متوسط) ۴۰
اسماء موصولات کا بیان ۴۰
اسم موصول کی تعریف ۴۰
صلہ کی تعریف ۴۰
من اور ما میں فرق ۴۱
ای اور ایۃ کا حکم (حاشیہ) ۴۱
اسماء افعال کا بیان ۴۲
اسم فعل کی تقسیم (بمعنی ماضی، بمعنی امر، بمعنی مضارع) ۴۲
اسماء اصوات کا بیان ۴۳
اسم صوت کی تقسیم (حاشیہ) ۴۳
مرکبات کا بیان (مرکب بنائی، مرکب منع صرف، صوتی) ۴۳
اسماء کنایہ کا بیان ۴۴
کم استفہامیہ وکم خبریہ ۴۴
کم استفہامیہ اور کم خبریہ میں فرق ۴۴
کم کا محلی اعراب ۴۴
ظرف مبنیہ کا بیان ۴۵
اسماء استفہام کا بیان ۴۷
اسماء شرط کا بیان ۴۸

مرکب کا بیان

مرکب کی تقسیم (مفید وغیر مفید) ۴۹
جملہ کی پہلی تقسیم (جملہ اسمیہ، جملہ فعلیہ) ۴۹
جملہ کی دوسری تقسیم (جملہ خبریہ، جملہ انشائیہ) ۵۰
جملہ انشائیہ کی تقسیم (امر، نہی، استفہام......) ۵۰
تمنی اور ترجی میں فرق ۵۰
مرکب غیر مفید کی تقسیم (اضافی، توصیفی، بنائی، مزجی) ۵۱
مرکب مزجی کی تقسیم (منع صرف، صوتی) ۵۱
جملہ شرطیہ کا بیان ۵۲

اسماء معمولہ کا بیان

مرفوع کی تعریف ۵۳
منصوب کی تعریف ۵۳
مجرور کی تعریف ۵۳

مرفوعات کا بیان

فاعل کا بیان ۵۳
فاعل کے احکام ۵۳
فعل کو واحد، تثنیہ اور جمع لانے کے قاعدے ۵۴
فعل کو مذکر اور مؤنث لانے کے قاعدے ۵۴
نائب فاعل کا بیان ۵۵
مبتدا کا بیان ۵۵
مبتدا کے احکام ۵۵
مبتدا قسم ثانی ۵۵
مبتدا کی دونوں قسموں میں فرق ۵۵
خبر کا بیان ۵۶
خبر کے احکام ۵۶
ظروف اور جار مجرور کا خبر ہونا ۵۶
افعال ناقصہ کے اسم کا بیان ۵۷
حروف مشبہ بالفعل کی خبر کا بیان ۵۷
حروف مشبہ بالفعل کی خبر کا حکم ۵۷
ما و لا مشبہتین بلیس کے اسم کا بیان ۵۷
لائے نفی جنس کی خبر کا بیان ۵۷

منصوبات کا بیان

مفعول مطلق کا بیان ۵۸
مفعول مطلق کی پہلی تقسیم (مطلق لفظی، مطلق معنوی) ۵۸
مفعول مطلق کی دوسری تقسیم (تاکیدی، عددی، نوعی) ۵۸
مفعول بہ کا بیان ۵۹
مفعول بہ کے احکام ۵۹
منادی کا بیان ۵۹
اعراب و بناء کے اعتبار سے منادی کی صورتیں ۵۹
مشابہ مضاف کی تعریف ۶۰
مفعول فیہ کا بیان ۶۰
مفعول لہ کا بیان ۶۰
مفعول معہ کا بیان ۶۰
حال کا بیان ۶۱
حال وذوالحال کے احکام ۶۱
تمییز کا بیان ۶۱
تمییز کی تقسیم (تمییز عن المفرد، تمییز عن النسبۃ) ۶۱
تمییز اور حال میں فرق (حاشیہ) ۶۲
مستثنیٰ کا بیان ۶۳
کلمات استثناء ۶۳
مستثنیٰ کی تقسیم (متصل ومنقطع) ۶۳
الاّ کے بعد مستثنیٰ کا حکم ۶۳
لیس، لایکون کے بعد مستثنیٰ کا حکم ۶۴
خلا اور عدا کے بعد مستثنیٰ کا حکم ۶۴
ماخلا اور ماعدا کے بعد مستثنیٰ کا حکم ۶۴
افعال ناقصہ کی خبر کا بیان ۶۵
افعال ناقصہ کی خبر کا حکم ۶۵
حروف مشبہ بالفعل کے اسم کا بیان ۶۵
ما و لا مشبہتین بلیس کی خبر کا بیان ۶۵
لائے نفی جنس کے اسم کا بیان ۶۵
لائے نفی جنس کے اسم کا حکم ۶۵

مجرورات کا بیان

اضافت کا بیان ۶۷
اضافت کی تقسیم (اضافت لفظی، اضافت معنوی) ۶۷
اضافت معنوی کے احکام ۶۷

توابع کا بیان

تابع کی تعریف ۶۸
تابع کی تقسیم ۶۸
صفت کا بیان ۶۸
صفت کے فائدے (حاشیہ) ۶۸
صفت کی تقسیم (بحال موصوف، بحال متعلق موصوف) ۶۸
صفت بحال موصوف کا حکم ۶۸
صفت بحال متعلق موصوف کا حکم ۶۹
معطوف کا بیان ۶۹
ضمیر مرفوع متصل پر عطف ۶۹
ضمیر مجرور متصل پر عطف ۶۹
تاکید کا بیان ۷۰
تاکید کی تقسیم (تاکید لفظی، تاکیدی معنوی) ۷۰
بدل کا بیان ۷۱
بدل کی تقسیم (بدل الکل، بدل الاشتمال، بدل البعض، بدل الغلط) ۷۱
عطف بیان کا بیان ۷۲

عوامل کا بیان

عامل کی تقسیم (عامل لفظی، عامل معنوی) ۷۳
عوامل لفظیہ کا بیان ۷۳

حروف عاملہ

اسم میں عمل کرنے والے حروف ۷۳
حروف جارہ کا بیان ۷۳
جار اور مجرور کے ترکیبی احکام ۷۴
حروف مشبہ بالفعل کا بیان ۷۴
اَنَّ کی پہچان (حاشیہ) ۷۵
اِنَّ کی پہچان (حاشیہ) ۷۵
ما و لا مشبہتین بلیس کا بیان ۷۶
ما کے عمل کی تین شرطیں ۷۶
لا کے عمل کے تین شرطیں ۷۶
لات کے عمل کی دو شرطیں ۷۶
لائے نفی جنس کا بیان ۷۷
فعل مضارع میں عمل کرنے والے حروف ۷۷
فعل مضارع کو نصب دینے والے حروف ۷۷
فعل مضارع کو جزم دینے والے حروف ۷۹

افعال عاملہ کا بیان

فعل کی پہلی تقسیم (فعل معلوم، فعل مجہول) ۸۰
فعل کی دوسری تقسیم (فعل لازم، فعل متعدی) ۸۰
فعل متعدی کی تقسیم ۸۰
فعل لازم کو متعدی بنانا (حاشیہ) ۸۰
فعل معلوم کا عمل ۸۱
فعل مجہول کا عمل ۸۱
فعل کی تیسری تقسیم (ماضی، مضارع، امر) ۸۱
افعال ناقصہ ۸۲
افعال مقاربہ ۸۳
افعال مقاربہ کی تقسیم (افعال مقاربہ افعال رجاء، افعال شروع) . ۸۴
افعال قلوب ۸۵
افعال قلوب کے احکام ۸۵
افعال مدح و ذم کا بیان ۸۶
مخصوص بالمدح اور مخصوص بالذم ۸۶
فعل تعجب کا بیان ۸۷

اسماء عاملہ کا بیان

اسم فاعل کا بیان ۸۸
اسم فاعل کے عمل کی شرط ۸۸
اسم مبالغہ ۸۹
اسم مبالغہ کے عمل کی شرط ۸۹
اسم مفعول ۹۰
اسم مفعول کے عمل کی شرط ۹۰
صفت مشبہ ۹۱

صفت مشبہ کے عمل کی شرط ۹۱
صفت مشبہ کا استعمال ۹۱
صفت مشبہ کا معمول ۹۱
اسم تفضیل ۹۲
اسم تفضیل کا عمل ۹۲
اسم تفضیل کا استعمال ۹۲
اسم تفضیل کی بناء ۹۲
مصدر ۹۳
مصدر کا عمل ۹۳
مصدر کے عمل کی شرط ۹۳
مصدر کا استعمال ۹۳
اسم مضاف ۹۳
مضاف کا عمل ۹۳
اسم تام مبہم ۹۴
اسم کے تام کے ہونے کی صورت ۹۴
اسم تام مبہم کا عمل ۹۴
اسم فعل ۹۴
اسم فعل کا عمل ۹۴
اسم شرط جازم ۹۵
اسم شرط کا عمل ۹۵

عوامل معنویہ کا بیان

مبتدا اور خبر کا عامل ۹۵
فعل مضارع کا عامل رافع ۹۵

حروف غیر عاملہ

حروف عطف ۹۶
حروف نداء ۹۶
حروف مصدریہ ۹۶
حروف استفہام ۹۷
حروف شرط غیر جازمہ ۹۷
حروف تفسیر ۹۸
حرف تنبیہ ۹۸
حروف جواب ۹۸
حروف عرض وتحضیض ۹۸
حرف توقع ۹۸
حرف ردع ۹۹
نون تنوین ۹۹
کتاب کے اہم مراجع ومصادر ۱۰۰

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ ربّ العٰلمین والصّلوۃ والسّلام علی سیّد المرسلین وعلی الہ وصحبہ أجعمین، أمّابعد.

اسلام اور عربی زبان کا باہمی محکم رشتہ محتاج بیان نہیں، اسلام کا بنیادی پیغام ”قرآن کریم“ عربی زبان میں ہے اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات وارشادات کا عظیم الشان ذخیرہ ”احادیث مبارکہ“ بھی عربی زبان میں ہے۔

اسی طرح عربی علوم سیکھنے اور پڑھنے کے لیے صرف ونحو کی ضرورت واہمیت بھی بیان کی محتاج نہیں، لہذا دیگر عربی علوم کی تحصیل سے قبل بقدر ضرورت صرف ونحو کی تعلیم بہت ضروری ہے، تاکہ طلبہ کو قرآن وحدیث کے سمجھنے اور علوم عالیہ اور علمی ماٰخذ ومراجع سے استفادہ کرنے میں سہولت وآسانی ہو۔

دینی مدارس میں درس نظامی کے نصاب میں مبتدی طلبہ کو صرف ونحو کے موضوع پر مختلف کتابیں پڑھانے کا معمول چلا آرہا ہے، ان کتب کے انتخاب میں مبتدی طلبہ کی ذہنی صلاحیت واستعداد کو بہر حال مدنظر رکھا جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ صرف ونحو کے نصاب میں حسب موقع ردوبدل بھی ہوتا رہا، جس میں بنیادی سوچ وفکر یہ رہی کہ صرف ونحو کی تعلیم کے لیے جو بھی کتاب اپنے اسلوب، حسن تعبیر اور زبان وبیان کے اعتبار سے استفادہ کرنے میں آسان محسوس ہوئی، اس کو بطور نصاب تجویز کرلیا گیا اور ایک عرصہ تک وہ کتاب زیر درس رہی۔

ذوالقعدہ ۱۴۲۶ھ کو جامعہ کی مجلس تعلیمی نے جامعہ اور شاخہائے جامعہ کے درس نظامی کی تدریس سے

وابستہ تمام مدرسین اور اساتذہ کو جمع کر کے دو روزہ ‘‘مجلس محاظرہ’’ کا انعقاد کیا، جس میں جامعہ کے اساتذہ کرام نے تفسیر، حدیث، اصول حدیث، فقہ، اصول فقہ، منطق، فلسفہ، بلاغت اور صرف ونحو کے طریقۂ تدریس اور طرز تعلیم کی مزید بہتری اور افادیت کے لیے اپنے گراں قدر تجربات کا نچوڑ پیش کرتے ہوئے مفید تجاویز دیں۔

صرف ونحو کے محاضرے میں یہ پہلو بھی سامنے آیا کہ ہمارے ہاں صرف ونحو پڑھانے کے لیے جو ابتدائی کتابیں نصاب میں شامل ہیں، وہ تقریباً فارسی زبان میں ہیں جب کہ فارسی زبان فی زمانہ ابتدائی طلبہ کے لیے انتہائی مشکل ہے، خصوصاً درجہ متوسطہ پڑھے بغیر براہ راست درجہ اولیٰ میں داخل ہونے والے طلبہ تو اس سے بالکل ناواقف ہوتے ہیں جب کہ ایسے ہی طلبہ کی تعداد نسبتاً زیادہ ہوتی ہے، جس کی وجہ سے ایسے طلبہ پر دوہرا بوجھ پڑتا ہے، یعنی ایک طرف نامانوس زبان کا بوجھ اور دوسری طرف فن کا بوجھ، نتیجتاً فن پر مطلوبہ محنت تقسیم ہو جاتی ہے جس کی بناء پر فن میں مطلوبہ استعداد اور مہارت پیدا نہیں ہو پاتی۔

اس مشکل کے حل کے لیے صرف ونحو پڑھانے والے اساتذہ نے اپنے تجربات کی روشنی میں اس بات پر زور دیا کہ صرف ونحو کے موضوع پر اردو زبان میں ایسا درسی مواد ترتیب دیا جائے جو زبان وبیان میں انتہائی آسان ہو، تعبیر واسلوب میں سہل ترین ہونے کے علاوہ مروجہ زیر درس کتابوں کی خصوصیات کا حامل بھی ہو، چنانچہ ان اہداف کو مدنظر رکھتے ہوئے ‘‘علم نحو’’ کے موضوع پر ایک کتاب ‘‘تعلیم النحو’’ کے نام سے مرتب کی گئی، جس میں علم نحو کی ضروری اصطلاحات، اور قواعد کے علاوہ ہر بحث سے متعلق تمرینات کا اہتمام بھی کیا گیا ہے، البتہ کتاب کا حجم کم رکھنے کے لیے تمارین کا حصہ الگ رکھا گیا ہے جو ‘‘تدریب النحو’’ کے نام سے انشاء اللہ علیحدہ شائع ہوگا۔

جامعہ کی مجلس تعلیمی نے ‘‘علم نحو’’ کی اس کتاب کو ایک سال آزمائشی نصاب کے طور پر جامعہ وشاخہائے جامعہ میں درجہ اولیٰ کے طلبہ کے لیے منظور کیا تھا، اس دوران یہ کتاب اس فن کے پڑھانے والے کئی اساتذہ کرام کی تصحیحات وترمیمات سے بھی گزری، پھر سال کے آخر میں جامعہ کے اساتذہ کی ایک کمیٹی نے مسلسل ایک ماہ کی مشاورت کے بعد مدرسین اور دیگر اہل علم کی تجاویز کی روشنی میں اس میں مفید تبدیلیاں کیں، بعض ایسی تبدیلیاں بھی کی گئیں جو ہمارے یہاں ہندوپاک کی مروجہ درسی کتب سے مختلف ہیں، لیکن یہ تبدیلیاں قدیم اور معتبر کتب کے بالکل موافق ہیں، دوران تالیف ہر مسئلہ میں علم نحو کے مستند اور معتبر مراجع ومصادر پیش نظر رہے، ان مراجع کی فہرست کتاب کے آخر میں موجود ہے۔

’’علم نحو‘‘ پڑھانے والے اساتذہ یا فن نحو سے فاضلانہ مناسبت رکھنے والے اہل علم کی مفید تجاویز اور مشوروں کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے گا، نیز کتابت یا کسی بھی قسم کی فنی اصلاح کی طرف متوجہ کرنے والے اساتذہ کرام اور طلبہ عظام کا شکریہ ادا کیا جائے گا۔

سلیمان یوسف بنوری
نائب رئیس جامعہ

مقدمہ

ہدایات برائے مدرسین

کسی بھی فن کو پڑھانے سے قبل اس فن کی ہدایات اور طریقۂ تعلیم سے طلبہ کو روشناس کرانا بے حد ضروری ہے، تا کہ اساتذہ کرام اور طلبہ کی محنت ضائع نہ ہو، خصوصا جب کہ فن بھی نیا ہو، طالب علم بھی مبتدی ہو۔

علم نحو کے سلسلے میں کی گئی کاوش بارآور اور مفید اسی وقت ثابت ہو سکتی ہے جب کہ اساتذہ کرام مندرجہ ذیل ہدایات اور طریقۂ تعلیم کو ملحوظ رکھیں:

۱۔ **مقدار خواندگی:** سبق ابتداء میں تھوڑا تھوڑا کر کے پڑھایا جائے تا کہ طالب علم کو فن اور کتاب سے ایک حد تک مناسبت پیدا ہو جائے، فن سے کچھ مناسبت پیدا ہو جانے کے بعد بتدریج مقدار خواندگی میں اضافہ کیا جائے، چونکہ کتاب کا ابتدائی حصہ نسبتا آسان ہے، لہذا کوشش کی جائے کہ سال کی ابتداء ہی میں اس حصے کو پڑھا دیا جائے، تا کہ جو حصہ مشکل ہے اور انتہائی ضروری بھی ہے اس کو زیادہ وقت مل سکے اور ساتھ ساتھ نصاب وقت پر پورا ہو اور سال کے آخر میں طلبہ کو پوری کتاب از سر نو پڑھنے اور یاد کرنے میں آسانی ہو، چنانچہ مقدار خواندگی کی شکل کچھ یوں بنے گی کہ:

ابتداء سال تا سہ ماہی:	از ابتداء کتاب تا اختتام بحث اسماء شرط (صفحہ ۱۵ تا ۴۸)
سہ ماہی تا ششماہی:	از بحث مرکب تا اختتام بحث حروف عاملہ (صفحہ ۴۹ تا ۷۹)
ششماہی تا سالانہ:	از بحث افعال عاملہ تا اختتام کتاب (صفحہ ۸۰ تا ۹۹)

اساتذۂ کرام اس بات کی کوشش فرمائیں کہ نصاب ۲۰/ جمادی الاخری تک مکمل ہو جائے تا کہ سال کے آخر میں طلبہ کو دوبارہ پوری کتاب پر محنت اور استاذ کو کتاب سننے کا موقع مل سکے۔

۲۔ استاذ کی ذمہ داری: کتاب پڑھانے والے محترم استاذ کی ذمہ داری صرف انہی قواعد کو یاد کرانے کی ہے جو کتاب میں مذکور ہیں، مزید قواعد کا اجراء تمرین اور عبارات کا حل تمرین کے استاذ کی ذمہ داری ہے، لہذا کتاب پڑھانے والے استاذ زیادہ زور قواعد پر دیں استاذ ان قواعد کو سمجھا کر اور خوب اچھی طرح یاد کرا کر فردا فردا ہر طالب علم سے ان قواعد کو سنیں۔

۳۔ بورڈ کا استعمال: قواعد سمجھانے کے لیے بورڈ کا استعمال ضروری ہے لہذا استاذ محترم مشکل قواعد اور مباحث کو سمجھانے کے لیے بورڈ پر ان کے نقشے بنا کر سمجھائیں تاکہ طالب علم کے لیے ان قواعد کا سمجھنا آسان ہو جائے۔

۴۔ ترغیب وتشویق: استاذ محترم طلبہ کو فن نحو کے فوائد وثمرات بتلا کر اس فن میں دلچسپی لینے اور اس کے سیکھنے کی ترغیب دیں اور اس میں ذوق وشوق پیدا کرائیں، تاکہ طلبہ محنت ولگن اور ذوق شوق سے اس فن کو سیکھ کر مطلوبہ استعداد اور اس فن میں کمال حاصل کر سکیں۔

۵۔ مسابقات: طلبہ میں مزید شوق ورغبت پیدا کرنے کے لیے وقتاً فوقتاً فہم قواعد اور یادداشت قواعد کا مقابلہ کرایا جائے اور کامیاب طلبہ کی حوصلہ افزائی کے لیے انہیں انعامات سے نوازا جائے یا کم از کم زبانی ان کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

یہ مسابقے ماہانہ کلاس کی سطح پر منعقد کیے جائیں، جبکہ سہ ماہی، ششماہی امتحان کے بعد باقاعدہ ادارہ کی سطح پر درجہ اولیٰ کے مختلف فریقوں کے درمیان یہ مسابقے منعقد کیے جائیں۔

کوشش کی جائے کے مسابقے کی نوعیت اس طرح مرتب کی جائے کہ اس میں اعلی متوسط اور ادنی ہر قسم کا طالب شریک ہو

۶۔ جائزہ: ہر پندرہ روز میں ایک بار جائزہ امتحان لیا جائے تاکہ طلبہ کو گذشتہ اسباق یاد کرنے کی فکر ہو اور طلبہ کی تعلیمی کیفیت اور صورت حال استاذ کے سامنے آتی رہے۔

۷۔ تکرار کی جماعت: ابتداء میں ہی جائزہ لے کر طلبہ کو تین جماعتوں میں تقسیم کر دیا جائے:

۱۔ اعلیٰ ۲۔ اوسط ۳۔ ادنیٰ پھر طلبہ کی مختلف جماعتیں بنا کر اعلیٰ طالب علم کو اوسط اور ادنیٰ کے تکرار کا امیر بنا دیا جائے اور اس کی ذمہ داری لگائی جائے کہ وہ اوسط اور ادنیٰ کو سبق بھی یاد کروائے گا اور ان سے سبق بھی سنے

گا، استاذ محترم وقتا فوقتا اعلیٰ طلبہ سے اوسط اور ادنیٰ طلبہ کے تکرار کے احوال پوچھتے رہیں، تا کہ سال کے اختتام تک اوسط اور ادنیٰ طلبہ بھی کسی نہ کسی درجہ میں اعلیٰ طلبہ کی سطح تک پہنچ سکیں۔

۸۔ سبق سننے کا اہتمام: استاذ روز کا سبق روز سنے، اگر استاذ ہر طالب علم سے روزانہ کا سبق خود نہ سن سکے تو بغیر ترتیب کے چند طلبہ سے خود سن کر دوسرے طلبہ کا سبق اعلیٰ طلبہ سے سنوائے تا کہ طلبہ پابندی سے سبق یاد کر کے آئیں، نیز وقتا فوقتا اس کا بھی جائزہ لیا جائے کہ طلبہ قواعد کو سمجھ بھی رہے ہیں کہ نہیں۔

۹۔ تصحیح کتاب: استاذ کو کتاب میں جہاں کوئی بات قابل اصلاح نظر آئے، اپنی کتاب میں اس کی اصلاح کرے اور اپنی مفید تجاویز اور تنقیحات کو حواشی پر تحریر کر کے مجلس تعلیمی کو مطلع فرمائے تا کہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔

۱۰۔ حواشی کا اہتمام: کتاب کے حواشی بہت اہم فوائد پر مشتمل ہیں، استاذ ان حواشی کو باقاعدہ پڑھائیں اور سمجھائیں، البتہ اگر یاد کرنے میں طلبہ کو دشواری ہو تو یاد نہ کرائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ ربّ العٰلمین والصّلوۃ والسّلام علی سیّد المرسلین وعلی اٰلہ وصحبہ أجعمین، أمّابعد .

علم نحو کا مختصر تعارف

علم نحو کی تعریف:

علم نحو وہ علم ہے جس میں اسم، فعل اور حرف کو جوڑنے کا طریقہ اور معرب ومبنی ہونے کے لحاظ سے تینوں کلموں کے آخر کی حالت معلوم ہو۔

موضوع:

علم نحو کا موضوع کلمہ اور کلام ہے۔

غرض:

علم نحو کی غرض وغایت یہ ہے کہ انسان عربی زبان بولتے اور لکھتے وقت غلطی سے محفوظ رہے۔

واضع:

واضع کا معنی ہے بنیاد رکھنے والا، علم نحو کی بنیاد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کہنے پر ابوالاسود الدئلیؒ نے رکھی۔

لفظ کی تعریف:

انسان کے منہ سے حروف کی صورت میں جو آواز نکلتی ہے اسے لفظ کہتے ہیں جیسے : کِتَابٌ

لفظ کی تقسیم

لفظ کی دو قسمیں ہیں: ۱: لفظ موضوع ۲: لفظ مہمل

لفظ موضوع: بامعنی لفظ کو کہتے ہیں جیسے کُرَّاسَةٌ (کاپی) رَجُلٌ (آدمی)

لفظ مُہمَل: بے معنی لفظ کو کہتے ہیں جیسے دَیز کہ اس کا کوئی معنی نہیں۔

لفظ موضوع کی تقسیم

لفظ موضوع کی دو قسمیں ہیں : ۱۔ مفرد ۲۔ مرکب

مُفْرَد: وہ تنہا لفظ ہے جو ایک معنی بتائے، جیسے: یَدٌ، کَتَبَ، مفرد کو کلمہ بھی کہتے ہیں۔

مُرَکَّب: وہ لفظ ہے جو دو یا زیادہ کلمات سے مل کر بنے جیسے کِتَابُ اللّٰہِ (اللہ کی کتاب) اَنَا طَالِبُ الْعِلْمِ (میں طالب علم ہوں)

کلمہ کی تقسیم

کلمہ کی تین قسمیں ہیں: ۱۔ اسم ۲۔ فعل ۳۔ حرف

اسم: وہ کلمہ ہے جس کا معنی دوسرا کلمہ ملائے بغیر سمجھ میں آئے اور اس میں تین زمانوں میں سے کوئی زمانہ نہ ہو جیسے خالدٌ.

فعل: وہ کلمہ ہے جس کا معنی دوسرا کلمہ ملائے بغیر سمجھ میں آئے اور اس میں تین زمانوں میں سے کوئی زمانہ بھی ہو جیسے نَصَرَ (اس نے مدد کی)

حرف: وہ کلمہ ہے جس کا معنی دوسرا کلمہ ملائے بغیر سمجھ میں نہ آئے جیسے اِنْ (اگر) لَمْ (نہیں)

اسم کی علامات

اسم کی مشہور علامات یہ ہیں:

۱۔ کلمہ کے شروع میں "اَلْ" ہونا جیسے اَلْقَمَرُ

۲۔ کلمہ کے شروع میں حرف جر ہونا جیسے بِزَیْدٍ ، حروف جر سترہ ہیں جو اس شعر میں مذکور ہیں:

باو تاو کاف و لام و واو ، مُنْذُو مُذْ، خَلا
رُبَّ، حاشا ، مِنْ ، عَدَا ، فی ، عَنْ، عَلی، حَتّٰی، اِلٰی

۳۔ کلمہ کے شروع میں حرف ندا ہونا جیسے یا زیدُ ، حروف ندا پانچ ہیں:

یَا أیَا هَیَا أیْ أ (ہمزہ مفتوحہ)

۳۔ کلمہ کے آخر میں تاء تانیث متحرکہ ہونا جیسے طَلْحَةُ

۴۔ کلمہ کے آخر میں تنوین ہونا جیسے رَجُلٌ

۵۔ کلمہ کا مضاف ہونا جیسے بَیْتُ اللّٰہِ (اللہ کا گھر)

مُضاف: وہ اسم ہے جس کی حرف جر مقدر کے واسطے سے دوسرے اسم کی طرف نسبت کی گئی ہو(۱)

۶۔ کلمہ کا مسند الیہ ہونا جیسے زیدٌ کَاتِبٌ (زید لکھنے والا ہے)

مُسْنَد اِلیہ: وہ اسم ہے جس کی طرف دوسرے لفظ کی ایسی نسبت کی گئی ہو جس سے مخاطب کو پورا فائدہ حاصل ہو یعنی اس پر متکلم کا خاموش ہونا صحیح ہو۔

فعل کی علامات

فعل کی مشہور علامات یہ ہیں:

۱۔ کلمہ کے شروع میں قَدْ ، سین یا سَوْفَ ہونا جیسے قَدْ اَفْلَحَ، سَیَنْصُرُ، سَوْفَ تَنْصُرُ

۲۔ کلمہ کے شروع میں حروف اتین میں سے کوئی حرف ہونا جیسے یَنْصُرُ، حروف اتین چار ہیں:

همزہ . تاء . یاء . نون ، ان کا مجموعہ أَتَیْن ہے۔

۳۔ کلمہ کے شروع میں حرف جازم ہونا جیسے لَمْ یَنْصُرْ، حروف جازمہ پانچ ہیں:

لَمْ. لَمَّا. لام امر. لاء نہی اِنْ شرطیہ.

---

(۱) مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان حرف جر مقدر رہتا ہے، کبھی لام مقدر رہتا ہے جیسے غُلامُ زیدٍ میں، کبھی فی مقدر رہتا ہے جیسے صَلوٰۃُ اللَّیْلِ میں اور کبھی من مقدر رہتا ہے جیسے خَاتَمُ فِضَّۃٍ میں۔

۴۔ کلمہ کے شروع میں حرف ناصب ہونا جیسے لَنْ یَّنْصُرَ . ، حروف ناصبہ چار ہیں:

اَنْ، لَنْ، کَیْ، اِذَنْ .

۵۔ کلمہ کے آخر میں تاء تانیث ساکنہ ہونا، جیسے: نَصَرَتْ

۶۔ کلمہ کے آخر میں نون تاکید ثقیلہ یعنی نون مشدد یا خفیفہ یعنی نون ساکن ہونا، جیسے: اُکْتُبَنَّ، اُکْتُبَنْ

۷۔ کلمہ کے آخر میں ضمیر مرفوع متصل بارز (ظاہر) ہونا، جیسے: نَصَرْتَ، نَصَرْتِ، نَصَرْتُ

۸۔ کلمہ کا امر یا نہی ہونا، جیسے: اُنْصُرْ، لَا تَنْصُرْ

حرف کی علامت

حرف کی علامت یہ ہے کہ اس میں اسم اور فعل کی کوئی علامت نہ ہو جیسے مِنْ، اِلیٰ۔

……

اسم کی پہلی تقسیم

افراد کی تعداد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں ۱۔ واحد ۲۔ تثنیہ ۳۔ جمع

واحد: وہ اسم ہے جو ایک فرد پر دلالت کرے جیسے رَجُلٌ (ایک مرد)

تثنیہ: وہ اسم ہے جس کو واحد کے آخر میں الف اور نون مکسور یا یاء ماقبل مفتوح اور نون مکسور لگا کر بنایا گیا ہو، تا کہ وہ ایک جیسے دو افراد پر دلالت کرے، جیسے: رجُلانِ، رَجُلَیْنِ (دو مرد)

جمع: وہ اسم ہے جس کو واحد میں کچھ تبدیلی کر کے بنایا گیا ہو، تا کہ وہ دو سے زیادہ افراد پر دلالت کرے، جیسے رِجَالٌ (کئی مرد) مُسْلِمُوْنَ (کئی مسلمان)

جمع کی تقسیم

جمع کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ جمع سالم ۲۔ جمع مکسّر

جمع سالم: وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن نہ بدلے جیسے مُسْلِمُوْنَ

جمع مُکسّر: وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن بدل جائے جیسے رِجَالٌ

جمع سالم کی تقسیم

جمع سالم کی دو قسمیں ہیں، ۱۔ جمع مذکر سالم ۲۔ جمع مؤنث سالم

جمع مذکر سالم: وہ جمع سالم ہے جس کے آخر میں واو اور نون مفتوح یا یاء اور نون مفتوح ہوں، جیسے مُسْلِمُوْنَ، مُسْلِمِیْنَ

جمع مؤنث سالم: وہ جمع سالم ہے جس کے آخر میں الف اور تاء زائد ہوں جیسے مُسْلِمَاتٌ

جمع مُکسّر کی تقسیم

جمع مُکسّر کی دو قسمیں ہیں، ۱۔ جمع قِلّت ۲۔ جمع کثرت (۱)

---

(۱) علامہ اشمونی نے جمع قلت و کثرت کی تقسیم جمع مکسر کے ساتھ خاص کی ہے اور جمع سالم کو مطلق جمع کے لیے قرار دیا ہے۔

جمعِ قِلَّت: وہ جمع مکسّر ہے جو تین سے لے کر دس افراد تک پر دلالت کرے جیسے اَشْهُرٌ (چند مہینے)

جمعِ قِلَّت کے اوزان: جمعِ قِلّت کے چار اوزان ہیں:

۱۔ اَفْعُلٌ جیسے ذِرَاعٌ کی جمع اَذْرُعٌ ۲۔ اَفْعَالٌ جیسے ثَوْبٌ کی جمع اَثْوَابٌ

۳۔ اَفْعِلَةٌ جیسے رَغِيْفٌ کی جمع اَرْغِفَةٌ ٤۔ فِعْلَةٌ جیسے غُلَامٌ کی جمع غِلْمَةٌ

جمعِ کثرت: وہ جمع مکسّر ہے جو تین سے لے کر دس سے زائد افراد تک پر دلالت کرے جیسے رِجَالٌ

جمعِ کثرت کی تقسیم

جمعِ کثرت کی دو قسمیں ہیں ۱۔ جمعِ مُنْتَهَى الجموع ۲۔ جمعِ غیر مُنْتَهَى الجموع

جمعِ مُنْتَهَى الجموع: وہ جمع مکسر ہے جس کی مزید جمع مکسر نہ آسکے جیسے مَسَاجِدُ

جمعِ مُنْتَهَى الجموع کی پہچان:

جمعِ مُنْتَهَى الجموع کے پہلے دو حرف مفتوح اور تیسرا حرف الف ہوتا ہے، الف کے بعد اگر دو حرف ہوں تو پہلا مکسور ہوتا ہے اور اگر تین حرف ہوں تو پہلا مکسور اور دوسرا ساکن ہوتا ہے جیسے مَسَاجِدُ ، مَصَابِيْحُ

جمعِ غیر مُنْتَهَى الجموع: منتہی الجموع کے علاوہ باقی جموعِ کثرت کو غیر منتہی الجموع کہتے ہیں

جمعِ کثرت غیر مُنْتَهَى الجموع کے اوزان: جمعِ کثرت غیر مُنْتَهَى الجموع کے سولہ اوزان ہیں:(۱)

۱. فُعْلٌ جیسے حُمْرٌ ۲. فُعُلٌ جیسے صُبُرٌ ۳. فُعَلٌ جیسے غُرَفٌ،

۴. فِعَلٌ جیسے عِلَلٌ ۵. فَعَلَةٌ جیسے کَمَلَةٌ ٦. فُعَلَةٌ جیسے دُعَاةٌ(دُعَوَةٌ)

۷. فِعَلَةٌ جیسے قِرَطَةٌ ۸. فَعْلٰى جیسے قَتْلٰى ۹. فُعَّلٌ جیسے ضُرَّبٌ

۱۰. فُعَّالٌ جیسے صُوَّام ۱۱. فِعَالٌ جیسے کِرَامٌ ۱۲. فُعُوْلٌ جیسے نُمُوْرٌ

۱۳. فِعْلَانٌ جیسے غِلْمَانٌ ۱۴. فُعْلَانٌ جیسے رُغْفَانٌ ۱۵. فُعَلَاءُ جیسے شُرَفَاءُ

١٦. اَفْعِلَاءُ جیسے اَنْبِيَاءُ

---

(۱) ان مثالوں کے مفردات بالترتیب درج ذیل ہیں اَحْمَرُ، صَبُوْرٌ، غُرْفَةٌ، عِلَّةٌ، دَاعٍ، کَامِلٌ، قُرْطٌ، قَتِيْلٌ، ضَارِبٌ، صائِمٌ، کَرِيْمٌ، نَمِرٌ، غُلَامٌ، رَغِيْفٌ، شَرِيْفٌ، نَبِيٌّ

اسم کی دوسری تقسیم

اسم کی دوقسمیں ہیں ۱۔مذکر ۲۔مؤنث

مذکر: وہ اسم ہے جس میں علامت تانیث موجود نہ ہو جیسے رَجُلٌ، نُوْرٌ

مؤنث: وہ اسم ہے جس میں علامت تانیث موجود ہو جیسے فَاطِمَةُ، ظُلْمَةٌ

علامات تانیث: اسم میں تانیث کی تین علامات ہیں:

۱۔تاءمتحرکہ جیسے فَاطِمَةُ ۔۲۔الف مقصورہ زائدہ جیسے حُبْلٰی ۳۔الف ممدودہ زائدہ جیسے حَمْرَاءُ

الف مقصورہ: وہ زائد الف ہے جو اسم کے آخر میں ہو اور اس کے بعد ہمزہ نہ ہو جیسے حُبْلٰی

الف ممدودہ: وہ زائد ہمزہ ہے جو اسم کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے الف ہو جیسے حَمْرَاءُ(۱)

مؤنث کی پہلی تقسیم

مؤنث کی دوقسمیں ہیں: ۱۔مؤنث حقیقی ۲۔مؤنث لفظی

مؤنث حقیقی: وہ مؤنث ہے جس کے مقابلے میں جاندار مذکر ہو جیسے فَاطِمَةُ، نَاقَةٌ، زَيْنَبُ

مؤنث لفظی: وہ مؤنث ہے جس کے مقابلے میں جاندار مذکر نہ ہو جیسے ظُلْمَةٌ، اَرْضٌ

علامت تانیث کے اعتبار سے مؤنث کی تقسیم

علامت تانیث کے اعتبار سے بھی مؤنث کی دوقسمیں ہیں: ۱۔مؤنث قیاسی ۲۔مؤنث سماعی

مؤنث قیاسی: وہ مؤنث ہے جس میں علامت تانیث ظاہر ہو جیسے عَائِشَةُ، ظُلْمَةٌ

مؤنث سماعی: وہ مؤنث ہے جس میں علامت تانیث مقدر ہو جیسے اَرْضٌ، یہ اصل میں اَرْضَةٌ تھا کیونکہ اس کی تصغیر اُرَيْضَةٌ آتی ہے اور تصغیر سے لفظوں کی اصل معلوم ہوتی ہے۔(۲)

---

(۱) صحیح قول کے مطابق حمراء میں ہمزہ علامت تانیث ہے اس لیے الف ممدودہ کی تعریف تبدیل کی گئی ہے

(۲) درج ذیل اسماء مؤنث استعمال ہوتے ہیں ۱۔انسان کے جو اعضا دو، دو ہیں سوائے خَدٌّ (رخسار) اور حَاجِبٌ (ابرو) کے جیسے يَدٌ، عَيْنٌ کَفٌّ ۲۔عورتوں کے نام جیسے هِنْدٌ، زَيْنَبُ ۳۔جہنم کے نام جیسے جَهَنَّمُ، سَعِيْرٌ، جَحِيْمٌ

اسم کی تیسری تقسیم

معین اور غیر معین ہونے کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں: ا:معرفہ، ۲:نکرہ

معرفہ: وہ اسم ہے جس سے کوئی معین اور مخصوص چیز سمجھ میں آئے جیسے مَکَّۃُ (ایک معین جگہ کا نام ہے)

نکرہ: وہ اسم ہے جس سے کوئی غیر معین چیز سمجھ میں آئے جیسے رَجُلٌ (کوئی ایک آدمی)

معرفہ کی تقسیم

معرفہ کی سات قسمیں ہیں:

ا۔ضمیر ۲۔اسم اشارہ ۳۔اسم موصول ۴۔علم ۵۔معرفہ بہ لام ۶ معرفہ بہ اضافت ۷۔معرفہ بہ نداء

ضمیر: وہ اسم ہے جس سے متکلم، مخاطب یا غائب سمجھ میں آئے جیسے اَنَا ، اَنْتَ ، ھُوَ.

اسم اشارہ: وہ اسم ہے جس سے کسی چیز کی طرف اشارہ کر کے اسے متعین کیا جائے جیسے ھٰذَا

اسم موصول: وہ اسم ہے جو بعد میں آنے والے جملہ کے بغیر کلام کا مکمل جزء نہ بن سکے جیسے اَلَّذِی ، اسم موصول کے بعد آنے والے جملہ کو صلہ کہتے ہیں جیسے جاءَ الَّذِیْ ضَرَبَ میں ضَرَبَ صلہ ہے۔

علم: وہ اسم ہے جو کسی خاص شخص، خاص جگہ یا خاص چیز کا نام ہو جیسے زَیْدٌ ، عبداللہ ، مَکَّۃُ ، زَمْزَمُ

معرفہ بہ لام: وہ اسم ہے جس پر الف لام داخل کر کے اس کو معرفہ بنایا گیا ہو جیسے اَلرَّجُلُ (خاص مرد)

معرفہ بہ اضافت: وہ اسم ہے جو معرفہ کی مذکورہ بالا پانچ قسموں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو جیسے کِتَابُہٗ کِتَابُ ھٰذَا، کِتَابُ الَّذِیْ جَاءَ ، کِتَابُ زَیْدٍ، کِتَابُ الرَّجُلِ

معرفہ بہ نداء: وہ اسم ہے جس پر حرف نداء داخل کر کے اس کو معرفہ بنایا گیا ہو جیسے یا طالِبُ

(ا) ضمیر، اسم اشارہ اور اسم موصول کی مزید تفصیل انشاء اللہ مبنی کے بیان میں آئیگی

مُعرَب اور مَبنی

عربی زبان کے تمام الفاظ کی دو قسمیں ہیں ۱۔مُعرب ۲۔مبنی

مُعرَب: معرب وہ لفظ ہے جس کا آخر عامل کے بدلنے سے بدل جائے (۱) جیسے جَاءَ زَیْدٌ ، رَأَیْتُ زَیْدًا ، مَرَرْتُ بِزَیْدٍ ان مثالوں میں زَیْد معرب ہے کیونکہ عامل کے بدلنے سے اس کا آخر بدل رہا ہے۔

مبنی: مبنی وہ لفظ ہے جس کا آخر عامل کے بدلنے سے نہ بدلے جیسے جَاءَ هٰؤُلَاءِ ، رَاَیْتُ هٰؤُلَاءِ ، مَرَرْتُ بِهٰؤُلَاءِ ان مثالوں میں هٰؤُلَاءِ مبنی ہے کیونکہ عامل کے بدلنے سے اس کا آخر نہیں بدل رہا ہے

عامل: وہ سبب ہے جس کی وجہ سے لفظ کے آخر پر اعراب آئے، یہ کبھی اسم ہوتا ہے جیسے کِتَابُ زَیْدٍ میں کِتَابُ کبھی فعل ہوتا ہے جیسے جَاءَ زَیْدٌ میں جَاءَ اور کبھی حرف ہوتا ہے جیسے فِی الدَّارِ میں فِیْ .

اعراب: وہ حرکت یا حرف ہے جس کی وجہ سے معرب کا آخر بدلتا ہے جیسے زَیْدٌ کا ضمہ، مُسْلِمُوْنَ کا واو

معمول: وہ لفظ ہے جس پر عامل کی وجہ سے اعراب آئے جیسے جَاءَ زَیْدٌ میں زَیْدٌ معمول ہے کیونکہ اس پر عامل (جَاءَ) کی وجہ سے اعراب آرہا ہے۔

معرب کا بیان

اعراب کی پہلی تقسیم

اعراب کی دو قسمیں ہیں: ۱۔اعراب بالحرکۃ ۲۔اعراب بالحرف

اعراب بالحرکۃ: وہ اعراب ہے جو ضمہ، فتحہ، کسرہ یا سکون کے ساتھ ہو جیسے زَیْدٌ کا ضمہ ،زَیْدًا کا فتحہ ،زَیْدٍ کا کسرہ اور لَمْ یَنْصُرْ کا سکون

اعراب بالحرف: وہ اعراب ہے جو واو، الف، یاء یا نون کے ساتھ ہو جیسے مُسْلِمُوْنَ کا واو، رَجُلَانِ کا الف، مُسْلِمِیْنَ کی یاء اور یَضْرِبُوْنَ کا نون

---

(۱) معرب کو عام فہم انداز میں ذہن نشین کرانے کے لیے علامہ زمخشری کی تعریف کو اختیار کیا گیا جو درحقیقت معرب کا حکم ہے۔

اعراب کی دوسری تقسیم

اعراب کی تین قسمیں ہیں ۱۔لفظی ۲۔تقدیری ۳۔مَحَلّی

اعراب لفظی: وہ اعراب ہے جو لفظوں میں ظاہر ہو جیسے جَاءَ زَیْدٌ میں زَیْدٌ کا اعراب لفظی ہے

اعراب تقدیری: وہ اعراب ہے جو لفظوں میں ظاہر نہ ہو بلکہ مقدر ہو جیسے جَاءَ مُوْسَی میں مُوْسَی کا اعراب تقدیری ہے

اعراب مَحَلّی: وہ اعراب ہے جو نہ لفظوں میں ظاہر ہو نہ مقدر ہو بلکہ عامل کی وجہ سے ایک فرضی تبدیلی مانی گئی ہو یعنی مبنی ایسی جگہ واقع ہو کہ اگر اس جگہ کوئی معرب واقع ہوتا تو اس پر لفظی یا تقدیری اعراب آتا جیسے جَاءَ هٰؤُلَاءَ میں هٰؤُلَاءِ کا اعراب محلی ہے۔

معرب کی اعرابی حالتیں:

معرب کی اعرابی حالتیں چار ہیں: ۱۔حالت رفعی ۲۔حالت نصبی ۳۔حالت جری ۴۔حالت جزمی، حالت رفعی اور نصبی اسم اور فعل دونوں میں ہوتی ہیں، حالت جری صرف اسم میں ہوتی ہے اور حالت جزمی صرف فعل میں ہوتی ہے۔

معرب کی تقسیم

معرب کی دو قسمیں ہیں: ۱۔اسم متمکن ۲۔فعل مضارع جب نون جمع مؤنث اور نون تاکید سے خالی ہو

اسم متمکن: وہ اسم ہے جو مبنی اصل کے مشابہ نہ ہو جیسے زَیْدٌ (۱)

---

(۱) اسم متمکن کی تعریف میں علامہ زمخشری کے قول کو اختیار کیا گیا ہے۔

اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی تقسیم

اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی چودہ قسمیں ہیں:

۱۔ مفرد منصرف صحیح ۲۔ مفرد منصرف جاری مجری صحیح ۳۔ جمع مکسر منصرف صحیح
۴۔ جمع مؤنث سالم ۵۔ غیر منصرف ۶۔ اسماء ستہ
۷۔ تثنیہ ۸۔ ملحق بہ تثنیہ ۹۔ جمع مذکر سالم
۱۰۔ ملحق بہ جمع مذکر سالم ۱۱۔ اسم منقوص ۱۲۔ اسم مقصور منصرف
۱۳۔ غیر جمع مذکر سالم مضاف بہ یاء متکلم ۱۴۔ جمع مذکر سالم مضاف بہ یاء متکلم

۱۔ مفرد منصرف صحیح:

وہ اسم متمکن ہے جو...... مفرد ہو یعنی تثنیہ و جمع نہ ہو...... منصرف ہو یعنی غیر منصرف نہ ہو...... صحیح ہو یعنی اس کے آخر میں حرف علت نہ ہو جیسے زَیْدٌ

۲۔ مفرد منصرف جاری مجری صحیح:

وہ اسم متمکن ہے جو مفرد منصرف ہو اور اس کے آخر میں واو یا یاء ما قبل ساکن ہو جیسے دَلْوٌ، ظَبْیٌ، عَدُوٌّ، کُرْسِیٌّ

۳۔ جمع مکسر منصرف صحیح:

وہ اسم متمکن ہے جو...... جمع مکسر ہو یعنی سالم نہ ہو...... منصرف ہو یعنی غیر منصرف نہ ہو...... صحیح ہو یعنی اس کے آخر میں حرف علت نہ ہو جیسے رِجَالٌ

ان تین قسموں کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ لفظی کے ساتھ، حالت نصبی میں فتحہ لفظی کے ساتھ اور حالت جری میں کسرہ لفظی کے ساتھ ہوتا ہے،

مفرد منصرف صحیح کی مثال جیسے جَاءَ زَیْدٌ، رَاَیْتُ زَیْدًا، مَرَرْتُ بِزَیْدٍ،

مفرد منصرف جاری مجری صحیح کی مثال جیسے ھٰذَا دَلْوٌ، رَأَیْتُ دَلْوًا، نَظَرْتُ اِلٰی دَلْوٍ،

جمع مکسر منصرف صحیح کی مثال جیسے جَاءَ رِجَالٌ، رَأَیْتُ رِجَالًا، مَرَرْتُ بِرِجَالٍ

۴۔ جمع مؤنث سالم:

وہ اسم متمکن ہے جس کے آخر میں الف اور تاء زائد ہوں جیسے مُسْلِمَاتٌ

اس قسم کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ لفظی کے ساتھ اور حالت نصبی و جری میں کسرہ لفظی کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے جَاءَ تْ مُسْلِمَاتٌ، رَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ

۵۔ غیر منصرف: (۱)

وہ اسم متمکن ہے جس میں منع صرف کے نو اسباب میں سے دو سبب یا ایک ایسا سبب جو دو کے قائم مقام ہو پایا جائے جیسے اَحْمَدُ، زَيْنَبُ، حَمْرَاءُ

اس قسم کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ لفظی کے ساتھ اور حالت نصبی و جری میں فتحہ لفظی کے ساتھ ہوتا ہے جیسے جَاءَ اَحْمَدُ، رَأَيْتُ اَحْمَدَ، مَرَرْتُ بِاَحْمَدَ

۶۔ اسماء ستہ:

اسماء ستہ سے مراد درج ذیل چھ اسماء ہیں: اَبٌ . اَخٌ . حَمٌ . هَنٌ . فَمٌ . ذُوْ

ان کا اعراب حالت رفعی میں واو کے ساتھ، حالت نصبی میں الف کے ساتھ اور حالت جری میں یاء کے ساتھ ہوتا ہے جیسے هٰذَا اَبُوْهُ، رَأَيْتُ اَبَاهُ، نَظَرْتُ اِلٰى اَبِيْهِ

اسماء ستہ کے اعراب کی شرط:

اسماء ستہ کے مذکورہ اعراب کے لیے چار شرطیں ہیں

۱۔ یہ اسماء مفرد ہوں اگر تثنیہ یا جمع ہونگے تو ان کا اعراب تثنیہ اور جمع والا ہوگا

۲۔ یہ اسماء مکبر ہوں اگر مصغر ہونگے تو ان کا اعراب مفرد منصرف صحیح والا ہوگا

۳۔ یہ اسماء مضاف ہوں اگر مضاف نہیں ہونگے تو بھی ان کا اعراب مفرد منصرف صحیح والا ہوگا

۴۔ یہ اسماء یاء متکلم کے علاوہ کسی اور اسم کی طرف مضاف ہوں اگر یاء متکلم کی طرف مضاف ہونگے تو ان کا اعراب كِتَابِیْ کی طرح تقدیری ہوگا

---

(۱) غیر منصرف کی تفصیلی بحث صفحہ ۱۹ پر آ رہی ہے

۷۔ تثنیہ:

وہ اسم متمکن ہے جس کو واحد کے آخر میں الف اور نون مکسور یا یاء ماقبل مفتوح اور نون مکسور لگا کر بنایا گیا ہو تا کہ وہ دو افراد پر دلالت کرے جیسے رَجُلاَنِ ، رَجُلَیْنِ (دو مرد)

۸۔ ملحق بہ تثنیہ:

وہ اسم متمکن ہے جو تثنیہ نہ ہو لیکن اس کا اعراب تثنیہ والا ہو جیسے کِلاَ ، کِلْتَا ، اِثْنَانِ ، اِثْنَتَانِ

ان دونوں قسموں کا اعراب حالت رفعی میں الف کے ساتھ اور حالت نصبی وجری میں یاء ماقبل مفتوح کے ساتھ ہوتا ہے

تثنیہ کی مثال جیسے جَاءَ رَجُلاَنِ ، رَأَیْتُ رَجُلَیْنِ ، مَرَرْتُ بِرَجُلَیْنِ

ملحق بہ تثنیہ کی مثال جیسے جَاءَ اثْنَانِ کِلاَھُمَا ، رَأَیْتُ اثْنَیْنِ کِلَیْھِمَا ، مَرَرْتُ بِاثْنَیْنِ کِلَیْھِمَا

کِلاَ وَ کِلْتَا کے اعراب کی شرط:

کِلاَ وَ کِلْتَا کے مذکورہ اعراب کے لیے یہ شرط ہے کہ یہ ضمیر کی طرف مضاف ہوں اگر اسم ظاہر کی طرف مضاف ہونگے تو ان کا اعراب اسم مقصور کی طرح تقدیری ہوگا جیسے جَاءَ کِلاَ الرَّجُلَیْنِ

۹۔ جمع مذکر سالم:

وہ اسم متمکن ہے جس کے آخر میں واو اور نون مفتوح یا یاء اور نون مفتوح ہوں جیسے مُسْلِمُوْنَ ، مُسْلِمِیْنَ

۱۰۔ ملحق بہ جمع مذکر سالم:

وہ اسم متمکن ہے جو جمع مذکر سالم نہ ہو لیکن اس کا اعراب جمع مذکر سالم والا ہو جیسے اُولُوْ(۱) ، عِشْرُوْنَ سے تِسْعُوْنَ تک

ان دونوں قسموں کا اعراب حالت رفعی میں واو کے ساتھ اور حالت نصبی وجری میں یاء ماقبل مکسور کے ساتھ ہوتا ہے، جمع مذکر سالم کی مثال جیسے جَاءَ مُسْلِمُوْنَ ، رَأَیْتُ مُسْلِمِیْنَ ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ

ملحق بہ جمع مذکر سالم کی مثال جیسے جَاءَ عِشْرُوْنَ رَجُلاً وَاُولُوْ مَالٍ ، رَأَیْتُ عِشْرِیْنَ رَجُلاً وَاُولِیْ مَالٍ ، مَرَرْتُ بِعِشْرِیْنَ رَجُلاً وَاُولِیْ مَالٍ

---

(۱) اُولُوْ: یہ ذو کی جمع من غیر لفظہ ہے اور اس میں الف کے بعد والا واو نہیں پڑھا جاتا۔

۱۱۔ اسم مقصور منصرف:

وہ اسم متمکن ہے جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو اور منصرف ہو جیسے اَلْعَصَا

فائدہ: بعض اوقات تعلیل کی وجہ سے اسم مقصور کا الف حذف ہو جاتا ہے جیسے عَصًا لیکن تعلیل کے بعد بھی وہ اسم مقصور کہلاتا ہے اور اس کا اعراب اسم مقصور والا ہوتا ہے

۱۲۔ غیر جمع مذکر سالم مضاف بہ یاءِ متکلم:

وہ اسم متمکن ہے جو جمع مذکر سالم نہ ہو اور یاءِ متکلم کی طرف مضاف ہو جیسے غُلَامِیْ

ان دونوں قسموں کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ تقدیری کے ساتھ، حالت نصبی میں فتحہ تقدیری کے ساتھ اور حالت جری میں کسرہ تقدیری کے ساتھ ہوتا ہے

اسم مقصور منصرف کی مثال جیسے اَیْنَ الْعَصَا، رَأَیْتُ الْعَصَا، نَظَرْتُ اِلَی الْعَصَا

غیر جمع مذکر سالم مضاف بہ یاءِ متکلم کی مثال جیسے هٰذَا کِتَابِیْ، رَأَیْتُ کِتَابِیْ، نَظَرْتُ اِلٰی کِتَابِیْ

فائدہ:

اسم مقصور اگر غیر منصرف ہو تو حالت جری میں اس کا اعراب فتحہ تقدیری کے ساتھ ہوگا جیسے مَرَرْتُ بِمُوْسٰی

۱۱۔ اسم منقوص:

وہ اسم متمکن ہے جس کے آخر میں یاء ماقبل مکسور ہو جیسے اَلْقَاضِیْ

اس قسم کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ تقدیری کے ساتھ، حالت نصبی میں فتحہ لفظی کے ساتھ اور حالت جری میں کسرہ تقدیری کے ساتھ ہوتا ہے جیسے جَاءَ الْقَاضِیْ، رَأَیْتُ الْقَاضِیَ، مَرَرْتُ بِالْقَاضِیْ.

فائدہ:

بعض اوقات تعلیل کی وجہ سے اسم منقوص کی یاء حذف ہو جاتی ہے جیسے قَاضٍ لیکن تعلیل کے بعد بھی وہ اسم منقوص کہلاتا ہے اور اس کا اعراب اسم منقوص والا ہوتا ہے۔

۱۴۔ جمع مذکر سالم مضاف بہ یاء متکلم:

وہ اسم متمکن ہے جو جمع مذکر سالم ہو اور یاء متکلم کی طرف مضاف ہو جیسے مُسْلِمِيَّ. (۱)

اس قسم کا اعراب حالت رفعی میں واو تقدیری کے ساتھ اور حالت نصبی وجری میں یاء لفظی کے ساتھ ہوتا ہے جیسے جَاءَ مُسْلِمِيَّ، رَأَيْتُ مُسْلِمِيَّ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِيَّ.

---

(۱) **مُسْلِمِيَّ حالت رفعی کی تعلیل:**

اصل میں مسلمون تھا، یاء متکلم کی طرف مضاف کرنے سے نونِ جمع گر گیا، تو مسلِمُوْيَ ہو گیا، واو اور یاء ایک حکمی کلمہ میں جمع ہوئے اور ان میں سے پہلا ساکن تھا، لہذا واو کو سیّد کے قاعدے سے یاء سے تبدیل کر کے یاء کو یاء میں ادغام کیا اور ماقبل کے ضمے کو کسرے سے بدل دیا تو مُسْلِمِيَّ ہو گیا۔

مُسْلِمِيَّ حالت نصبی وجری کی تعلیل:

اصل میں مسلمین تھا، یاء متکلم کی طرف اضافت کرنے سے نونِ جمع گر گیا، تو مُسْلِمِيْ يَ ہو گیا، اب ایک جیسے دو حرف جمع ہوئے اور ان میں سے پہلا ساکن تھا، لہذا پہلے کو مَدٌّ، شَدٌّ کے قاعدے سے دوسرے میں ادغام کیا تو مُسْلِمِيَّ ہو گیا۔

اقسام اسم متمکن کے اعراب کا نقشہ

نمبر شمار	اسم متمکن کی قسمیں	نمبر شمار	اعراب	مثالیں
۱ ۲ ۳	مفرد منصرف صحیح مفرد منصرف قائم مقام صحیح جمع مکسر منصرف صحیح	۱	حالت رفعی ضمہ لفظی کے ساتھ حالت نصبی فتحہ لفظی کے ساتھ حالت جری کسرہ لفظی کے ساتھ	جَاءَ زَیْدٌ، رَأَیْتُ زَیْدًا، مَرَرْتُ بِزَیْدٍ هٰذَا دَلْوٌ، رَأَیْتُ دَلْوًا، نَظَرْتُ اِلٰی دَلْوٍ جَاءَ رِجَالٌ، رَأَیْتُ رِجَالًا، مَرَرْتُ بِرِجَالٍ
۴	جمع مؤنث سالم	۲	حالت رفعی ضمہ لفظی کے ساتھ حالت نصبی و جری کسرہ لفظی کے ساتھ	هُنَّ مُسْلِمَاتٌ رَأَیْتُ مُسْلِمَاتٍ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ
۵	غیر منصرف	۳	حالت رفعی ضمہ لفظی کے ساتھ حالت نصبی و جری فتحہ لفظی کے ساتھ	جَاءَ اَحْمَدُ رَأَیْتُ اَحْمَدَ، مَرَرْتُ بِاَحْمَدَ
۶	اسماء ستہ	۴	حالت رفعی واو کے ساتھ حالت نصبی الف کے ساتھ حالت جری یاء کے ساتھ	جَاءَ اَبُوْكَ رَأَیْتُ اَبَاكَ، مَرَرْتُ بِاَبِیْكَ
۷ ۸	تثنیہ ملحق بہ تثنیہ	۵	حالت رفعی الف کے ساتھ حالت نصبی و جری یاء ماقبل مفتوح کے ساتھ	جَاءَ رَجُلَانِ، رَأَیْتُ رَجُلَیْنِ، مَرَرْتُ بِرَجُلَیْنِ جَاءَ اثْنَانِ کِلَاهُمَا، رَأَیْتُ اثْنَیْنِ کِلَیْهِمَا، مَرَرْتُ بِاثْنَیْنِ کِلَیْهِمَا
۹ ۱۰	جمع مذکر سالم ملحق بہ جمع مذکر سالم	۶	حالت رفعی واو کے ساتھ حالت نصبی و جری یاء ماقبل مکسور کے ساتھ	جَاءَ مُسْلِمُوْنَ، رَأَیْتُ مُسْلِمِیْنَ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ، جَاءَ اُولُوْ مَالٍ وَعِشْرُوْنَ، رَأَیْتُ اُولِیْ مَالٍ وَعِشْرِیْنَ، مَرَرْتُ بِاُولِیْ مَالٍ وَعِشْرِیْنَ
۱۱	اسم منقوص	۷	حالت رفعی ضمہ تقدیری کے ساتھ حالت نصبی فتحہ لفظی کے ساتھ حالت جری کسرہ تقدیری کے ساتھ	جَاءَ الْقَاضِیْ، رَأَیْتُ الْقَاضِیَ، مَرَرْتُ بِالْقَاضِیْ
۱۲ ۱۳	اسم مقصور منصرف غیر جمع مذکر سالم مضاف بہ یاء متکلم	۸	حالت رفعی ضمہ تقدیری کے ساتھ حالت نصبی فتحہ تقدیری کے ساتھ حالت جری کسرہ تقدیری کے ساتھ	اَیْنَ الْعَصَا، رَأَیْتُ الْعَصَا، نَظَرْتُ اِلَی الْعَصَا، هٰذَا کِتَابِیْ، قَرَأْتُ کِتَابِیْ، نَظَرْتُ اِلٰی کِتَابِیْ
۱۴	جمع مذکر سالم مضاف بہ یاء متکلم	۹	حالت رفعی واو تقدیری کے ساتھ حالت نصبی و جری یاء لفظی کے ساتھ	جَاءَ مُسْلِمِیَّ رَأَیْتُ مُسْلِمِیَّ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیَّ

منصرف وغیر منصرف کا بیان

اسم معرب کی دو قسمیں ہیں ۱۔منصرف ۲۔غیر منصرف

منصرف: وہ اسم ہے جس میں منع صرف کے نو اسباب میں سے دو سبب یا ایک ایسا سبب جو دو اسباب کے قائم مقام ہو نہ پایا جائے جیسے زَیْدٌ

غیر منصرف: وہ اسم ہے جس میں منع صرف کے نو اسباب میں سے دو سبب یا ایک ایسا سبب جو دو اسباب کے قائم مقام ہو پایا جائے جیسے اَحْمَدُ، حَمْرَاءُ

غیر منصرف کا حکم: غیر منصرف کے دو حکم ہیں:

۱۔غیر منصرف پر کسرہ اور تنوین نہیں آتے اس لئے حالت جری میں اس کا اعراب فتحہ کے ساتھ ہوتا ہے۔

۲۔اگر غیر منصرف مضاف ہو یا اس پر ''اَلْ'' داخل ہو تو اس پر حالت جری میں کسرہ آیگا جیسے مَرَرْتُ بِالْمَسَاجِدِ وَمَرَرْتُ بِمَسَاجِدِکُمْ

اسباب منع صرف

منع صرف کے نو اسباب ہیں (۱):

۱۔عدل ۲۔وصف ۳۔تانیث ۴۔معرفہ ۵۔عجمہ ۶۔جمع ۷۔ترکیب ۸۔وزن فعل ۹۔الف ونون زائدتین

عدل: اسم کا اپنے اصلی صیغہ سے دوسرے صیغہ کی طرف کسی صرفی قاعدے کے بغیر تبدیل ہونا عدل کہلاتا ہے جیسے عُمَرُ یہ اصل میں عَامِرٌ تھا۔(۲)

وصف: اسم کا مبہم ذات اور اس کی صفت بتانا وصف کہلاتا ہے جیسے اَحْمَرُ

---

(۱) ان نو اسباب کے بیان میں صرف تعریفات اور بعض اہم شرطوں پر اکتفاء کیا گیا ہے۔

(۲) عدل کے چھ اوزان ہیں: ۱ .فُعَلُ جیسے عُمَرُ ، ۲ .فَعَلُ جیسے سَحَرُ ، ۳ .فَعُلُ جیسے اَمُسُ (عند تمیم) ، ۴ .مَفْعَلُ جیسے مَثْلَثُ، ۵ .فُعَالُ جیسے ثُلاَثُ، ۶ .فَعَالُ جیسے قَطَامُ (عند تمیم). کذا فی الرضی

تانیث: یعنی اسم کا مؤنث ہونا، اس کی چار قسمیں ہیں:

۱۔ تانیث لفظی جیسے طَلْحَةُ، فَاطِمَةُ.

۲۔ تانیث معنوی جیسے زَیْنَبُ

فائدہ: تانیث معنوی کے لیے یہ شرط ہے کہ وہ اسم یا عجمی ہو جیسے مَاهُ (ایک شہر کا نام ہے) یا تین حرفی سے زائد ہو جیسے زَیْنَبُ یا درمیان والا حرف متحرک ہو جیسے سَقَرُ (جہنم کے ایک طبقہ کا نام ہے) اگر ان تین میں سے ایک صورت بھی نہ پائی گئی تو اسم کو منصرف اور غیر منصرف دونوں پڑھنا جائز ہے جیسے هِنْدٌ.

۳۔ تانیث بہ الف مقصورہ زائدہ، جیسے نُصْرٰی (نسبتاً زیادہ مدد کرنے والی ایک عورت).

۴۔ تانیث بہ الف ممدودہ زائدہ، جیسے حَمْرَاءُ.

فائدہ: تانیث بہ الف مقصورہ وممدودہ دو سبب کے قائم مقام ہے، یعنی ایک ہی سبب سے کلمہ غیر منصرف ہو جاتا ہے۔

معرفہ: معرفہ سے مراد اسم کا علم ہونا جیسے اِسْمَاعِیْلُ

عجمہ: عجمہ سے مراد اسم کا عربی کے علاوہ کسی اور زبان سے ہونا جیسے اِبْرَاهِیْمُ (جو عبرانی زبان کا لفظ ہے)
عجمہ کے لیے یہ شرط ہے کہ اسم کے حروف تین سے زیادہ ہوں(۱) جیسے اِبْـرَاهِیْـمُ اگر اسم تین حرفی ہے تو منصرف ہوگا جیسے نُوْحٌ

جمع: جمع سے مراد اسم کا جمع منتہی الجموع ہونا جیسے مَسَاجِدُ

فائدہ: جمع منتہی الجموع بھی دو سبب کے قائم مقام ہے۔

ترکیب: ترکیب سے مراد اسم کا مرکب منع صرف ہونا جیسے بَعْلَبَکَّ (ایک شہر کا نام ہے)

فائدہ: مرکب منع صرف کا پہلا جزء فتحہ پر مبنی اور دوسرا جزء غیر منصرف ہوتا ہے۔

وزن فعل: وزن فعل سے مراد اسم کا فعل کے وزن پر ہونا جیسے اَحْمَرُ یہ اَسْمَعُ کے وزن پر ہے۔

الف ونون زائدتین: الف ونون زائدتین سے مراد یہ ہے کہ اسم کے آخر میں الف اور نون زائد ہوں جیسے عُثْمَانُ

---

(۱) عجمہ کی شرط ابن ہشام کی اوضح المسالک سے لی گئی ہے۔

غیر منصرف کی پہچان:

غیر منصرف کی دو قسمیں ہیں: ۱- ایک سبب سے غیر منصرف ۲- دو سببوں سے غیر منصرف

ایک سبب سے غیر منصرف: یہ دو اسم ہیں:

۱۔ ہر وہ اسم جو جمع منتہی الجموع کے وزن پر ہو جیسے مَسَاجِدُ

۲۔ ہر وہ اسم جس کے آخر میں الفِ تانیث مقصورہ یا ممدودہ ہو جیسے نُصْرٰی، حَمْرَاءُ

دو سببوں سے غیر منصرف: جو اسم دو سببوں سے غیر منصرف ہوتا ہے اس کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ علم ۲۔ صفت

غیر منصرف علم کی صورتیں:

علم چھ صورتوں میں غیر منصرف ہوتا ہے:

۱۔ علم مؤنث لفظی یا مؤنث معنوی ہو جیسے طَلْحَةُ، زَیْنَبُ ۲۔ علم عجمی ہو جیسے اِبْرَاهِیْمُ

۳۔ علم مرکب منع صرف ہو جیسے بَعْلَبَکَّ ۴۔ علم کے آخر میں الف ونون زائدتین ہوں جیسے عُثْمَانُ

۵۔ علم فعل کے وزن پر ہو جیسے اَحْمَدُ ۶۔ علم معدول ہو جیسے عُمَرُ

غیر منصرف صفت کی صورتیں:

صفت تین صورتوں میں غیر منصرف ہوتی ہے

۱۔ صفت کے آخر میں الف ونون زائدتین ہوں جیسے سَکْرَانُ ۲۔ صفت فعل کے وزن پر ہو جیسے اَحْمَرُ

۳۔ صفت معدول ہو جیسے اُخَرُ

اعراب کے اعتبار سے فعل مضارع کی تقسیم

اعراب کے اعتبار سے فعل مضارع کی چار قسمیں ہیں

۱۔ مضارع مفرد صحیح (۱) ۲۔ مضارع مفرد ناقص الفی

۳۔ مضارع مفرد ناقص واوی یا یائی ۴۔ مضارع متصل بہ نون اعرابی

---

(۱) جمع متکلم کا صیغہ نَضْرِبُ صورتاً مفرد ہونے کی وجہ سے مفرد میں داخل ہے، اور واحد مؤنث حاضر کا صیغہ نون اعرابی کی وجہ سے چوتھی قسم میں داخل ہے اور جمع مؤنث کے دو صیغے مبنی ہونے کی وجہ سے شامل نہیں ہیں۔

۱۔ مضارع مفرد صحیح :

اس سے مراد فعل مضارع کے وہ پانچ صیغے ہیں جو نون اعرابی سے خالی ہوتے ہیں اور ان کے لام کلمہ کے مقابلے میں حرف علت نہیں ہوتا ہے جیسے یَنْصُرُ، تَنْصُرُ، تَنْصُرُ، اَنْصُرُ، نَنْصُرُ

اس قسم کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ لفظی کے ساتھ، حالت نصبی میں فتحہ لفظی کے ساتھ اور حالت جزمی میں سکون کے ساتھ ہوتا ہے جیسے ھُوَ یَنْصُرُ، لَنْ یَنْصُرَ، لَمْ یَنْصُرْ

۲۔ مضارع مفرد ناقص الفی :

اس سے مراد فعل مضارع کے وہ پانچ صیغے ہیں جو نون اعرابی سے خالی ہوتے ہیں اور ان کے لام کلمہ کے مقابلہ میں الف ہوتا ہے (۱) جیسے یَخْشٰی، تَخْشٰی، تَخْشٰی، اَخْشٰی، نَخْشٰی

اس قسم کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ تقدیری کے ساتھ، حالت نصبی میں فتحہ تقدیری کے ساتھ اور حالت جزمی میں حرف علت کے حذف کے ساتھ ہوتا ہے جیسے ھُوَ یَخْشٰی، لَنْ یَخْشٰی، لَمْ یَخْشَ

۳۔ مضارع مفرد ناقص واوی یا یائی :

اس سے مراد فعل مضارع کے وہ پانچ صیغے ہیں جو نون اعرابی سے خالی ہوتے ہیں اور ان کے لام کلمہ کے مقابلے میں واو یا یاء ہوتی ہے جیسے یَدْعُوْ، تَدْعُوْ، تَدْعُوْ، اَدْعُوْ، نَدْعُوْ، یَرْمِیْ، تَرْمِیْ، تَرْمِیْ، اَرْمِیْ، نَرْمِیْ

اس قسم کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ تقدیری کے ساتھ، حالت نصبی میں فتحہ لفظی کے ساتھ اور حالت جزمی میں حرف علت کے حذف کے ساتھ ہوتا ہے جیسے ھُوَ یَدْعُوْ، ھُوَ یَرْمِیْ. لَنْ یَدْعُوَ، لَنْ یَرْمِیَ. لَمْ یَدْعُ، لَمْ یَرْمِ

۴۔ مضارع متصل بہ نون اعرابی:

اس سے مراد فعل مضارع کے وہ سات صیغے ہیں جن میں نون اعرابی ہوتا ہے جیسے یَنْصُرَانِ، تَنْصُرَانِ، تَنْصُرَانِ، تَنْصُرَانِ، یَنْصُرُوْنَ، تَنْصُرُوْنَ، تَنْصُرِیْنَ

اس قسم کا اعراب حالت رفعی میں نون کے ساتھ، حالت نصبی و حالت جزمی میں نون کے حذف کے ساتھ

---

(۱) یہ الف کبھی واو سے تبدیل شدہ ہوتا ہے اور کبھی یاء سے۔

ہوتا ہے جیسے هُمَا يَنْصُرَانِ ، لَنْ يَنْصُرَا ، لَمْ يَنْصُرَا

فائدہ: ان سات صیغوں کے نون کو نون اعرابی اس لیے کہتے ہیں کہ یہ حرف اعراب ہے یعنی مضارع کے ان سات صیغوں کا اعراب اسی نون کے ساتھ ہوتا ہے۔

اعرابی حالتوں کی علامات

حالت رفعی کی علامات:

حالت رفعی کی چار علامات ہیں:

۱۔ ضمہ جیسے جَاءَ زَيْدٌ ، يَضْرِبُ ۲۔ واو جیسے جَاءَ مُسْلِمُوْنَ

۳۔ الف جیسے جَاءَ رَجُلَانِ ۴۔ نون اعرابی جیسے يَنْصُرَانِ

ان میں ضمہ اصلی علامت ہے اور باقی تین فرعی علامات ہیں

حالت نصبی کی علامات:

حالت نصبی کی پانچ علامات ہیں:

۱۔ فتحہ جیسے لَنْ يَنْصُرَ ، رَأَيْتُ زَيْدًا ۲۔ الف جیسے رَأَيْتُ اَبَاكَ

۳۔ یاء جیسے رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ ۴۔ کسرہ جیسے رَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ

۵۔ نون اعرابی کا حذف جیسے لَنْ يَنْصُرَا ، ان میں فتحہ اصلی علامت ہے اور باقی چار فرعی علامات ہیں

حالت جری کی علامات:

حالت جری کی تین علامات ہیں:

۱۔ کسرہ جیسے مَرَرْتُ بِزَيْدٍ ۲۔ فتحہ جیسے مَرَرْتُ بِاَحْمَدَ

۳۔ یاء جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلَيْنِ ، ان میں کسرہ اصلی علامت ہے اور باقی دو فرعی علامات ہیں۔

حالت جزمی کی علامات:

حالت جزمی کی تین علامات ہیں:

۱۔ سکون جیسے لَمْ يَنْصُرْ ۲۔ حرف علت کا حذف جیسے لَمْ يَدْعُ

۳۔ نون اعرابی کا حذف جیسے لَمْ يَنْصُرَا ، ان میں سکون اصلی علامت ہے اور باقی دو فرعی علامات ہیں

مبنی کا بیان

مبنی: وہ لفظ ہے جس کا آخر عامل کے بدلنے سے نہ بدلے جیسے جَاءَ هٰؤُلَاءِ ، رَاَيْتُ هٰؤُلَاءِ ، مَرَرْتُ بِهٰؤُلَاءِ ان مثالوں میں جَاءَ ، رَاَيْتُ اور حرف باء عامل ہیں اور هٰؤُلَاءِ مبنی ہے کیونکہ عامل کے بدلنے سے اس کا آخر نہیں بدل رہا ہے۔

مبنی کی تقسیم

مبنی کی دو قسمیں ہیں: ۱-مبنی اصل ۲-مشابہ مبنی اصل

مبنی اصل: وہ مبنی ہے جو اصل کے اعتبار سے مبنی ہو جیسے نَصَرَ ، مِنْ ، مبنی اصل تین چیزیں ہیں:

۱۔فعل ماضی معروف اور مجہول ۲۔فعل امر حاضر معروف ۳۔حروف

مشابہ مبنی اصل: وہ مبنی ہے جو اصل کے اعتبار سے مبنی نہ ہو بلکہ مبنی اصل کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے مبنی ہو گیا ہو جیسے هُوَ ضمیر یہ اس لئے مبنی ہے کہ مبنی اصل (حرف مِنْ) کے ساتھ حروف کی تعداد میں مشابہ ہے (۱)

مشابہ مبنی اصل دو چیزیں ہیں: ۱۔اسم غیر متمکن ۲۔فعل مضارع جب نون جمع مونث یا نون تاکید کے ساتھ ہو

فائدہ: فعل مضارع کے نون اعرابی والے صیغے نون تاکید لگنے کے بعد بھی معرب ہوتے ہیں۔

اسم غیر متمکن کا بیان

اسم غیر متمکن: وہ اسم ہے جو مبنی اصل کے ساتھ مشابہ ہو جیسے هُوَ ضمیر یہ مبنی اصل (حرف مِنْ) کے ساتھ حروف کی تعداد میں مشابہ ہے۔

---

(۱) مشابہت کی کئی قسمیں ہیں جن کی تفصیل بڑی کتابوں میں ہے۔

اسم غیر متمکن کی تقسیم

اسم غیر متمکن کی دس قسمیں ہیں

۱۔ضمیر ۲۔اسم اشارہ ۳۔اسم موصول ۴۔اسم فعل ۵۔اسم صوت

۶۔مرکبات ۷۔اسماء کنایات ۸۔ظروف مبنیہ ۹۔اسماء استفہام ۱۰۔اسماء شرط

۱۔ضمائر کا بیان

ضمیر: وہ اسم ہے جس سے متکلم، مخاطب یا غائب سمجھ میں آئے جیسے اَنَا، اَنْتَ، ھُوَ.

ضمیر غائب کا مرجع: ضمیر غائب کے لیے یہ شرط ہے کہ جس غائب کی ضمیر ہے اس کا پہلے ذکر ہو چکا ہو جیسے جَاءَ زَیْدٌ وَاَکْرَمْتُہٗ اس مثال میں ھاء ضمیر زَیْدٌ کی طرف لوٹ رہی ہے اور زَیْدٌ کا پہلے ذکر ہو چکا ہے، ضمیر غائب جس کی طرف لوٹتی ہے اس کو ضمیر کا مرجع کہتے ہیں جیسے سابقہ مثال میں زَیْدٌ، ھاء ضمیر کا مرجع ہے

ضمیر کی تقسیم

ضمیر کی دو قسمیں ہیں ۱۔ضمیر متصل ۲۔ضمیر منفصل

ضمیر متصل: وہ ضمیر ہے جو اپنے عامل سے ملی ہوئی ہو اور کلام کی ابتداء میں نہ آسکے جیسے ضَرَبْتُ میں تاء ضمیر

ضمیر منفصل: وہ ضمیر ہے جو اپنے عامل سے جدا ہو اور کلام کی ابتداء میں آسکے جیسے اَنَا زَیْدٌ میں اَنَا

ضمیر متصل کی تقسیم

ضمیر متصل کی تین قسمیں ہیں ۱۔مرفوع متصل ۲۔منصوب متصل ۳۔مجرور متصل

ضمیر مرفوع متصل: وہ ضمیر متصل ہے جو حالت رفعی میں ہو، یہ چودہ ضمیریں ہیں جو کبھی فعل معروف کے ساتھ مل کر فاعل بنتی ہیں اور کبھی فعل مجہول کے ساتھ مل کر نائب فاعل بنتی ہیں۔

ضمیر مرفوع متصل بہ فعل معروف:

نَصَرْتُ، نَصَرْنَا، نَصَرْتَ، نَصَرْتُمَا، نَصَرْتُمْ، نَصَرْتِ، نَصَرْتُمَا، نَصَرْتُنَّ،

نَصَرَ، نَصَرَا، نَصَرُوْا، نَصَرَتْ، نَصَرَتَا، نَصَرْنَ

ضمیر مرفوع متصل بہ فعل مجہول:

نُصِرْتُ، نُصِرْنَا، نُصِرْتَ، نُصِرْتُمَا، نُصِرْتُمْ، نُصِرْتِ، نُصِرْتُمَا نُصِرْتُنَّ،

نُصِرَ، نُصِرَا، نُصِرُوْا، نُصِرَتْ، نُصِرَتَا، نُصِرْنَ

ضمیر منصوب متصل: وہ ضمیر متصل ہے جو حالت نصبی میں ہو یہ بھی چودہ ضمیریں ہیں جو کبھی فعل کے ساتھ مل کر مفعول بہ بنتی ہیں اور کبھی حروف مشبہ بالفعل کے ساتھ مل کر ان کا اسم بنتی ہیں۔

ضمیر منصوب متصل بہ فعل:

نَصَرَنی، نَصَرَنا، نَصَرَکَ، نَصَرَکُما، نَصَرَکُم، نَصَرَکِ، نَصَرَکُما، نَصَرَکُنَّ،

نَصَرَہُ، نَصَرَھما، نَصَرَھم، نَصَرَھا، نَصَرَھما، نَصَرَھُنَّ

ضمیر منصوب متصل بہ حرف:

اِنَّنِیْ، اِنَّنَا، اِنَّکَ، اِنَّکُمَا، اِنَّکُمْ، اِنَّکِ، اِنَّکُمَا، اِنَّکُنَّ،

اِنَّہُ، اِنَّھُمَا، اِنَّھُمْ، اِنَّھَا، اِنَّھُمَا، اِنَّھُنَّ

ضمیر مجرور متصل: وہ ضمیر متصل ہے جو حالت جری میں ہو، یہ بھی چودہ ضمیریں ہیں جو کبھی اسم کے ساتھ ملکر مضاف الیہ بنتی ہیں اور کبھی حرف جر کے ساتھ ملکر مجرور بہ حرف جر بنتی ہیں۔

ضمیر مجرور متصل بہ اسم:

کِتَابِیْ، کِتَابُنَا، کِتَابُکَ، کِتَابُکُمَا، کِتَابُکُمْ، کِتَابُکِ، کِتَابُکُمَا، کِتَابُکُنَّ،

کِتَابُہُ، کِتَابُھُمَا، کِتَابُھُمْ، کِتَابُھَا، کِتَابُھُمَا، کِتَابُھُنَّ

ضمیر مجرور متصل بہ حرف جر:

لِیْ، لَنَا، لَکَ، لَکُمَا، لَکُمْ، لَکِ، لَکُمَا، لَکُنَّ،

لَہُ، لَھُمَا، لَھُمْ، لَھَا، لَھُمَا، لَھُنَّ

ضمیر منفصل کی تقسیم

ضمیر منفصل کی دو قسمیں ہیں ۱۔ ضمیر مرفوع منفصل ۲۔ ضمیر منصوب منفصل

ضمیر مرفوع منفصل: وہ ضمیر منفصل ہے جو حالت رفعی میں ہو یہ بھی چودہ ضمیریں ہیں

اَنَا، نَحْنُ، اَنْتَ، اَنْتُمَا، اَنْتُمْ، اَنْتِ، اَنْتُمَا، اَنْتُنَّ،

هُوَ، هُمَا، هُمْ، هِيَ، هُمَا، هُنَّ

ضمیر منصوب منفصل: وہ ضمیر منفصل ہے جو حالت نصبی میں ہو، یہ بھی چودہ ضمیریں ہیں

اِیَّایَ، اِیَّانَا، اِیَّاکَ، اِیَّاکُمَا، اِیَّاکُمْ، اِیَّاکِ، اِیَّاکُمَا، اِیَّاکُنَّ،

اِیَّاهُ، اِیَّاهُمَا، اِیَّاهُمْ، اِیَّاهَا، اِیَّاهُمَا، اِیَّاهُنَّ

ضمیر مرفوع متصل کی تقسیم

ضمیر مرفوع متصل کی دو قسمیں ہیں ۱۔ بارز ۲۔ مستتر

بارز: وہ ضمیر ہے جو لفظوں میں ظاہر ہو جیسے ضَرَبْتُ میں تُ

مستتر: وہ ضمیر ہے جو لفظوں میں ظاہر نہ ہو جیسے ضَرَبَ میں هُوَ ضمیر مستتر (پوشیدہ) ہے۔

فائدہ: درج ذیل مقامات میں ضمیر مستتر ہوتی ہے

(۱)۔ فعل ماضی اور فعل مضارع کے دو، دو صیغوں میں جوازاً مستتر ہوتی ہے

۱۔ واحد مذکر غائب ۲۔ واحد مؤنث غائب

(۲)۔ فعل مضارع کے تین صیغوں میں وجوباً مستتر ہوتی ہے

۱۔ واحد مذکر حاضر ۲۔ واحد متکلم ۳۔ جمع متکلم

(۳) اسماء مشتقہ میں مفرد کے صیغوں میں جوازاً مستتر ہوتی ہے اور تثنیہ و جمع کے صیغوں میں وجوباً مستتر ہوتی ہے

۲۔اسماء اشارات کا بیان

اسم اشارہ: وہ اسم ہے جس سے کسی چیز کی طرف اشارہ کر کے اسے متعین کیا جائے جیسے ھٰذَا الرَّجُلُ (یہ آدمی)

اسماء اشارات درج ذیل ہیں:

۱۔ذَا واحد مذکر کے لئے ۲۔ذَانِ ،ذَیْنِ تثنیہ مذکر کے لیے

۳۔تَا،تِیْ،تِہٗ،تِھِیْ ، ذِیْ،ذِہٗ،ذِھِیْ، واحد مؤنث کے لیے

۴۔تَانِ،تَیْنِ تثنیہ مؤنث کے لئے ۵۔اُولاَءِ ،اُولٰی جمع مذکر و مؤنث کے لیے

فائدہ: اکثر اسم اشارہ کے شروع میں ہاء تنبیہ لگاتے ہیں جیسے ھٰذَا،ھٰؤُلاَءِ

۲: مخاطب کی تعین کے لئے اسم اشارہ کے آخر میں کاف (حرف خطاب) لگاتے ہیں جیسے ذٰلِکَ تِلْکَ، اُولٰئِکَ

اسم اشارہ کی تقسیم

مشار الیہ کے اعتبار سے اسم اشارہ کی تین قسمیں ہیں: اسم اشارہ قریب، اسم اشارہ متوسط اور اسم اشارہ بعید

اسم اشارہ قریب کے لیے ذَا، متوسط کے لیے ذَاکَ اور بعید کے لیے ذٰلِکَ استعمال ہوتا ہے(۱)

۳۔اسماء موصولات کا بیان

اسم موصول: وہ اسم ہے جو بعد میں آنے والے جملہ کے بغیر کلام کا کامل جزء نہ بن سکے جیسے: جَاءَ الَّذِیْ نَصَرَ میں اَلَّذِیْ اسم موصول ہے اس لیے کہ یہ نَصَرَ کے بغیر فاعل نہیں بن سکتا

صلہ: اسم موصول کے بعد آنے والے جملہ کو صلہ کہتے ہیں جیسے جَاءَ الَّذِیْ اَبُوْہُ عَالِمٌ میں اَبُوْہُ عَالِمٌ صلہ ہے، صلہ میں دو باتیں ضروری ہیں ۱۔جملہ خبریہ ہونا ۲۔اس میں ایسی ضمیر ہونا جو اسم موصول کی طرف لوٹ رہی ہو۔

---

(۱) اسم اشارہ کے بعض الفاظ مکان کی طرف اشارہ کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں جو درج ذیل ہیں:

۱۔ھُنَا ۲۔ھٰھُنَا یہ دونوں مکان قریب کے اشارہ کے لیے استعمال ہوتے ہیں

۳.ھُنَاکَ ، ۴.ھٰھُنَاکَ،۵.ھَنَّا،۶.ھِنَّا ۷. ھُنَالِکَ ۷. ثَمَّ یہ مکان بعید کے اشارہ کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

اسماء موصولہ دس ہیں

۱۔ اَلَّذِیْ واحد مذکر کے لیے ۲۔ اَلَّتِیْ واحد مؤنث کے لیے ۳۔ اَللَّذَانِ، اَللَّذَیْنِ تثنیہ مذکر کے لیے

۴۔ اَللَّتَانِ، اَللَّتَیْنِ تثنیہ مؤنث کے لیے ۵۔ اَلَّذِیْنَ، اَلْاُولٰی جمع مذکر کے لیے

۶۔ اَللَّائِیْ، اَللَّاءِ، اَللَّایِ، اَللَّاتِیْ، اَللَّوَاتِیْ جمع مؤنث کے لیے

۷۔ مَنْ یہ مفرد، تثنیہ، جمع، مذکر اور مؤنث سب کے لیے استعمال ہوتا ہے

۸۔ مَا یہ مفرد، تثنیہ، جمع، مذکر اور مؤنث سب کے لیے استعمال ہوتی ہے

مَنْ اور مَا میں فرق: مَنْ کا استعمال عاقل کے لیے جب کہ مَا کا استعمال غیر عاقل کے لیے ہوتا ہے

۹۔ "اَلْ" یہ بھی مفرد، تثنیہ، جمع، مذکر، مؤنث، عاقل اور غیر عاقل سب کے لیے استعمال ہوتا ہے

"اَلْ" کے اسم موصول ہونے کے لیے یہ شرط ہے کہ وہ اسم فاعل یا اسم مفعول پر داخل ہو جیسے جَاءَ الضَّارِبُ عَمْرًا اَیْ جَاءَ الَّذِیْ ضَرَبَ عَمْرًا، جَاءَ الْمَضْرُوْبُ غُلَامُہٗ اَیْ جَاءَ الَّذِیْ ضُرِبَ غُلَامُہٗ

۱۰۔ اَیٌّ یہ مفرد، تثنیہ، جمع، مذکر، مؤنث، عاقل اور غیر عاقل سب کے لیے استعمال ہوتا ہے جبکہ بعض اوقات مؤنث کے لیے اَیَّۃٌ استعمال ہوتا ہے۔

اور یہ دونوں اس وقت مبنی ہوتے ہیں جب مضاف ہوں اور صلہ کا پہلا جزء (مبتداء) حذف ہو جیسے جَاءَ اَیُّھُمْ قَائِمٌ اس کے علاوہ باقی صورتوں میں معرب ہوتے ہیں۔ (۱)

---

(۱) اَیٌّ، اَیَّۃٌ کی چار صورتیں ہیں:

۱- اَیٌّ، اَیَّۃٌ مضاف نہ ہوں اور صلہ کا پہلا جزء (مبتداء) ذکر ہو جیسے جَاءَ اَیٌّ ھُوَ قَائِمٌ

۲- اَیٌّ، اَیَّۃٌ مضاف نہ ہوں اور صلہ کا پہلا جزء (مبتداء) حذف ہو جیسے جَاءَ اَیٌّ قَائِمٌ

۳- اَیٌّ، اَیَّۃٌ مضاف ہوں اور صلہ کا پہلا جزء (مبتداء) ذکر ہو جیسے جَاءَ اَیُّھُمْ ھُوَ قَائِمٌ

۴- اَیٌّ، اَیَّۃٌ مضاف ہوں اور صلہ کا پہلا جزء (مبتداء) حذف ہو جیسے جَاءَ اَیُّھُمْ قَائِمٌ

ان میں سے پہلی تین صورتوں میں اَیٌّ، اَیَّۃٌ معرب ہوتے ہیں اور چوتھی صورت میں اکثر مبنی ہوتے ہیں

۴۔ اسماء افعال کا بیان

اسمِ فعل: وہ اسم ہے جو فعل کے معنی میں ہو اور فعل کی طرح عمل کرے جیسے هَيْهَاتَ۔ (۱)

اسمِ فعل کی تقسیم

اسمِ فعل کی تین قسمیں ہیں اور تینوں ہی مبنی ہیں:

۱۔ اسمِ فعل بہ معنی ماضی ۲۔ اسمِ فعل بہ معنی امر ۳۔ اسمِ فعل بہ معنی مضارع (۲)

اسمِ فعل بہ معنی ماضی:

وہ اسمِ فعل ہے جو فعل ماضی کے معنی میں ہو جیسے هَيْهَاتَ النَّجَاحُ بِلاَ عَمَلٍ (بغیر محنت کے کامیابی بہت دور ہے)

اسمِ فعل بہ معنی امر:

وہ اسمِ فعل ہے جو فعل امر کے معنی میں ہو جیسے صَهْ (خاموش ہو جا)

اسمِ فعل بہ معنی مضارع:

وہ اسمِ فعل ہے جو فعل مضارع کے معنی میں ہو جیسے اُفٍّ (میں تنگ ہو رہا ہوں، میں برا سمجھتا ہوں)

فَعَالِ بہ معنی امر:

ثلاثی مجرد سے اسمِ فعل بہ معنی امر فَعَالِ کے وزن پر بنایا جاتا ہے جیسے نَزَالِ (اترو) نَصَارِ (مدد کرو)

فائدہ: اسمِ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ بنتا ہے (۳)۔

---

(۱) اسمِ فعل کے معنی میں مبالغہ ہوتا ہے جیسے بَعُدَ کا معنی ہے دور ہوا اور هَيْهَاتَ کا معنی ہے بہت دور ہوا

(۲) اسمِ فعل امر کے معنی میں بہت زیادہ استعمال ہے جب کہ ماضی اور مضارع کے معنی میں کم استعمال ہے

(۳) چند مشہور اسماء افعال:

۱۔ آمِيْنَ (اِسْتَجِبْ) قبول کر لے جیسے اَللّٰهُمَّ آمِيْنَ

۲۔ شَتَّانَ (اِفْتَرَقَ) فرق ہوا جیسے شَتَّانَ مَا بَيْنَ الْعِلْمِ وَالْجَهْلِ

۳۔ حَيَّ (اَقْبِلْ) آو جیسے حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ

۴۔ هَلُمَّ (اَحْضِرْ) حاضر کرو جیسے هَلُمَّ شُهَدَاءَ كُمْ

۵۔ اِلَيْكَ (تَبَاعَدْ) دور رہو جیسے اِلَيْكَ عَنِ الرَّذَائِلِ

۶۔ اَمَامَكَ (تَقَدَّمْ) آگے بڑھو جیسے اَمَامَكَ اَيُّهَا الْجُنْدِيُّ

۷۔ دُوْنَكَ (خُذْ) پکڑو جیسے دُوْنَكَ كِتَابَ اللّٰهِ

۸۔ عَلَيْكَ (اِلْزَمْ) لازم پکڑو جیسے عَلَيْكَ بِالرِّفْقِ

۹۔ بَلْهَ (دَعْ) چھوڑ دو جیسے بَلْهَ زَيْدًا

۱۰۔ رُوَيْدَكَ (اَمْهِلْ) مہلت دو جیسے رُوَيْدَكَ زَيْدًا

۵۔ اسماء اصوات کا بیان

اسم صوت: انسان کی وہ آواز ہے جو حروف سے مرکب ہو اور کسی معنی کے لیے وضع (مقرر) نہ ہو جیسے غَاقِ کوّے کی آواز نقل کرنے کے لیے بولا جاتا ہے(۱)

۶۔ مرکبات کا بیان

مبنیات میں مرکب سے مراد مرکب غیر مفید کی تین قسمیں ہیں

۱۔ مرکب بنائی ۲۔ مرکب منع صرف ۳۔ مرکب صوتی

مرکب بنائی: وہ مرکب غیر مفید ہے جس میں دو اسموں کے درمیان سے واو گرا کر ان کو ایک کر دیا گیا ہو جیسے اَحَدَ عَشَرَ اصل میں اَحَدٌ وَعَشَرٌ تھا واو کو گرا کر دونوں کو ایک کر دیا اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَ عَشَرَ تک کے اعداد مرکب بنائی ہیں، مرکب بنائی کے دونوں جزء مبنی برفتحہ ہوتے ہیں سوائے اِثْنَا عَشَرَ کے کہ اس کا پہلا جزء معرب ہے اور اس کا اعراب اثنان والا ہے

مرکب منع صرف: وہ مرکب غیر مفید ہے جس میں دو اسموں کو ملا کر ایک کر دیا گیا ہو اور دوسرا اسم صوت (آواز) نہ ہو جیسے بَعْلَبَكَّ، مرکب منع صرف کے پہلے جزء کے آخر میں اگر یاء نہیں ہے تو مبنی برفتحہ ہوتا ہے جیسے بَعْلَبَكُّ اور اگر آخر میں یاء ہے تو مبنی برسکون ہوتا ہے جیسے مَعْدِ يْكَرِبُ اور دوسرا جزء غیر منصرف ہوتا ہے

مرکب صوتی: وہ مرکب غیر مفید ہے جس میں دو اسموں کو ملا کر ایک کر دیا گیا ہو اور دوسرا اسم صوت (آواز) ہو جیسے سِيْبَوَيْهِ مرکب صوتی کا پہلا جزء مبنی برفتحہ اور دوسرا جزء مبنی برکسرہ ہوتا ہے جیسے سِيْبَوَيْهِ

---

(۱) اسم صوت کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ اسم صوت کسی آواز کو نقل کرنے کے لیے ہو جیسے غَاقِ کوّے کی آواز نقل کرنے کے لیے بولا جاتا ہے۔

۲۔ اسم صوت کسی جانور کو متوجہ کرنے کے لیے ہو جیسے نِخْ نِخْ اونٹ کو بٹھانے کے لیے بولا جاتا ہے۔

۳۔ اسم صوت کسی کیفیت (مثلاً درد، خوشی یا تعجب) کو ظاہر کرنے کے لیے ہو جیسے وَيْ تعجب کے اظہار کے لیے بولا جاتا ہے۔

۷۔ اسماء کنایہ کا بیان

اسم کنایہ: وہ اسم ہے جو کسی مبہم عدد یا مبہم بات کو بتائے جیسے کَمْ دِرْهَمًا عِنْدَکَ (آپ کے پاس کتنے درہم ہیں)

اسماء کنایہ پانچ ہیں: کَمْ ، کَذَا ، کَيْتَ ، ذَيْتَ ، کَأَيِّنْ

ا. کَمْ: یہ مبہم عدد کے لیے استعمال ہوتا ہے، اور اس کی دو قسمیں ہیں: ا۔ کم استفہامیہ ۲۔ کم خبریہ

کم استفہامیہ: یہ کسی چیز کی تعداد پوچھنے کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے کَمْ رَجُلاً عِنْدَکَ (تمہارے پاس کتنے آدمی ہیں)

کم خبریہ: یہ کسی چیز کی کثرت بتانے کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے کَمْ رِجَالٍ لَقِيْتُهُمْ (میں بہت سے لوگوں سے ملا)

کم استفہامیہ اور کم خبریہ میں فرق:

ان دونوں میں یہ فرق ہے کہ کم استفہامیہ کی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے جیسے کَمْ رَجُلاً عِنْدَکَ جبکہ کم خبریہ کی تمیز مفرد مجرور یا جمع مجرور ہوتی ہے جیسے کَمْ مَالٍ اَنْفَقْتُهُ ، کَمْ رِجَالٍ لَقِيْتُهُمْ (۱)

کَمْ کا محلی اعراب: کَمْ کلام میں تین طرح استعمال ہوتا ہے

ا۔ کبھی محلا مرفوع ہوتا ہے جیسے کَمْ رَجُلاً اَخُوْکَ

۲۔ کبھی محلا منصوب ہوتا ہے جیسے کَمْ رَجُلاً نَصَرْتَ

۳۔ کبھی محلا مجرور ہوتا ہے جیسے بِکَمْ رَجُلاً مَرَرْتَ (۲)

کَذَا: یہ مبہم عدد کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے عِنْدِیْ کَذَا دِرْهَمًا (میرے پاس اتنے درہم ہیں) کبھی یہ مبہم بات کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے قُلْتُ لِزَيْدٍ کَذَا (میں نے زید سے ایسا کہا) اور کبھی مبہم کام کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے فَعَلْتُ کَذَا (میں نے ایسا کیا) (۳)

---

(۱) کم استفہامیہ زمانہ ماضی اور استقبال دونوں میں استعمال ہوتا ہے جیسے کَمْ عَبْدًا اِشْتَرَيْتَهُ ، کَمْ عَبْدًا سَتَشْتَرِيْهِ جب کہ کم خبریہ زمانہ ماضی کے ساتھ خاص ہے لہذا کَمْ غِلْمَانٍ سَامْلِکُهُمْ کہنا صحیح نہیں ہے

(۲) جب قرینہ موجود ہو تو کم کی تمیز کو حذف کرنا جائز ہے جیسے کَمْ مَالُکَ اَیْ کَمْ دِرْهَمًا مَالُکَ

(۳) بعض اوقات کَذَا عطف کے ساتھ مکرر استعمال ہوتا ہے جیسے عِنْدِیْ کَذَا وَکَذَا دِرْهَمًا (میرے پاس اتنے، اتنے درہم ہیں)

كَيْتَ: یہ مبہم بات کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے قُلْتُ لِزَيْدٍ كَيْتَ وَ كَيْتَ (میں نے زید سے ایسی، ایسی بات کی)

ذَيْتَ: یہ بھی مبہم بات کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے قُلْتُ لِزَيْدٍ ذَيْتَ وَ ذَيْتَ (میں نے زید سے ایسی، ایسی بات کی)

كَأَيِّنْ كَمْ خبریہ کی طرح كَأَيِّنْ بھی مبہم عدد کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے وَ كَأَيِّنْ مِنْ دَابَّةٍ لَا تَحْمِلُ رِزْقَهَا

۸۔ ظروف مبنیہ کا بیان

ظروف مبنیہ: وہ مبنی اسماء ہیں جو کوئی وقت یا جگہ بتائیں جو اسماء وقت بتائیں ان کو ظرف زمان اور جو اسماء جگہ بتائیں ان کو ظرف مکان کہتے ہیں۔

ظروف مبنیہ درج ذیل ہیں:

۱۔ قَبْلُ ۲۔ بَعْدُ ۳۔ حَيْثُ ۴۔ اِذَا ۵۔ اِذْ ۶۔ اَيْنَ
۷۔ اَنّٰى ۸۔ مَتٰى ۹۔ اَيَّانَ ۱۰۔ كَيْفَ ۱۱۔ مُنْذُ ۱۲۔ مُذْ
۱۳۔ لَدٰى ۱۴۔ قَطُّ ۱۵۔ عَوْضُ ۱۶۔ اَمْسِ ۱۷۔ اَلْاٰنَ ۱۸۔ لَمَّا

۱۔۲۔ قَبْلُ، بَعْدُ: یہ دونوں ظرف زمان اور ظرف مکان ہیں اور اس وقت مبنی ہوتے ہیں جب ان کا مضاف الیہ محذوف ہو اور نیت میں موجود ہو جیسے لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ، اس کے علاوہ باقی تمام صورتوں میں یہ معرب ہوتے ہیں۔

۳۔ حَيْثُ: یہ ظرف مکان ہے اور اکثر جملہ کی طرف مضاف ہوتا ہے جیسے جَلَسْتُ حَيْثُ جَلَسَ زَيْدٌ

۴۔ اِذَا: اِذَا کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ اِذَا فُجَائِيه ۲۔ اِذَا ظرفيه

اِذَا فُجَائِيه: یہ اچانک کا معنی دیتا ہے جیسے خَرَجْتُ فَاِذَا اَسَدٌ بِالْبَابِ (میں نکلا تو اچانک دروازے پر شیر تھا)

اِذَا ظرفيه: یہ ظرف زمان ہے مستقبل کے لیے استعمال ہوتا ہے اکثر شرط کا معنی دیتا ہے اور جملہ فعلیہ پر داخل ہوتا ہے جیسے اِذَا اجْتَهَدْتَ نَجَحْتَ (جب تم محنت کرو گے تو کامیاب ہو گے) بعض اوقات صرف ظرف ہوتا ہے شرط کا معنی نہیں دیتا جیسے وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى

۵۔ اِذْ: یہ بھی ظرف زمان ہے ماضی کے لیے استعمال ہوتا ہے جملہ اسمیہ اور فعلیہ دونوں پر داخل ہوتا ہے جیسے جِئْتُكَ اِذْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ، جِئْتُكَ اِذِ الشَّمْسُ طَالِعَةٌ

۶۔ اَیْنَ: یہ ظرف مکان ہے کبھی شرط کا معنی دیتا ہے جیسے اَیْنَ تَجْلِسْ اَجْلِسْ اور کبھی مکان کے متعلق سوال کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے اَیْنَ تَمْشِیْ ؟

۷۔ اَنّٰی: یہ عام طور پر ظرف مکان استعمال ہوتا ہے اور بعض اوقات ظرف زمان بھی استعمال ہوتا ہے، کبھی شرط کا معنی دیتا ہے جیسے اَنّٰی تَجْلِسْ اَجْلِسْ اور کبھی مکان کے متعلق سوال کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے اَنّٰی تَقْعُدُ ؟

۸۔ مَتٰی: یہ ظرف زمان ہے کبھی شرط کا معنی دیتا ہے جیسے مَتٰی تَصُمْ اَصُمْ اور کبھی وقت کے متعلق سوال کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے مَتٰی تُسَافِرُ ؟

۹۔ اَیَّانَ: یہ بھی ظرف زمان ہے اور زمانہ مستقبل کے لیے استعمال ہوتا ہے، کبھی شرط کا معنی دیتا ہے جیسے اَیَّانَ تَزُرْنِیْ تَجِدْنِیْ اور کبھی وقت کے متعلق سوال کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ ؟

۱۰۔ کَیْفَ: یہ حالت اور کیفیت کے متعلق سوال کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے کَیْفَ اَنْتَ ؟

۱۱،۱۲۔ مُنْذُ، مُذْ: یہ دونوں ظرف زمان ہیں اور دو معنی کے لیے استعمال ہوتے ہیں:

۱: مدت کی ابتداء کے لیے استعمال ہوتے ہیں جیسے مَا رَأَیْتُ زَیْدًا مُذْیَوْمُ الْجُمُعَةِ میں نے زید کو جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا یعنی زید کو نہ دیکھنے کی ابتداء جمعہ کے دن سے ہوئی

۲: پوری مدت کے لیے استعمال ہوتے ہیں جیسے پوچھا جائے کَمْ مُدَّةً مَارَأَیْتَ زَیْدًا ؟ اور جواب دیا جائے مَارَأَیْتُهٗ مُذْیَوْمَانِ میں نے زید کو دو دن نہیں دیکھا یعنی زید کو نہ دیکھنے کی پوری مدت دو دن ہیں۔

۱۳۔ لَدٰی، لَدُنْ: یہ دونوں ظرف ہیں، زمان اور مکان دونوں کے لیے استعمال ہوتے ہیں اور عِنْدَ کے معنی میں ہوتے ہیں جیسے اَلْمَالُ لَدَیْکَ (۱)

۱۴۔ قَطُّ: یہ ظرف زمان ہے اور ماضی منفی کے استغراق کے لیے استعمال ہوتا ہے یعنی اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ یہ کام پورے زمانہ ماضی میں نہیں ہوا ہے مَارَأَیْتُهٗ قَطُّ (میں نے اس کو کبھی نہیں دیکھا)

---

(۱) عِنْدَ اور لَدٰی، لَدُنْ میں فرق: ان میں یہ فرق ہے کہ لَدٰی اور لَدُنْ کا استعمال اس وقت ہوتا ہے جب کہ چیز آدمی کے پاس موجود ہو جب کہ عِنْدَ میں یہ شرط نہیں ہے لہذا اَلْمَالُ لَدٰی زَیْدٍ صرف اس وقت کہہ سکتے ہیں جب مال زید کے پاس موجود ہو اور اَلْمَالُ عِنْدَ زَیْدٍ اس وقت بھی کہہ سکتے ہیں جب کہ مال زید کے پاس موجود نہ ہو بلکہ گھر میں موجود ہو۔

۱۵۔ عَوْضُ: یہ بھی ظرف زمان ہے اور مستقبل منفی کے استغراق کے لیے استعمال ہوتا ہے یعنی اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ یہ کام مستقبل میں کبھی بھی نہیں ہوگا جیسے لَا أَرَاهُ عَوْضُ (میں اس کو کبھی نہیں دیکھوں گا)

۱۶۔ اَمْسِ: یہ گذشتہ کل کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے رَأَیْتُ زَیْدًا اَمْسِ (میں نے زید کو گذشتہ کل دیکھا)

۱۷۔ الْآنَ: یہ موجودہ وقت کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے رَأَیْتُ زَیْدًا اَلْآنَ (میں نے زید کو ابھی دیکھا)

۱۸۔ لَمَّا: یہ بھی ظرف زمان ہے ماضی کے لیے استعمال ہوتا ہے اور شرط کا معنی دیتا ہے جیسے لَمَّا جَاءَ زَیْدٌ خَرَجْتُ لِاسْتِقْبَالِهٖ (جب زید آیا تو میں اس کے استقبال کے لیے نکلا)

۹۔ اسماءِ استفہام کا بیان

اسماءِ استفہام: وہ اسماء ہیں جو مخاطب سے کسی بات کے متعلّق سوال کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں جیسے اَیْنَ زَیْدٌ (زید کہاں ہیں؟)

اسماءِ استفہام دس ہیں:

۱. مَنْ ۲. مَا ۳. مَاذَا ۴. کَمْ ۵. أَیّ
۶. اَیْنَ ۷. اَنّٰی ۸. مَتٰی ۹. اَیَّانَ ۱۰. کَیْفَ

ان میں سے صرف اَیٌّ معرب ہے باقی سارے مبنی ہیں:

۱۔ مَنْ: عاقل کے متعلق سوال کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے مَنْ زَیْدٌ؟
۲۔ مَا: غیر عاقل کے متعلق سوال کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے جیسے مَا هٰذَا؟
۳۔ مَاذَا: بھی غیر عاقل کے متعلق سوال کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے جیسے مَاذَا فِیْ یَدِکَ؟
۴۔ کَمْ: عدد کے متعلق سوال کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے کَمْ دِرْهَمًا عِنْدَکَ؟
۵۔ اَیٌّ: کسی چیز کی تعیین کے متعلق سوال کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے اَیُّ کِتَابٍ اَدَامَکَ؟(۱)

---

(۱) باقی پانچ اسماءِ استفہام کا بیان ظروف میں ہو چکا ہے

۱۰۔ اسماء شرط کا بیان

اسماءِ شرط: وہ اسماء ہیں جو ایسے دو فعلوں (۱) پر داخل ہوتے ہیں جن میں سے پہلا فعل دوسرے فعل کا سبب ہوتا ہے پہلے کو شرط اور دوسرے کو جزاء کہتے ہیں جیسے مَنْ یَجْتَهِدْ یَنْجَحْ (جو محنت کرے گا کامیاب ہوگا)

اسماءِ شرط بارہ ہیں

۱. مَنْ ۲. مَا ۳. مَهْمَا ۴. اَیٌّ ۵. حَيْثُمَا ۶. كَيْفَمَا
۷. اَيْنَمَا ۸. اَيْنَ ۹. اَنّٰى ۱۰. مَتٰى ۱۱. اَيَّانَ ۱۲. اِذَا

ان میں سے اِذَا اور كَيْفَمَا غیر جازم ہیں باقی سب دو فعلوں کو جزم دیتے ہیں۔

فائدہ: ان اسماء میں سے بھی صرف اَیٌّ معرب ہے۔

۱۔ مَنْ: عاقل کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے مَنْ یَجْتَهِدْ یَنْجَحْ
۲۔ مَا: غیر عاقل کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے مَا تَكْتُبْ اَكْتُبْ
۳۔ مَهْمَا: مَا کی طرح غیر عاقل کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے مَهْمَا تَكْتُبْ اَكْتُبْ
۴۔ اَیٌّ: عاقل اور غیر عاقل دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے اَیُّ طَالِبٍ یَضْحَكْ اَضْرِبْهُ
۵۔ حَيْثُمَا: مکان کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے حَيْثُمَا تَجْلِسْ اَجْلِسْ
۶۔ كَيْفَمَا: (۲) حالت کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے كَيْفَمَا تَجْلِسْ اَجْلِسْ
۷۔ اَيْنَمَا: بھی مکان کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے اَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ (۳)

فائدہ: مَنْ، مَا، اَیٌّ، اَيْنَ، اَنّٰى، مَتٰى، اَيَّانَ یہ سات اسماء، استفہام کے لیے بھی استعمال ہوتے ہیں اور شرط کے لیے بھی استعمال ہوتے ہیں، اگر ایک جملے پر داخل ہوں تو استفہام کے لیے ہونگے اور اگر دو جملوں پر داخل ہوں تو شرط کے لیے ہونگے۔

---

(۱) عام طور پر اسماء شرط دو فعلوں پر داخل ہوتے ہیں لیکن کبھی جزا جملہ اسمیہ بھی ہوتی ہے۔

(۳) یہ کوفیین کے نزدیک جازم ہے اور بصریین کے نزدیک غیر جازم ہے۔

(۴) باقی چار اسماء شرط کا بیان ظروف میں ہو چکا ہے۔

مرکب کی تقسیم

مرکب کی دو قسمیں ہیں ۱۔ مرکب مفید ۲۔ مرکب غیر مفید

مرکب مفید: وہ مرکب ہے جس سے پورا فائدہ حاصل ہو یعنی اس پر متکلم کا خاموش ہونا صحیح ہو جیسے ذَهَبَ زَيْدٌ (زید گیا) اُكْتُبْ (لکھو) مرکب مفید کو مرکب تام، کلام اور جملہ بھی کہتے ہیں

فائدہ۔۱: ہر جملہ میں دو جزء لازمی ہوتے ہیں جن میں سے ایک کی دوسرے کی طرف نسبت ہوتی ہے جس کی نسبت ہوتی ہے اس کو مسند اور جس کی طرف نسبت ہوتی ہے اس کو مسند الیہ کہتے ہیں جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ میں زَيْدٌ مسند الیہ ہے اور قائِمٌ مسند ہے اور ذَهَبَ زَيْدٌ میں ذَهَبَ مسند ہے اور زَيْدٌ مسند الیہ ہے

فائدہ۔۲: اسم مسند اور مسند الیہ دونوں ہوتا ہے، فعل صرف مسند ہوتا ہے اور حرف نہ مسند ہوتا ہے اور نہ مسند الیہ ہوتا ہے

فائدہ۔۳: جملہ کے دو جزء (مسند اور مسند الیہ) کبھی لفظوں میں موجود ہوتے ہیں جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ اور کبھی ایک لفظوں میں موجود ہوتا ہے اور دوسرا جزء مستتر (پوشیدہ) ہوتا ہے جیسے اِضْرِبْ (تم مارو) میں مسند (اِضْرِبْ) تو لفظوں میں موجود ہے جب کہ مسند الیہ اَنْتَ ضمیر ہے جو اِضْرِبْ میں مستتر ہے

مرکب غیر مفید: وہ مرکب ہے جس سے پورا فائدہ حاصل نہ ہو یعنی اس پر متکلم کا خاموش ہونا صحیح نہ ہو جیسے كِتَابُ زَيْدٍ (زید کی کتاب) مرکب غیر مفید کو مرکب ناقص بھی کہتے ہیں۔

جملہ کی پہلی تقسیم

جزء اول کے اعتبار سے جملہ کی دو قسمیں ہیں: ۱: جملہ اسمیہ ۲: جملہ فعلیہ

جملہ اسمیہ: وہ جملہ ہے جس کا پہلا جزء اسم ہو جیسے زَيْدٌ قَامَ (زید کھڑا ہوا) خالِدٌ قاعِدٌ (خالد بیٹھا ہوا ہے)

جملہ فعلیہ: وہ جملہ ہے جس کا پہلا جزء فعل ہو جیسے كَتَبَ زَيْدٌ (زید نے لکھا)

جملہ کی دوسری تقسیم

جملہ کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ جملہ خبریہ ۲۔ جملہ انشائیہ

جملہ خبریہ: وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہا جا سکے جیسے سَاجِدٌ قَائِمٌ (ساجد کھڑا ہے) قَرَأَ بَكْرٌ (بکر نے پڑھا)

جملہ انشائیہ: وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہا جا سکے جیسے اُكْتُبْ (لکھو) أَزَيْدٌ كَاتِبٌ (کیا زید لکھنے والا ہے)

انشاء کی تقسیم

انشاء کی گیارہ قسمیں ہیں:

۱۔ امر ۲۔ نہی ۳۔ استفہام ۴۔ تمنی ۵۔ ترجی ۶۔ نداء
۷۔ عرض ۸۔ تحضیض ۹۔ قسم ۱۰۔ تعجب ۱۱۔ دعا

امر: کسی کام کا کرنا طلب کرنا جیسے اُنْصُرْ (مدد کر تو ایک مرد)

نہی: کسی کام کا نہ کرنا طلب کرنا جیسے لَا تَنْصُرْ (مت مدد کر)

استفہام: کسی چیز کے متعلق سوال کرنا جیسے أَزَيْدٌ قَائِمٌ؟ (کیا زید کھڑا ہے؟)

تمنّی: کسی بات کی خواہش کرنا جیسے لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُوْدُ (کاش جوانی لوٹ آئے)

ترجّی: کسی بات کی امید رکھنا جیسے لَعَلَّ زَيْدًا يَجِيْءُ (امید ہے کہ زید آئے گا)

تمنّی وترجّی میں فرق:

ترجی کا استعمال صرف ممکن چیزوں میں ہوتا ہے جب کہ تمنی کا استعمال ممکن اور ناممکن دونوں میں ہوتا ہے

نداء: حرف نداء کے ذریعے مخاطب کو اپنی طرف متوجہ کرنا جیسے یا زَيْدُ (اے زید)

عرض: نرمی سے کسی کام پر ابھارنا جیسے اَلَا تَنْزِلُ بِنَا (آپ کو ہمارے پاس آنا چاہیے)

تحضیض: سختی سے کسی کام پر ابھارنا جیسے اَلَا تُكْرِمُ اَبَوَيْكَ (تم اپنے والدین کا اکرام کیوں نہیں کرتے؟)

قسم: کسی بات پر قسم کھانا جیسے وَاللّٰہِ (اللہ کی قسم)

تعجب: کسی بات پر حیرت وتعجب کا اظہار کرنا جیسے مَا اَحْسَنَ زَیْدًا (زید کیا ہی حسین ہے)

دعاء: دعا یا بددعا دینا جیسے اَرْشَدَکَ اللّٰہُ (اللہ تمہیں ہدایت دے)

مرکب غیر مفید کی تقسیم

مرکب غیر مفید کی چار قسمیں ہیں ۱۔ مرکب اضافی ۲۔ مرکب توصیفی ۳۔ مرکب بنائی ۴۔ مرکب مزجی

مرکب اضافی: وہ مرکب غیر مفید ہے جس میں ایک اسم کی دوسرے اسم کی طرف حرف جر مقدر کے واسطے سے نسبت کی گئی ہو جیسے کِتَابُ زَیْدٍ (زید کی کتاب)

مرکب توصیفی: وہ مرکب غیر مفید ہے جس میں دوسرا اسم پہلے اسم میں موجود یا پہلے اسم کے متعلّق میں موجود معنی بتائے جیسے رَجُلٌ عَالِمٌ (کوئی عالم آدمی)(۱)

مرکب بنائی: وہ مرکب غیر مفید ہے جس میں دو اسموں کے درمیان سے واؤ گرا کر ان کو ایک کر دیا گیا ہو جیسے

اَحَدَ عَشَرَ اصل میں اَحَدٌ وَّعَشَرٌ تھا واؤ کو گرا کر دونوں کو ایک کر دیا تو اَحَدَ عَشَرَ بن گیا،

اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَ عَشَرَ تک کے اعداد مرکب بنائی ہیں

مرکب مَزْجی: وہ مرکب غیر مفید ہے جس میں دو اسموں کو ملا کر ایک کر دیا گیا ہو۔

مرکب مزجی کی دو قسمیں ہیں ۱۔ مرکب منع صرف ۲۔ مرکب صوتی

مرکب منع صرف: وہ مرکب مزجی ہے جس میں دو اسموں کو ملا کر ایک کر دیا گیا ہو اور دوسرا اسم صوت (آواز) نہ ہو جیسے بَعْلَبَکَّ

مرکب صوتی: وہ مرکب مزجی ہے جس میں دو اسموں کو ملا کر ایک کر دیا گیا ہو اور دوسرا اسم صوت (آواز) ہو جیسے سِیْبَوَیْہِ

---

(۱) مرکب غیر مفید کی چار اور قسمیں ہیں (بدلی، تاکیدی، بیانی، عطفی) جن کا بیان انشاء اللہ توابع میں آئیگا۔

جملہ شرطیہ کا بیان

جملہ شرطیہ: وہ جملہ ہے جو شرط اور جزاء سے مل کر بنا ہو جیسے مَنْ یَجْتَہِدْ یَنْجَحْ

فائدہ۔۱: شرط کا جملہ فعلیہ ہونا ضروری ہے جزاء جملہ فعلیہ اور اسمیہ دونوں ہو سکتی ہے

فائدہ۔۲: شرط اور جزاء میں سے اگر صرف جزاء مضارع ہو(۱) تو اس کو مرفوع پڑھنا بھی جائز ہے اور مجزوم پڑھنا بھی جائز ہے جیسے اِنْ جِئْتَنِیْ اُکْرِمُکَ، اِنْ جِئْتَنِیْ اُکْرِمْکَ

جزاء پر فاء داخل ہونا: جزاء پر فاء داخل ہونے کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ فاء کا داخل ہونا ناجائز ہو ۲۔ فاء کا داخل ہونا جائز ہو ۳۔ فاء کا داخل ہونا ضروری ہو

۱- فاء کا داخل ہونا ناجائز ہو: اگر جزاء ماضی متصرف ہے اور اس پر قد داخل نہیں ہے تو اس پر فاء کا داخل کرنا ناجائز ہے جیسے وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا

۲- فاء کا داخل ہونا جائز ہو: دو صورتوں میں جزاء پر فاء کا داخل کرنا جائز ہے:

۱۔ جزاء مضارع مثبت ہو اور اس پر سین یا سوف داخل نہ ہو جیسے اِنْ تَضْرِبْنِیْ اَضْرِبْکَ یا فَاَضْرِبُکَ

۲۔ جزاء مضارع منفی بلا ہو جیسے اِنْ تَشْتُمْنِیْ لَا اَشْتُمْکَ یا فلا اَشْتُمُکَ .

۳- فاء کا داخل ہونا ضروری ہو: مذکورہ صورتوں کے علاوہ جزاء پر فاء کا داخل کرنا ضروری ہے جیسے مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا

---

(۱) اور اگر شرط و جزا دونوں مضارع ہوں یا صرف شرط مضارع ہو تو مجزوم پڑھنا ضروری ہے۔

اسماء معمولہ کا بیان

اسم معمول کی تین قسمیں ہیں ۱۔ مرفوع ۲۔ منصوب ۳۔ مجرور

مرفوع: وہ معمول ہے جو حالت رفعی میں ہو جیسے جَاءَ زَیْدٌ میں زَیْدٌ

منصوب: وہ معمول ہے جو حالت نصبی میں ہو جیسے رَأَیْتُ زَیْدًا میں زَیْدًا

مجرور: وہ معمول ہے جو حالت جری میں ہو جیسے مَرَرْتُ بِزَیْدٍ میں زَیْدٍ

مرفوعات کا بیان

مرفوعات آٹھ ہیں

۱۔ فاعل
۲۔ نائب فاعل
۳۔ مبتداء
۴۔ خبر
۵۔ افعال ناقصہ کا اسم
۶۔ حروف مشبہ بالفعل کی خبر
۷۔ ماولا مشبھتین بلیس کا اسم
۸۔ لائے نفی جنس کی خبر

۱۔ فاعل کا بیان

فاعل: وہ اسم ہے جو اپنے سے پہلے والے فعل یا شبہ فعل کا مسند الیہ ہو اور اس فعل یا شبہ فعل کا اس کے ساتھ قیام ہو جیسے نَجَحَ مُؤْمِنٌ میں مُؤْمِنٌ، أَقَائِمٌ اَبُوْهُ میں اَبُوْهُ

فائدہ: شبہ فعل سے مراد اسم فاعل، اسم مبالغہ، صفت مشبھہ، اسم تفضیل، اسم فعل اور مصدر ہے (۱)

فاعل کی دو قسمیں ہیں: ۱- اسم ظاہر جیسے نَصَرَ زَیْدٌ میں زَیْدٌ ۲- اسم ضمیر جیسے زَیْدٌ نَصَرَ، میں نَصَرَ کا فاعل ھو ضمیر ہے

فاعل کے احکام:

۱۔ فاعل کو فعل سے پہلے لانا جائز نہیں ہے۔

---

(۱) شبہ فعل میں اسم مفعول بھی داخل ہے لیکن یہاں شبہ فعل سے اسم مفعول کے علاوہ دیگر اسماء مراد ہیں اس لیے کہ اسم مفعول کا فاعل نہیں ہوتا بلکہ نائب فاعل ہوتا ہے۔

۲۔ عموماً فاعل پہلے اور مفعول بعد میں آتا ہے لیکن بعض اوقات فاعل مفعول کے بعد بھی آتا ہے جیسے نَصَرَتْ حَامِدًا فَاطِمَةُ (فاطمہ نے حامد کی مدد کی)

فعل کو واحد، تثنیہ اور جمع لانے کے قاعدے

۱۔ اگر فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل کو واحد لانا ضروری ہے چاہے فاعل مفرد ہو، تثنیہ ہو یا جمع ہو جیسے نَصَرَ زَیْدٌ ، نَصَرَ الزَّیْدَانِ ، نَصَرَ الزَّیْدُوْنَ

۲۔ اگر فاعل اسم ضمیر ہو تو فعل کو فاعل کے مطابق لانا ضروری ہے یعنی اگر فاعل مفرد ہے تو فعل کو مفرد لائیں گے، اگر فاعل تثنیہ ہے تو فعل کو تثنیہ لائیں گے اور اگر فاعل جمع ہے تو فعل کو جمع لائیں گے جیسے زَیْدٌ نَصَرَ ، اَلزَّیْدَانِ نَصَرَا ، اَلزَّیْدُوْنَ نَصَرُوْا

۳۔ اگر فاعل جمع مذکر مکسر کی ضمیر ہے تو فعل کو واحد مؤنث اور جمع مذکر دونوں لانا جائز ہے جیسے اَلرِّجَالُ قَامَتْ ، اَلرِّجَالُ قَامُوْا

۴۔ اگر فاعل جمع مؤنث سالم یا جمع مؤنث مکسر کی ضمیر ہے تو فعل کو واحد مؤنث اور جمع مؤنث دونوں لانا جائز ہے جیسے اَلْمُسْلِمَاتُ جَاءَتْ ، اَلْمُسْلِمَاتُ جِئْنَ ، اَلنِّسَاءُ جَاءَتْ ، اَلنِّسَاءُ جِئْنَ

فعل کو مذکر و مؤنث لانے کے قاعدے

(۱) دو صورتوں میں فعل کو واحد مؤنث لانا ضروری ہے

۱۔ فاعل اسم ظاہر مؤنث حقیقی ہو اور فعل و فاعل کے درمیان فاصلہ نہ ہو جیسے قَامَتْ هِنْدٌ

۲۔ فاعل مؤنث کی ضمیر ہو چاہے مؤنث حقیقی ہو یا غیر حقیقی ہو جیسے هِنْدٌ قَامَتْ ، اَلشَّمْسُ طَلَعَتْ

(۲) تین صورتوں میں فعل کو مذکر اور مؤنث دونوں لانا جائز ہے

۱۔ فاعل اسم ظاہر مؤنث حقیقی ہو اور فعل و فاعل کے درمیان فاصلہ ہو جیسے ضَرَبَ الْیَوْمَ هِنْدٌ ، ضَرَبَتِ الْیَوْمَ هِنْدٌ

۲۔ فاعل اسم ظاہر مؤنث غیر حقیقی ہو جیسے طَلَعَ الشَّمْسُ ، طَلَعَتِ الشَّمْسُ

۳۔ فاعل اسم ظاہر جمع مذکر مکسر یا جمع مؤنث مکسر ہو جیسے قَامَ الرِّجَالُ ، قَامَتِ الرِّجَالُ ، قَالَ نِسْوَةٌ قَالَتْ نِسْوَةٌ

۲۔ نائب فاعل کا بیان

وہ اسم ہے جس کو فعل مجہول یا اسم مفعول میں فاعل کا قائم مقام بنایا گیا ہو جیسے نُصِرَ زَیْدٌ میں زَیْدٌ، زَیْدٌ مَنْصُوْرٌ اَبُوْہُ میں اَبُوْہُ

نائب فاعل کے احکام فاعل کی طرح ہیں یعنی نائب فاعل کو فعل سے پہلے لانا جائز نہیں ہے اور نائب فاعل کے فعل کو مذکر، مؤنث، واحد، تثنیہ اور جمع لانے کے وہی قاعدے ہیں جو فاعل کے فعل کے تھے۔

۳۔ مبتداء کا بیان

مبتداء کی دو قسمیں ہیں پہلی قسم کو صرف مبتداء کہتے ہیں اور دوسری قسم کو مبتداء قسم ثانی کہتے ہیں

مبتداء: وہ اسم ہے جو عامل لفظی سے خالی ہو اور مسند الیہ ہو جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ میں زَیْدٌ

مبتداء کے احکام:

۱۔ عموماً مبتداء پہلے اور خبر بعد میں ہوتی ہے لیکن بعض اوقات مبتداء خبر کے بعد بھی ہوتا ہے جیسے عِنْدِیْ کِتَابٌ

۲۔ مبتداء عموماً معرفہ ہوتا ہے لیکن بعض اوقات مبتداء نکرہ بھی ہوتا ہے جیسے فِی الدَّارِ رَجُلٌ

۳۔ جار و مجرور مبتداء نہیں بن سکتے

مبتداء قسم ثانی: وہ صفت کا صیغہ (۱) ہے جو نفی یا استفہام کے بعد واقع ہو اور اسم ظاہر یا ضمیر منفصل کو رفع دے رہا ہو جیسے أَقَائِمٌ زَیْدٌ، مَا قَائِمٌ زَیْدٌ، اَمَنْصُوْرٌ أَنْتَ

مبتداء کی دونوں قسموں میں فرق:

۱۔ مبتداء کی قسم اول کے لیے خبر ہوتی ہے جب کہ قسم ثانی کے لیے فاعل یا نائب فاعل ہوتا ہے جو خبر کے قائم مقام ہوتا ہے

۲۔ مبتداء کی قسم اول مسند الیہ ہوتی ہے جب کہ قسم ثانی مسند ہوتی ہے۔

---

(۱) صیغہ صفت سے مراد اسم فاعل، اسم مبالغہ، اسم مفعول، صفت مشبہہ، اسم تفضیل اور اسم منسوب ہیں

۴۔ خبر کا بیان

خبر: وہ لفظ ہے جو عامل لفظی سے خالی ہو اور مسند ہو جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ میں قَائِمٌ

خبر کے احکام:

۱۔ خبر اکثر مفرد ہوتی ہے لیکن کبھی خبر جملہ خبریہ بھی ہوتی ہے اس صورت میں خبر میں ایک عائد کا ہونا ضروری ہے جو مبتداء کی طرف لوٹ رہی ہو جیسے زَیْدٌ اَبُوْہُ قَائِمٌ، زَیْدٌ قَامَ اَبُوْہُ

۲۔ خبر اکثر نکرہ ہوتی ہے لیکن کبھی خبر معرفہ بھی ہوتی ہے جیسے آدَمُ اَبُوْنَا

۳۔ کبھی ایک مبتداء کی کئی خبریں ہوتی ہیں کبھی عطف کے ساتھ جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ وَ عَاقِلٌ اور کبھی عطف کے بغیر جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ عَاقِلٌ

ظرف اور جار و مجرور کا خبر ہونا:

ظرف یا جار و مجرور اگر خبر واقع ہو تو وہ کسی محذوف اسم یا فعل سے مل کر خبر بنتے ہیں جیسے زَیْدٌ فِی الدَّارِ میں فِی الدَّارِ کَائِنٌ یا اِسْتَقَرَّ سے متعلق ہو کر خبر بنے گا۔ (۱)

۵۔ افعال ناقصہ کے اسم کا بیان

وہ اسم ہے جو ان افعال کے داخل ہونے کے بعد مسند الیہ بنے جیسے کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا میں زَیْدٌ

افعال ناقصہ درج ذیل سترہ افعال ہیں

۱. کَانَ ۲. صَارَ ۳. ظَلَّ ۴. بَاتَ ۵. اَصْبَحَ
۶. اَضْحٰی ۷. اَمْسٰی ۸. عَادَ ۹. غَدَا ۱۰. رَاحَ
۱۱. آضَ ۱۲. مَازَالَ ۱۳. مَاانْفَکَّ ۱۴. مَابَرِحَ ۱۵. مَافَتِیءَ
۱۶. مَادَامَ ۱۷. لَیْسَ

یہ افعال مبتداء اور خبر پر داخل ہو کر مبتداء کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں مبتداء کو ان افعال کا اسم اور خبر کو ان افعال کی خبر کہتے ہیں

---

(۱) فائدہ: جب دو اسم جمع ہوں اور ان میں سے ایک معرفہ ہو اور ایک نکرہ ہو تو معرفہ مبتداء اور نکرہ خبر ہوتا ہے جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ اور اگر دونوں معرفہ ہوں تو عموماً پہلا مبتداء ہوتا ہے جیسے زَیْدُ الْمُنْطَلِقُ

۶۔حروف مشبہ بالفعل کی خبر کا بیان

حروف مشبہ بالفعل کی خبر: وہ لفظ ہے جو ان حروف کے داخل ہونے کے بعد مسند بنے جیسے اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ میں قَائِمٌ

حروف مشبہ بالفعل چھ ہیں ۱. اِنَّ ۲. اَنَّ ۳. کَاَنَّ ۴. لٰکِنَّ ۵. لَیْتَ ۶. لَعَلَّ

یہ حروف بھی مبتداء اور خبر پر داخل ہو کر مبتداء کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں مبتداء کو ان حروف کا اسم اور خبر کو ان حروف کی خبر کہتے ہیں

حروف مشبہ بالفعل کی خبر کا حکم:

ان حروف کی خبر کے وہی احکام ہیں جو مبتداء کی خبر کے ہیں البتہ ان کی خبر کو اسم پر مقدم کرنا جائز نہیں ہے الّا یہ کہ خبر ظرف یا جار و مجرور ہو تو پھر مقدم کرنا جائز ہے جیسے اِنَّ فِی الدَّارِ زَیْدًا

۷۔ماولا مشبہتین بلیس کے اسم کا بیان

ماولا مشبہتین بلیس کا اسم: وہ اسم ہے جو ماولا کے داخل ہونے کے بعد مسند الیہ بنے جیسے مَا زَیْدٌ قَائِمًا میں زَیْدٌ، لَا رَجُلٌ اَفْضَلَ مِنْکَ میں رَجُلٌ

۸۔لائے نفی جنس کی خبر کا بیان

لائے نفی جنس کی خبر: وہ لفظ ہے جو لائے نفی جنس کے داخل ہونے کے بعد مسند بنے جیسے لَاعَالِمَ مَوْجُوْدٌ (کوئی عالم موجود نہیں ہے) میں مَوْجُوْدٌ

منصوبات کا بیان

منصوبات بارہ ہیں :

۱۔ مفعول مطلق ۲۔ مفعول بہ ۳۔ مفعول فیہ ۴۔ مفعول لہ ۵۔ مفعول معہ ۶۔ حال
۷۔ تمییز ۸۔ مستثنی ۹۔ افعال ناقصہ کی خبر ۱۰۔ حروف مشبہ بالفعل کا اسم ۱۱۔ ماولا مشبہتین بلیس کی خبر
۱۲۔ لائے نفی جنس کا اسم

۱۔ مفعول مطلق کا بیان

مفعول مطلق: وہ مصدر ہے جو اپنے عامل کے معنی میں ہو جیسے ضَرَبْتُ ضَرْبًا .

مفعول مطلق کی پہلی تقسیم

مفعول مطلق کی دو قسمیں ہیں ۱۔ مفعول مطلق لفظی ۲۔ مفعول مطلق معنوی

مفعول مطلق لفظی: وہ مفعول مطلق ہے جو اپنے عامل کے لفظ سے ہو جیسے جَلَسْتُ جُلُوْسًا

مفعول مطلق معنوی: وہ مفعول مطلق ہے جو اپنے عامل کے لفظ سے نہ ہو جیسے قَعَدْتُ جُلُوْسًا

مفعول مطلق کی دوسری تقسیم

مفعول مطلق کی تین قسمیں ہیں ۱۔ تاکیدی ۲۔ عددی ۳۔ نوعی

مفعول مطلق تاکیدی: وہ مفعول مطلق ہے جو اپنے فعل کے معنی کی تاکید کرے جیسے جَلَسْتُ جُلُوْسًا (میں واقعی بیٹھا)

مفعول مطلق عددی: وہ مفعول مطلق ہے جو اپنے فعل کے عدد کو بیان کرے جیسے جَلَسْتُ جَلْسَةً (میں ایک بار بیٹھا)

مفعول مطلق نوعی: وہ مفعول مطلق ہے جو اپنے فعل کی نوعیت بیان کرے جیسے جَلَسْتُ جِلْسَةَ الاسْتَاذ (میں استاد کی طرح بیٹھا)

۲۔ مفعول بہ کا بیان

مفعول بہ: وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو جیسے نَصَرْتُ بَكْرًا (میں نے بکر کی مدد کی)

مفعول بہ کے احکام:

۱۔ مفعول بہ کو فعل سے پہلے لانا جائز ہے جیسے زَيْدًا ضَرَبْتُ

۲۔ مفعول بہ صرف فعل متعدی کا ہوتا ہے فعل لازم کا مفعول بہ نہیں ہوتا

منادیٰ کا بیان (۱)

منادی وہ اسم ہے جس کو حرف نداء کے ذریعے اپنی طرف متوجہ کیا جائے جیسے یا زَيْدُ (اے زید)

حروف نداء پانچ ہیں: ۱. يَا ۲. اَيَا ۳. هَيَا ۴. اَىْ ۵۔ ہمزہ مفتوحہ

ان میں سے اَىْ اور ہمزہ مفتوحہ منادیٰ قریب کے لیے استعمال ہوتے ہیں اَيَا اور هَيَا منادیٰ بعید کے لیے استعمال ہوتے ہیں اور يَا قریب وبعید دونوں کے لیے استعمال ہوتی ہے

فائدہ: بعض اوقات یا حرف نداء کو حذف کیا جاتا ہے جیسے يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا یہاں يُوْسُفُ سے پہلے یا محذوف ہے (۲)

اعراب وبناء کے اعتبار سے منادیٰ کی صورتیں

اعراب وبناء کے اعتبار سے منادیٰ کی دو صورتیں ہیں:

پہلی صورت: منادیٰ اگر مفرد معرفہ ہو تو علامت رفع پر مبنی ہوگا جیسے يَا رَجُلُ ، يَا زَيْدُ ، يَا زَيْدَانِ ، يَا زَيْدُوْنَ مفرد سے مراد یہ ہے کہ منادیٰ مضاف اور مشابہ مضاف نہ ہو

دوسری صورت: اگر منادیٰ مضاف یا مشابہ مضاف ہو یا نکرہ غیر مقصودہ (۳) ہو تو منادیٰ منصوب ہوگا جیسے يَا عَبْدَ اللّٰهِ، يَا طَالِعًا جَبَلاً، اور نابینا کا قول يَا رَجُلاً خُذْ بِيَدِىْ

---

(۱) مفعول بہ کی ایک خاص قسم منادی ہے اس لیے اس کو بھی یہاں بیان کیا جا رہا ہے۔

(۲) بعض اوقات منادیٰ کو حذف کیا جاتا ہے جیسے اَلاَ يَا اسْجُدُوْا یہ اصل میں اَلاَ يَا قَوْمُ اسْجُدُوْا تھا

(۳) نکرہ غیر مقصودہ سے مراد وہ نکرہ ہے جو نداء سے معرفہ نہ بنے، جیسے يَا غَافِلاً تَنَبَّهْ

مشابہ مضاف: وہ اسم ہے جس کا مابعد سے تعلق ہو جس طرح مضاف کا مضاف الیہ سے تعلق ہوتا ہے اور یہ دو صورتوں میں ہوتا ہے۔

۱۔ مابعد اس کا معمول ہو جیسے یَا بَائِعًا کُتُبًا، لَا عِشْرِیْنَ دِرْهَمًا لَکَ

۲۔ مابعد کا اس پر عطف ہو جیسے یَا تِلْمِیْذًا وَمُعَلِّمًا

فائدہ۱: منادیٰ فعل محذوف اُدْعُوْ کا مفعول بہ ہوتا ہے کبھی لفظاً منصوب ہوتا ہے جیسے یَا عَبْدَ اللّٰهِ اور کبھی محلاً منصوب ہوتا ہے جیسے یَا زَیْدُ

فائدہ۲: منادیٰ اگر معرف باللام ہو تو حرف نداء اور منادیٰ کے درمیان اَیُّهَا ، هٰذَا یَا اَیُّهٰذَا کا فاصلہ لانا ضروری ہے جیسے یَا اَیُّهَا الرَّجُلُ،(۱) یَا هٰذَا الرَّجُلُ، یَا اَیُّهٰذَا الرَّجُلُ

۳۔ مفعول فیہ کا بیان

مفعول فیہ: وہ اسم ہے جو فعل واقع ہونے کی جگہ یا وقت بتائے جیسے خَرَجْتُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ، قُمْتُ خَلْفَکَ

مفعول فیہ کو ظرف بھی کہتے ہیں اور ظرف کی دو قسمیں ہیں ۱۔ ظرف مکان ۲۔ ظرف زمان

ظرف مکان: وہ اسم ہے جو فعل واقع ہونے کی جگہ بتائے جیسے قُمْتُ خَلْفَکَ (میں آپ کے پیچھے کھڑا ہوا)

ظرف زمان: وہ اسم ہے جو فعل واقع ہونے کا وقت بتائے جیسے خَرَجْتُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ (میں جمعہ کے دن نکلا)

۴۔ مفعول لہ کا بیان

مفعول لہ: وہ مصدر ہے جو فعل مذکور واقع ہونے کا سبب یا غرض بتائے جیسے قَعَدْتُ عَنِ الْحَرْبِ جُبْنًا (میں بزدلی کی وجہ سے جنگ میں شریک نہیں ہوا) قُمْتُ اِجْلَالًا لِلْاُسْتَاذِ (میں استاد کی تعظیم کے لیے کھڑا ہوا)

۵۔ مفعول معہ کا بیان

مفعول معہ: وہ اسم ہے جو واو بمعنی مع کے بعد واقع ہوتا کہ اس چیز کو بتائے جس کے ساتھ فعل کا وقوع ہوا ہو جیسے سِرْتُ وَالطَّرِیْقَ (میں راستے کے ساتھ ساتھ چلا) اَکَلْتُ وَزَیْدًا (میں نے زید کے ساتھ کھایا)

---

(۱) ایّ کے بعد ھاء حرف تنبیہ ہے اور ہاء کے بعد والا اسم اگر جامد ہے تو ایّ کے لیے بدل یا عطف بیان بنتا ہے اور اگر مشتق ہے تو صفت بنتا ہے۔ (موسوعة النحو والصرف والاعراب)

٦۔ حال کا بیان

حال: وہ لفظ ہے جو فاعل، مفعول یا مبتداء وغیرہ کی حالت بیان کرے جیسے جَاءَ نِیْ زَیْدٌ رَاکِبًا (میرے پاس زید آیا اس حال میں کہ وہ سوار تھا) حال جس چیز کی حالت بیان کرے اس کو ذوالحال کہتے ہیں جیسے مذکورہ مثال میں زَیْدٌ ذوالحال ہے

فائدہ: حال درج ذیل چیزوں کی حالت بیان کرتا ہے

۱۔ فاعل جیسے جَاءَ زَیْدٌ رَاکِبًا

۲۔ مفعول جیسے ضَرَبْتُ زَیْدًا مَشْدُوْدًا

۳۔ فاعل ومفعول دونوں جیسے لَقِیْتُ زَیْدًا رَاکِبَیْنِ

۴۔ مبتداء جیسے(۱) زَیْدٌ رَاکِبًا قَادِمٌ

۵۔ خبر جیسے ھٰذَا زَیْدٌ قَادِمًا

٦۔ مضاف الیہ جیسے سَرَّنِیْ قُدُوْمُکَ سَالِمًا

۷۔ مجرور بحرف جر جیسے وَمَا اَرْسَلْنَاکَ اِلَّا کَافَّةً لِلنَّاسِ

حال وذوالحال کے احکام:

۱۔ حال ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے جیسے جَاءَ زَیْدٌ رَاکِبًا

۲۔ حال اکثر مشتق ہوتا ہے جیسے جَاءَ زَیْدٌ رَاکِبًا لیکن کبھی حال اسم جامد بھی آتا ہے جیسے لَبِسْتُ الْخَاتَمَ فِضَّةً

۳۔ حال کبھی جملہ خبریہ ہوتا ہے جیسے جَاءَ زَیْدٌ وَھُوَ رَاکِبٌ

۴۔ ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے جیسے جَاءَ زَیْدٌ رَاکِبًا لیکن کبھی ذوالحال نکرہ بھی آتا ہے مَاجَاءَ رَجُلٌ اِلا رَاکِبًا

۷۔ تمییز کا بیان

تمییز: وہ اسم ہے جو کسی اسم یا نسبت سے ابہام دور کرے جیسے عِنْدِیْ عِشْرُوْنَ دِرْھَمًا ، طَابَ زَیْدٌ عِلْمًا

تمییز کی تقسیم

تمییز کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ تمییز عن المفرد ۲۔ تمییز عن النسبۃ

تمییز عن المفرد: وہ تمییز ہے جو کسی اسم سے ابہام دور کرے جیسے عِنْدِیْ عِشْرُوْنَ دِرْھَمًا جس اسم سے ابہام دور کرے وہ ممیّز کہلاتا ہے۔

---

(۱) مبتداء میں حروف مشبہہ بالفعل اور افعال ناقصہ وغیرہ کا اسم بھی داخل ہے

فائدہ: تمییز عن المفرد دو چیزوں سے ابہام دور کرتا ہے

(۱) مقدار سے، پھر مقدار کی چار قسمیں ہیں:

۱۔ عدد سے جیسے عِنْدِیْ ثَلاثُوْنَ کِتابًا

۲۔ وزن سے جیسے عِنْدِیْ مَنٌّ سَمْنًا

۳۔ کیل سے جیسے عِنْدِیْ قَفِیْزٌ بُرًّا

۴۔ ذراع سے جیسے عِنْدِیْ ذِرَاعٌ ثَوْبًا

۵۔ مساحت سے جیسے مَافِی السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا

(۲) غیر مقدار سے جیسے هٰذَا خَاتَمٌ حَدِیْدًا

تمییز عن النسبۃ: وہ تمییز ہے جو کسی نسبت سے ابہام دور کرے جیسے طَابَ زَیْدٌ عِلْمًا (زید علم کے اعتبار سے اچھا ہے) زَیْدٌ کی طرف اچھائی کی نسبت میں ابہام تھا کہ وہ کس اعتبار سے اچھا ہے عِلْمًا (تمییز) نے اس ابہام کو دور کر دیا۔

تمییز کے احکام:

۱۔ تمییز ہمیشہ نکرہ ہوتی ہے جیسے عِنْدِیْ عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا

۲۔ تمییز اکثر اسم جامد ہوتی ہے جیسے هٰذَا خَاتَمٌ حَدِیْدًا

۳۔ تمییز کو اپنے عامل پر مقدم کرنا جائز نہیں ہے (۱)

---

(۱) تمییز اور حال کا فرق: حال اور تمییز میں چار فرق ہیں:

۱۔ تمییز ہمیشہ مفرد ہوتی ہے جب کہ حال مفرد اور جملہ دونوں ہو سکتا ہے۔

۲۔ تمییز ذات یا نسبت سے ابہام دور کرتی ہے جب کہ حال حالت بیان کرتا ہے۔

۳۔ تمییز اکثر جامد ہوتی ہے جب کہ حال اکثر مشتق ہوتا ہے۔

۴۔ تمییز اپنے عامل سے پہلے نہیں آتی جب کہ حال عامل سے پہلے آ سکتا ہے۔

۸۔ مستثنیٰ کا بیان

مستثنیٰ: وہ اسم ہے جو کسی کلمہ استثناء کے بعد ذکر ہو اور اپنے ماقبل کے حکم میں داخل نہ ہو جیسے جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا

مستثنیٰ کے ماقبل کو مستثنیٰ منہ کہتے ہیں جیسے مذکورہ مثال میں اَلْقَوْمُ مستثنیٰ منہ ہے

کلمات استثناء:

استثناء کے گیارہ کلمات ہیں

۱. اِلَّا ۲. خَلاَ ۳. عَدَا ۴. مَا خَلاَ ۵. مَا عَدَا ۶. لَیْسَ

۷. لَایَکُوْنُ ۸. حَاشَا ۹. غَیْرُ ۱۰. سِوٰی ۱۱. سَوَاء

مستثنیٰ کی تقسیم

مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں ۱۔ مستثنیٰ متصل ۲۔ مستثنیٰ منقطع

مستثنیٰ متصل: وہ مستثنیٰ ہے جو مستثنیٰ منہ کا فرد یا جزء ہو جیسے جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا، اِشْتَرَیْتُ الْعَبْدَ اِلَّا نِصْفَهٗ

مستثنیٰ منقطع: وہ مستثنیٰ ہے جو مستثنیٰ منہ کا فرد اور جزء نہ ہو جیسے جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا

اِلَّا کے بعد مستثنیٰ کا حکم:

اِلَّا کے بعد مستثنیٰ کی تین صورتیں ہیں

۱۔ مستثنیٰ کلام موجب میں ہو یا منقطع ہو یا مستثنیٰ منہ پر مقدم ہو اس صورت میں مستثنیٰ منصوب ہوگا جیسے جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا، جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا، مَاجَاءَ نِیْ اِلَّا زَیْدًا اَحَدٌ

کلام موجب سے مراد وہ کلام ہے جو نفی، نہی اور استفہام سے خالی ہو

۲۔ مستثنیٰ کلام غیر موجب میں ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور ہو اس صورت میں مستثنیٰ کو منصوب پڑھنا بھی جائز ہے اور مستثنیٰ منہ سے بدل بنانا بھی جائز ہے جیسے مَاجَاءَ اَحَدٌ اِلَّا زَیْدٌ یا اِلَّا زَیْدًا

۳۔ مستثنیٰ کلام غیر موجب میں ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو اس صورت میں مستثنیٰ کا اعراب عامل کے اعتبار

سے ہوگا جیسے مَاضَرَبَنِیْ اِلَّا زَیْدٌ ،مَارَأَیْتُ اِلَّا زَیْدًا

لَیْسَ ،لَایَکُوْنُ کے بعد مستثنی کا حکم:

یہ دونوں فعل ناقص ہیں اوران کے بعد مستثنی ہمیشہ ان کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہوتا ہے(۱) جَاءَ الْقَوْمُ لَیْسَ زَیْدًا ،نَجَحَ الطَّلَبَۃُ لا یَکُوْنُ زَیْدًا

خَلاَ اور عَدَا کے بعد مستثنی کا حکم:

یہ دونوں فعل ہیں اوران کے بعد مستثنی مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہوتا ہے(۲) جَاءَ الْقَوْمُ خَلاَ زَیْدًا ،جَاءَ الْقَوْمُ عَدَا زَیْدًا

مَاخَلاَ اور مَا عَدَا کے بعد مستثنی کا حکم:

یہ دونوں بھی فعل ہیں اوران کے بعد بھی مستثنی مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہوتا ہے(۳) جیسے جَاءَ الْقَوْمُ مَا خَلاَ زَیْدًا ، جَاءَ الْقَوْمُ مَا عَدَا زَیْدًا

حَاشَا: یہ حرف جر ہے اوراس کے بعد مستثنی مجرور ہوتا ہے جیسے جَاءَ الْقَوْمُ حَاشَا زَیْدٍ

غَیْر : یہ اسم ہے اس کے بعد مستثنی ہمیشہ مجرور ہوتا ہے مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے جیسے جَاءَ الْقَوْمُ غَیْرَ زَیْدٍ اورلفظ غَیْر پر مستثنی والا اعراب آتا ہے جیسے جَاءَ الْقَوْمُ غَیْرَزَیْدٍ ،مَاجَاءَ اَحَدٌ غَیْرُ زَیْدٍ یا غَیْرَ زَیْدٍ

سِوَی ،سَوَاء: یہ دونوں بھی اسم ہیں اوران کے بعد بھی مستثنی مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے جیسے جَاءَ الْقَوْمُ سِوَی زَیْدٍ یا سَوَاءَ زَیْدٍ اوران دونوں پر بھی غَیْر کی طرح مستثنی والا اعراب آتا ہے۔

---

(۱) ان میں ایک ضمیر ہوتی ہے جس کا مرجع پیچھے معنیً ذکر ہوتا ہے اور پورا جملہ مستثنی منہ سے حال ہوتا ہے جیسے جَاءَ الْقَوْمُ لَیْسَ زَیْدًا اَیْ لَیْسَ الْجَائِیْ زَیْدًا ،نَجَحَ الطَّلَبَۃُ لا یَکُوْنُ زَیْدًا اَیْ لَایَکُوْنُ النَّاجِحُ زَیْدًا

(۲) ان میں ایک ضمیر ہوتی ہے جس کا مرجع پیچھے معنیً ذکر ہوتا ہے اور پورا جملہ مستثنی منہ سے حال ہوتا ہے جیسے جَاءَ الْقَوْمُ خَلاَ زَیْدًا ،جَاءَ الْقَوْمُ عَدَا زَیْدًا

(۳) ان میں ایک ضمیر ہوتی ہے جس کا مرجع پیچھے معنیً ذکر ہوتا ہے ،ما مصدریہ ہے جو پورے جملہ کو مصدر کی تاویل میں کر دیتا ہے اور پھر مصدر اسم فاعل کے معنی میں ہوکر ماقبل سے حال ہوتا ہے جیسے جَاءَ الْقَوْمُ مَا خَلاَ زَیْدًا ، جَاءَ الْقَوْمُ مَا عَدَا زَیْدًا

۹۔ افعال ناقصہ کی خبر کا بیان

افعال ناقصہ کی خبر: وہ لفظ ہے جو ان افعال کے داخل ہونے کے بعد مسند بنے جیسے كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا میں قَائِمًا

افعال ناقصہ کی خبر کا حکم: افعال ناقصہ کی خبر کا حکم مفرد، جملہ، نکرہ اور معرفہ ہونے میں مبتداء کی خبر کی طرح ہے

۱۰۔ حروف مشبہ بالفعل کے اسم کا بیان

حروف مشبہ بالفعل کا اسم: وہ اسم ہے جو ان حروف کے داخل ہونے کے بعد مسند الیہ بنے جیسے اِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ میں زَيْدًا

۱۱۔ ما و لا مشبھتین بلیس کی خبر کا بیان

وہ لفظ ہے جو مَا و لاَ کے داخل ہونے کے بعد مسند بنے جیسے مَا زَيْدٌ قَائِمًا میں قَائِمًا ، لاَ رَجُلٌ اَفْضَلَ مِنْكَ میں اَفْضَلَ

۱۲۔ لائے نفی جنس کے اسم کا بیان

لائے نفی جنس کا اسم: وہ اسم ہے جو لائے نفی جنس کے داخل ہونے کے بعد مسند الیہ بنے جیسے لاَ غُلاَمَ رَجُلٍ مُطِيعٌ

لائے نفی جنس کے اسم کا حکم:

لائے نفی جنس کے اسم کی چار صورتیں ہیں:

۱۔ اگر لائے نفی جنس کا اسم نکرہ مضاف یا مشابہ مضاف ہو اور لاء کے بعد متصل آیا ہو تو منصوب ہوگا جیسے لاَ غُلاَمَ رَجُلٍ فِيْ الدَّارِ ، لاَ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا فِي الْكِيْسِ (تھیلی)

۲۔ اگر لائے نفی جنس کا اسم نکرہ مفردہ ہو یعنی مضاف یا مشابہ مضاف نہ ہو تو مبنی بر علامت نصب ہوگا جیسے لاَ رَجُلَ فِي الدَّارِ ، لاَ رَجُلَيْنِ فِي الدَّارِ ، لاَ مُسْلِمِيْنَ فِي الدَّارِ

۳۔ اگر لائے نفی جنس کا اسم معرفہ ہو یا نکرہ ہو لیکن لا اور اسم کے درمیان فاصلہ ہو تو مرفوع ہوگا اور لا کا دوسرے اسم کے ساتھ تکرار ضروری ہے جیسے لاَ زَيْدٌ فِي الدَّارِ وَلاَ عَمْرٌو ، لاَ فِي الدَّارِ رَجُلٌ وَلاَ امْرَأَةٌ

فائدہ: اس تیسری صورت میں لا کا دوسرے اسم کے ساتھ تکرار ضروری ہے۔

۴۔ اگر لا کا اسم نکرہ ہو اور لا اور اسم کے درمیان فاصلہ نہ ہو اور لا اپنے اسم کے ساتھ بطور عطف مکرر ہو جیسے لاَ حَوْلَ وَلاَقُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰهِ (طاقت وقدرت صرف اللہ ہی کی مدد سے ہے)

تو لا کے اسم میں پانچ صورتیں جائز ہیں:

۱۔ دونوں لا کے اسم مبنی برفتحہ ہوں لاَ حَوْلَ وَلاَقُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰهِ

۲۔ دونوں اسم مرفوع ہوں لاَ حَوْلٌ وَلاَ قُوَّةٌ اِلاَّ بِاللّٰهِ

۳۔ پہلے لا کا اسم مبنی برفتحہ ہو اور دوسرے لا کا اسم منصوب ہو لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةً اِلاَّ بِاللّٰهِ

۴۔ پہلے لا کا اسم مبنی برفتحہ ہو اور دوسرے لا کا اسم مرفوع ہو لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةٌ اِلاَّ بِاللّٰهِ

۵۔ پہلے لا کا اسم مرفوع ہو اور دوسرے کا اسم مبنی برفتحہ ہو لاَ حَوْلٌ وَلاَ قُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰهِ(۱)

---

(۱) لاَ حَوْلَ وَلاَقُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰهِ کی ترکیب: اس مثال کی تقدیر ہے لاَ حَوْلَ مَوْجُودٌ اِلاَّ بِاللّٰهِ وَلاَقُوَّةَمَوْجُودَةٌ اِلاَّ بِاللّٰهِ لا نفی جنس، حول مبنی برفتحہ لا کا اسم، موجود خبر ہے لا کی، الا حرف استثناء باللہ جار ومجرور مل کر متعلق ہیں موجود خبر کے ساتھ، واو حرف عطف، لا نفی جنس، قوۃ مبنی برفتحہ لا کا اسم، موجودۃ خبر ہے لا کی، الا حرف استثناء، باللہ جار ومجرور مل کر متعلق ہیں موجودۃ خبر کے ساتھ۔

مجرورات کا بیان

مجرورات دو ہیں: ١۔ مجرور بہ حرف ٢۔ مضاف الیہ

مجرور بہ حرف: وہ اسم ہے جس پر حرف جر داخل ہو جیسے فِي الدَّارِ میں اَلدَّارِ

مضاف الیہ: وہ اسم ہے جس کی طرف دوسرے اسم کی حرف جر مقدر کے واسطے سے نسبت کی گئی ہو جیسے کِتَابُ زَیْدٍ میں زَیْدٍ

اضافت کا بیان

اضافت: ایک اسم کی دوسرے کی طرف حرف جر مقدر کے واسطے سے نسبت کرنے کو کہتے ہیں۔

اضافت کی تقسیم: اضافت کی دو قسمیں ہیں: ١۔ اضافت لفظی ٢۔ اضافت معنوی

اضافت لفظی: وہ اضافت ہے جس میں مضاف صفت کا صیغہ ہو(١) اور اپنے معمول کی طرف مضاف ہو جیسے ضَارِبُ زَیْدٍ

اضافت معنوی: وہ اضافت ہے جس میں مضاف ایسا صفت کا صیغہ نہ ہو جو اپنے معمول کی طرف مضاف ہو جیسے کِتَابُ زَیْدٍ ، کَرِیْمُ الْبَلَدِ

اضافت معنوی کے احکام:

١۔ مضاف پر تنوین نہیں آتی۔

٢۔ مضاف پر الف لام داخل نہیں ہوتا۔

٣۔ اضافت کے وقت تثنیہ اور جمع کے نون گر جاتے ہیں جیسے اَلضَّارِبَا زَیْدٍ ، اَلضَّارِبُو زَیْدٍ

---

(١) صیغہ صفت سے مراد اسم فاعل، اسم مبالغہ، اسم مفعول، صفت مشبہ اور اسم تفضیل ہیں

توابع کا بیان

تابع: ہر وہ دوسرا لفظ ہے جو اعراب میں اپنے سے پہلے والے لفظ کے موافق ہو اور دونوں کا اعراب ایک وجہ سے ہو مثلاً اگر دونوں مرفوع ہوں تو دونوں کا رفع فاعل ہونے کی وجہ سے ہو یا مبتداء ہونے کی وجہ سے ہو جیسے جاءَ نِی رَجُلٌ عالِمٌ میں عالِمٌ تابع ہے

تابع سے پہلے والے لفظ کو متبوع کہتے ہیں جیسے جاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ میں رَجُلٌ متبوع ہے

تابع کی تقسیم

تابع کی پانچ قسمیں ہیں: ۱۔صفت ۲۔ معطوف ۳۔تاکید ۴۔بدل ۵۔عطف بیان

۱۔صفت کا بیان

صفت: وہ تابع ہے جو اپنے متبوع یا اس کے متعلّق میں موجود معنی بتائے جیسے جاءَ نِی رَجُلٌ عَالِمٌ میں عالِمٌ

صفت کے متبوع کو موصوف کہتے ہیں (۱)

صفت کی تقسیم

صفت کی دو قسمیں ہیں ۱۔صفت بحال موصوف ۲۔صفت بحال متعلّق موصوف

صفت بحال موصوف:

وہ صفت ہے جو متبوع میں موجود معنی بتائے جیسے جاءَ نِی رَجُلٌ عالِمٌ میں عالِمٌ

صفت بحال موصوف کا حکم:

صفت بحال موصوف دس چیزوں میں سے چار میں اپنے متبوع کے موافق ہوتی ہے

۱۔رفع ، نصب اور جر میں سے ایک ۲۔افراد، تثنیہ اور جمع میں سے ایک
۳۔تذکیر وتانیث میں سے ایک ۴۔تعریف وتنکیر میں سے ایک

---

(۱) صفت کے فائدے: صفت کے کئی فائدے ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں:
۱۔متبوع کی اچھائی بیان کرنا جیسے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ میں الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
۲۔متبوع کی برائی بیان کرنا جیسے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ میں الرَّجِيْمِ
۳۔متبوع کی وضاحت کرنا جیسے جاءَ زَيْدُ الْفَاضِلُ میں الْفَاضِلُ

صفت بحال متعلق موصوف:

یہ وہ صفت ہے جو اپنے متبوع کے متعلَّق میں موجود معنی بتائے جیسے جاءَ رَجُلٌ عالِمٌ اَبُوہُ میں عالِمٌ اَبُوہُ

صفت بحال متعلّق موصوف کا حکم:

صفت بحال متعلّق موصوف پانچ چیزوں میں سے دو میں اپنے متبوع کے موافق ہوتی ہے:

ا۔ رفع، نصب اور جر میں سے ایک ۲۔ تعریف وتنکیر میں سے ایک

فائدہ: صفت بعض اوقات جملہ خبریہ ہوتی ہے ایسی صورت میں دو باتیں ضروری ہیں

ا۔ موصوف نکرہ ہو اس لیے کہ جملہ نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے۔

۲۔ جملہ میں ایسی ضمیر ہو جو موصوف کی طرف لوٹ رہی ہو جیسے جاءَ رَجُلٌ اَبُوہُ عالِمٌ

۲۔ معطوف کا بیان

معطوف: وہ تابع ہے جو کسی حرف عطف کے بعد واقع ہو اور اپنے متبوع کے ساتھ نسبت میں مقصود ہو جیسے جاءَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو معطوف کے متبوع کو معطوف علیہ کہتے ہیں، حروف عطف نو ہیں (۱):

ا. واو ۲. فاء ۳. ثُمَّ ۴. حَتّٰی ۵. اَوْ
۶. اَمْ ۷. لا ۸. بَلْ ۹. لٰکِنْ

ضمیر مرفوع متصل پر عطف:

ضمیر مرفوع متصل پر عطف دو صورتوں میں جائز ہے:

ا۔ ضمیر مرفوع منفصل کے ذریعہ اس کی تاکید لائی جائے جیسے ضَرَبْتُ اَنَا وَزَیْدٌ

۲۔ ضمیر مرفوع متصل اور معطوف کے درمیان حرف عطف کے علاوہ کوئی اور فاصل موجود ہو جیسے ضَرَبْتُ الْیَوْمَ وَعَمْرٌو

ضمیر مجرور متصل پر عطف:

جب ضمیر مجرور متصل پر عطف کرنا ہو تو حرف جر یا مضاف کو معطوف میں بھی ذکر کرنا ضروری ہے جیسے مَرَرْتُ بِهٖ وَبِزَیْدٍ، کِتَابُهٗ وَکِتَابُ زَیْدٍ

---

(۱) علامہ رضی نے لکھا ہے کہ اِمَّا حرف عطف نہیں ہے اسی لیے اس کو حروف عطف میں نہیں لکھا گیا۔

۳۔ تاکید کا بیان

تاکید: وہ تابع ہے جو متبوع کی طرف نسبت کو یقینی بنائے یا اس بات کو یقینی بنائے کہ متبوع اپنے تمام افراد کو شامل ہے جیسے جَاءَ زَیْدٌ زَیْدٌ میں دوسرا زَیْدٌ پہلے زَیْدٌ کی طرف نسبت کو یقینی بنا رہا ہے اور سَجَدَ الْمَلٰئِکَۃُ کُلُّھُمْ میں کُلُّھُمْ، الْمَلٰئِکَۃُ کی شمولیت کو یقینی بنا رہا ہے تاکید کے متبوع کو مؤکَّد کہتے ہیں۔

تاکید کی تقسیم

تاکید کی دو قسمیں ہیں ۱۔ تاکید لفظی ۲۔ تاکید معنوی

تاکید لفظی: وہ تاکید ہے جس میں لفظ کو مکرر لایا جائے جیسے جاء زَیْدٌ زَیْدٌ یہ تاکید تمام الفاظ میں ہوتی ہے

تاکید معنوی: وہ تاکید ہے جو تاکید کے مخصوص الفاظ سے ہو جیسے سَجَدَ الْمَلٰئِکَۃُ کُلُّھُمْ میں کُلُّھُمْ

تاکید معنوی کے درج ذیل نو الفاظ ہیں

۱. نَفْسٌ ۲. عَیْنٌ ۳. کِلَا ۴. کِلْتَا ۵. کُلٌّ

۶. اَجْمَعُ ۷. اَکْتَعُ ۸. اَبْتَعُ ۹. اَبْصَعُ

نَفْسٌ، عَیْنٌ: یہ دونوں لفظ ہمیشہ اپنے متبوع کی ضمیر کی طرف مضاف ہوتے ہیں جیسے جَاءَ زَیْدٌ نَفْسُہٗ جَاءَ الاُسْتَاذُ عَیْنُہٗ

کِلَا، کِلْتَا: یہ دونوں بھی اپنے متبوع کی ضمیر کی طرف مضاف ہوتے ہیں اور صرف تثنیہ کی تاکید کے لیے آتے ہیں کلا مذکر کے لیے اور کلتا مؤنث کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے جَاءَ الرَّجُلَانِ کِلَاھُمَا، جَاءَتِ الْمَرْأَتَانِ کِلْتَاھُمَا

کُلٌّ: یہ بھی اپنے متبوع کی ضمیر کی طرف مضاف ہوتا ہے جیسے جَاءَ الْقَوْمُ کُلُّھُمْ

اَجْمَعُ: یہ اضافت کے بغیر استعمال ہوتا ہے جیسے قَرَأْتُ الْکِتَابَ کُلَّہٗ اَجْمَعُ

اَکْتَعُ ،اَبْتَعُ ،اَبْصَعُ: یہ تینوں اجمع کے ساتھ (۱) مزید تاکید کے لیے استعمال ہوتے ہیں اور ہمیشہ اس کے بعد آتے ہیں جیسے جاءَ نِی الْقَوْمُ کُلُّھُمْ اَجْمَعُوْنَ اَکْتَعُوْنَ اَبْتَعُوْنَ اَبْصَعُوْنَ

فائدہ: جب نفس یا عین کے ذریعہ ضمیر مرفوع متصل کی تاکید لانی ہو تو پہلے ضمیر مرفوع منفصل کے ذریعہ اس کی تاکید لانا ضروری ہے جیسے ضَرَبْتَ اَنْتَ نَفْسُکَ

۴۔ بدل کا بیان

بدل: وہ تابع ہے جو نسبت سے خود مقصود ہو متبوع مقصود نہ ہو بلکہ اس کا ذکر صرف بدل کے تعارف اور وضاحت کے لیے ہو جیسے جَاءَ زَیْدٌ اَخُوْکَ میں اَخُوْکَ بدل ہے، بدل کے متبوع کو مبدل منہ کہتے ہیں

بدل کی تقسیم

بدل کی چار قسمیں ہیں ۱۔ بدل الکل ۲۔ بدل البعض ۳۔ بدل الاشتمال ۴۔ بدل الغلط

۱۔ بدل الکل: وہ بدل ہے کہ اس کا اور اس کے متبوع (مبدل منہ) کا مصداق ایک ہو جیسے جَاءَ زَیْدٌ اَخُوْکَ

۲۔ بدل البعض: وہ بدل ہے جو اپنے متبوع (مبدل منہ) کا ایک حصہ ہو جیسے ضَرَبْتُ زَیْدًا رَأْسَہٗ (میں نے زید کو سر پر مارا)

۳۔ بدل الاشتمال: وہ بدل ہے جو ایسی چیز بتائے جس کا مبدل منہ سے تعلق ہو جیسے سُلِبَ زَیْدٌ ثَوْبُہٗ (زید کا کپڑا چھینا گیا)

فائدہ: بدل البعض اور بدل الاشتمال کے ساتھ اپنے متبوع (مبدل منہ) کی ضمیر لازمی ہوتی ہے ضَرَبْتُ زَیْدًا رَأْسَہٗ ،سُلِبَ زَیْدٌ ثَوْبُہٗ

۴۔ بدل الغلط: وہ بدل ہے جو مبدل منہ کو غلطی سے ذکر کرنے کے بعد لایا جائے جیسے جَاءَ زَیْدٌ بَکْرٌ میں مقصود بکر کو کہنا تھا

فائدہ: جب مبدل منہ معرفہ ہو اور بدل نکرہ ہو تو بدل کی صفت لانا ضروری ہے جیسے لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِیَۃِ نَاصِیَۃٍ کَاذِبَۃٍ

---

(۱) یہ تینوں اجمع کے بغیر استعمال نہیں ہوتے۔

۵۔ عطف بیان کا بیان

عطف بیان: وہ تابع ہے جو اپنے متبوع کو واضح کرے اور صفت نہ ہو جیسے رَأَیْتُ الاَمِیْرَ سَیْفَ الدَّوْلَۃِ (میں نے امیر سیف الدولہ کو دیکھا) میں سَیْفَ الدَّوْلَۃِ عطف بیان ہے عطف بیان کے متبوع کو معطوف علیہ کہتے ہیں۔

فائدہ: عطف بیان صفت بحال موصوف کی طرح دس چیزوں میں اپنے متبوع کے موافق ہوتا ہے:

۱۔ رفع، نصب اور جر میں ۲۔ افراد، تثنیہ اور جمع میں

۳۔ تذکیر و تانیث میں ۴۔ تعریف و تنکیر میں

عوامل کا بیان

عامل کی دو قسمیں ہیں ۱۔ عامل لفظی ۲۔ عامل معنوی

عامل لفظی: وہ عامل ہے جس کا تلفظ ہو سکے، چاہے لفظوں میں موجود ہو جیسے جَاءَ زَیْدٌ میں جَاءَ یا محذوف ہو جیسے یَاعَبْدَ اللّٰہِ یہاں اُدْعُوْ عامل محذوف ہے

عامل معنوی: وہ عامل ہے جس کا تلفظ نہ ہو سکے جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ میں زَیْدٌ اور قَائِمٌ دونوں کا عامل معنوی ہے

عوامل لفظیہ کا بیان

عوامل لفظیہ کی تین قسمیں ہیں: ۱۔ حروف عاملہ ۲۔ افعال عاملہ ۳۔ اسماء عاملہ

حروف عاملہ

حروف عاملہ کی دو قسمیں ہیں ۱۔ اسم میں عمل کرنے والے حروف ۲۔ فعل مضارع میں عمل کرنے والے حروف

اسم میں عمل کرنے والے حروف

اسم میں عمل کرنے والے حروف کی چار قسمیں ہیں

۱۔ حروف جارہ ۲۔ حروف مشبہ بالفعل ۳۔ ماولا مشبہتین بلیس ۴۔ لائے نفی جنس

حروف جارہ کا بیان

حروف جارہ: وہ حروف ہیں جو اسم پر داخل ہو کر اس کو جر دیتے ہیں جیسے فِی الدَّارِ میں فِی

حروف جارہ سترہ ہیں جو اس شعر میں مذکور ہیں

بَاوتَاو کَافُ ولَامُ ووَاوُ مُنْذُومُذْخَلا
رُبَّ حَاشَا مِنْ عَدَا فِی عَنْ عَلٰی حَتّٰی اِلٰی

جار و مجرور کے ترکیبی احکام

جار و مجرور کے ترکیبی احکام درج ذیل ہیں:

۱۔ جب کلام میں جار و مجرور آئے تو وہ لازماً کسی چیز کے ساتھ متعلّق ہوتے ہیں جس چیز سے متعلّق ہوتے ہیں اس کو متعلّق کہتے ہیں۔

۲۔ جار و مجرور کا متعلّق فعل یا شبہ فعل ہوتا ہے۔

۳۔ جار و مجرور کا متعلّق کبھی لفظوں میں موجود ہوتا ہے جیسے نَظَرْتُ اِلَیْکَ میں نَظَرْتُ اور کبھی محذوف ہوتا ہے جیسے زَیْدٌ فِی الدَّارِ یہاں فِی الدَّارِ کا متعلّق ثابت محذوف ہے

۴۔ جار و مجرور کا متعلّق اگر محذوف ہو تو وہ عام طور پر چار افعال عامہ میں سے کوئی ایک ہوگا وہ چار افعال عامہ درج ذیل ہیں ۱. کَوْن ۲. ثُبُوْت ۳. وُجُوْد ۴. حُصُوْل

۵۔ جار و مجرور کا متعلّق جب محذوف ہو تو اس کو فعل نکالنا بھی جائز ہے اور اسم (شبہ فعل) نکالنا بھی جائز ہے

۶۔ جار و مجرور اگر اسم موصول کا صلہ بنے تو ان کا متعلّق فعل نکالنا ضروری ہے کیونکہ صلہ ہمیشہ جملہ خبریہ ہوتا ہے جیسے اَعْطَانِیْ زَیْدٌ مَا فِی الدَّارِ اَیْ مَا کَانَ فِی الدَّارِ

۷۔ جار و مجرور اگر نکرہ کے بعد آئے تو صفت بنتے ہیں جیسے رَأَیْتُ طَائِرًا عَلٰی غُصْنٍ اور اگر معرفہ کے بعد آئے تو حال بنتے ہیں جیسے رَأَیْتُ الطَّائِرَ عَلٰی غُصْنٍ (میں نے ٹہنی پر پرندہ دیکھا)(۱)

۸۔ رُبَّ اور حرف جر زائد کا متعلّق نہیں ہوتا جیسے کَفٰی بِاللّٰہِ شَهِیْدًا، رُبَّ رَجُلٍ لَقِیْتُ

حروف مشبہ بالفعل کا بیان

حروف مشبہ بالفعل: وہ چھ حروف ہیں جو مبتداء اور خبر پر داخل ہو کر مبتداء کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں مبتداء کو ان حروف کا اسم اور خبر کو ان حروف کی خبر کہتے ہیں

وہ چھ حروف یہ ہیں ۱. اِنَّ ۲. أَنَّ ۳. كَأَنَّ ۴. لٰكِنَّ ۵. لَیْتَ ۶. لَعَلَّ

---

(۱) ظرف کے بھی یہی احکام ہیں

اِنَّ: یہ جملہ میں تاکید وتحقیق کا معنی پیدا کرتا ہے جیسے اِنَّ اللّٰہَ وَاحِدٌ (بلاشبہ اللہ ایک ہے)

اَنَّ: یہ بھی جملہ میں تاکید وتحقیق کا معنی پیدا کرتا ہے اور اپنے اسم اور خبر کے ساتھ مصدر کے حکم میں ہوتا ہے جیسے اِعْلَمْ اَنَّ الْکَسَلَ مُضِرٌّ (جان لو کہ یقیناً سستی نقصان دینے والی ہے)(۱)

کَاَنَّ: یہ اپنے اسم کو خبر سے تشبیہ دینے کے لیے آتا ہے جیسے کَاَنَّ زَیْدًا اَسَدٌ (گویا کہ زید شیر ہے)

لٰکِنَّ: یہ استدراک کے لیے استعمال ہوتا ہے

استدراک: گذشتہ جملہ سے پیدا ہونے والے وہم کو دور کرنا استدراک کہلاتا ہے جیسے جَاءَ زَیْدٌ لٰکِنَّ عَمْرًا لَمْ یَجِیءْ (جب متکلم نے جاء زید کہا تو سننے والے کو وہم پیدا ہوا کہ زید کے ساتھ عمرو بھی آیا ہوگا کیونکہ وہ زید کا دوست ہے اور دونوں ہر وقت اکٹھے رہتے ہیں اس وہم کو متکلم نے لٰکِنَّ عَمْرًا لَمْ یَجِیءْ سے دور کیا کہ عمرو زید کے ساتھ نہیں آیا ہے)

لَیْتَ: یہ کسی چیز کی تمنا اور خواہش ظاہر کرنے کے لیے آتا ہے جیسے لَیْتَ الشَّبَابَ یَعُوْدُ (کاش جوانی لوٹ آئے) لَیْتَ الْمُسَافِرَ حَاضِرٌ (کاش مسافر موجود ہوتا)

لَعَلَّ: یہ کسی چیز کی امید ظاہر کرنے کے لیے آتا ہے جیسے لَعَلَّ الْکِتَابَ رَخِیْصٌ (شاید کتاب سستی ہو)

---

(۱) اِنَّ کی پہچان: گیارہ جگہوں میں اِنَّ پڑھنا ضروری ہے

۱۔ جب کلام کے شروع میں ہو
۲۔ جب حَیْثُ کے بعد واقع ہو
۳۔ جب اِذْ کے بعد واقع ہو
۴۔ جب صلہ کے شروع میں واقع ہو
۵۔ جب جواب قسم کے شروع میں واقع ہو
۶۔ جب جملہ حالیہ کے شروع میں واقع ہو
۷۔ جب قول کا مقولہ بنے
۸۔ جب کسی اسم کی صفت بنے
۹۔ جب خبر پر لام ابتداء داخل ہو
۱۰۔ جب کسی اسم کی خبر بنے
۱۱۔ جب مذکور دس چیزوں میں سے کسی کا تابع بنے

اَنَّ کی پہچان: نو جگہوں میں اَنَّ پڑھنا ضروری ہے

۱۔ جب فاعل بنے
۲۔ جب نائب فاعل بنے
۳۔ جب مفعول بہ بنے
۴۔ جب مضاف الیہ بنے
۵۔ جب مجرور بہ حرف بنے
۶۔ جب مبتداء بنے
۷۔ جب مستثنیٰ بنے
۸۔ جب کسی صفت کی خبر بنے
۹۔ جب مذکورہ آٹھ چیزوں میں سے کسی کا تابع بنے

اِنَّ، اَنَّ: چار جگہوں میں اِنَّ اور اَنَّ دونوں پڑھنا صحیح ہے

۱۔ جب فاءِ جزاء کے بعد واقع ہو
۲۔ جب اِذَا فُجَائِیہ کے بعد واقع ہو
۳۔ جب جملہ تعلیلیہ کے شروع میں واقع ہو
۴۔ جب لَا جَرَمَ کے بعد واقع ہو

فائدہ: بعض اوقات ان حروف کے ساتھ ما کافہ ملتا ہے اور ان کو عمل سے روک دیتا ہے جیسے لَیْتَمَا عَلِیٌّ حَاضِرٌ (کاش علی موجود ہوتا)

ماولا مشبہتین بلیس کا بیان

ماولا مشبہتین بلیس سے مراد وہ "ما ولا" ہیں جو دو باتوں میں لیس کے ساتھ مشابہ ہیں:

۱۔ لیس کی طرح مبتداء اور خبر پر داخل ہوتے ہیں۔

۲۔ لیس کی طرح نفی کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

اسی مشابہت کی وجہ سے یہ لیس کا عمل کرتے ہیں یعنی مبتداء کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں مبتداء کو ان کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہتے ہیں جیسے مَازَیْدٌ قَائِمًا ، لَارَجُلٌ اَفْضَلَ مِنْکَ

فائدہ: لا کا لیس کی طرح استعمال بہت کم ہے۔

ما کے عمل کی تین شرطیں ہیں:

۱۔ ما کے بعد اِنْ زائدہ نہ ہو ورنہ ما عمل نہیں کرے گا جیسے مَا اِنْ زَیْدٌ قَائِمٌ

۲۔ ما کی خبر پر اِلا داخل نہ ہو ورنہ ما عمل نہیں کرے گا جیسے مَا زَیْدٌ اِلَّا قَائِمٌ

۳۔ ما کی خبر اسم پر مقدم نہ ہو ورنہ ما عمل نہیں کرے گا جیسے مَا قَائِمٌ زَیْدٌ

لا کے عمل کی بھی تین شرطیں ہیں:

۱۔ لا کے اسم اور خبر دونوں نکرہ ہوں ورنہ لا عمل نہیں کرے گا۔

۲۔ لا کی خبر پر اِلاّ داخل نہ ہو ورنہ لا عمل نہیں کرے گا جیسے لَا رَجُلٌ اِلَّاقَائِمٌ

۳۔ لا کی خبر اسم پر مقدم نہ ہو ورنہ لا عمل نہیں کرے گا جیسے لَا قَائِمٌ رَجُلٌ

فائدہ: ما ولا کی طرح لات بھی لیس کا عمل کرتا ہے۔

لات کے عمل کی دو شرطیں ہیں:

۱۔ اسم و خبر دونوں ظرف زمان ہوں ۲۔ اسم و خبر میں سے ایک حذف ہو، عام طور پر اسم محذوف ہوتا ہے جیسے لَاتَ سَاعَةَ مَنْدَمٍ اَیْ لَاتَ السَّاعَةُ سَاعَةَ مَنْدَمٍ (یہ گھڑی پشیمانی کی گھڑی نہیں ہے)

لاءِ نفی جنس کا بیان

لاءِ نفی جنس: وہ لاء ہے جو جنس سے صفت کی نفی کرنے کے لیے استعمال ہو، یہ بھی مبتداء اور خبر پر داخل ہو کر مبتداء کو نصب اور خبر کو رفع دیتی ہے مبتداء کو اس کا اسم اور خبر کو اس کی خبر کہتے ہیں جیسے لَا رَجُلَ قَائِمٌ

فعل مضارع میں عمل کرنے والے حروف

فعل مضارع میں عمل کرنے والے حروف کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ فعل مضارع کو نصب دینے والے حروف۔

۲۔ فعل مضارع کو جزم دینے والے حروف۔

فعل مضارع کو نصب دینے والے حروف

فعل مضارع کو نصب دینے والے حروف چار ہیں ۱. اَنْ ۲. لَنْ ۳. کَیْ ۴. اِذَنْ

۱۔ اَنْ: یہ فعل مضارع کو مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے اور اس کو مصدر کے حکم میں کر دیتا ہے اس لیے اسے ان ناصبہ مصدریہ کہتے ہیں جیسے اَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ (روزہ رکھنا تمہارے لیے بہتر ہے)

۲۔ لَنْ: یہ بھی فعل مضارع کو مستقبل کے ساتھ خاص کرتا ہے اور تاکید کے ساتھ اس کی نفی کرتا ہے جیسے لَنْ یَّنْصُرَ (وہ ہرگز مدد نہیں کرے گا)

۳۔ کَیْ: یہ بھی اَنْ کی طرح ناصبہ مصدریہ ہے اور اس سے پہلے لامِ تعلیل لفظاً یا تقدیراً ضرور ہوتا ہے اور اس کا ماقبل اس کے مابعد کے لیے سبب ہوتا ہے جیسے اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ (میں اسلام لایا تا کہ جنت میں داخل ہو جاؤں) اسلام لانا جنت میں داخل ہونے کا سبب ہے

۴۔ اِذَنْ: یہ ہمیشہ کسی کلام کا جواب بنتا ہے اور فعل مضارع کو تین شرطوں سے نصب دیتا ہے:

۱۔ اس کے بعد فعل مضارع مستقبل کے معنی میں ہو۔

۲۔ اس کا مابعد ماقبل کے لیے معمول نہ ہو۔

۳۔ اس کے اور فعل مضارع کے درمیان لاءِ نفی اور قسم کے علاوہ کوئی اور فاصلہ نہ ہو جیسے کوئی کہے سَاُسَافِرُ بَعْدَ سَاعَۃٍ اور آپ جواب میں کہیں اِذَنْ لَا اَزُوْرَکَ

اَنْ مقدرہ:

تقدیرِ اَنْ کی دو قسمیں ہیں ۱۔ تقدیرِ وجوبی ۲۔ تقدیرِ جوازی

تقدیرِ وجوبی: پانچ جگہوں میں اَنْ وجوباً مقدر ہوتا ہے

(۱) لامِ جحود کے بعد جیسے وَمَا کَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ

لامِ جحود: وہ لام ہے جو کان منفی کی خبر پر تاکید کے لیے آتا ہے

(۲) حتی کے بعد جب کہ حتی کے بعد فعل مضارع مستقبل کے معنی میں ہو جیسے وَزُلْزِلُوْا حَتَّی يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ

(۳) اس او کے بعد جو الی یا الا کے معنی میں ہو جیسے لَاَحْبِسَنَّکَ اَوْ تُعْطِيَنِیْ حَقِّیْ اَیْ اِلٰی اَنْ تُعْطِيَنِیْ حَقِّیْ ، لَاَضْرِبَنَّکَ اَوْ تُسْلِمَ اَیْ اِلَّا اَنْ تُسْلِمَ

(۴) اس واو کے بعد جو مع کے معنی میں ہو اور چھ چیزوں کے بعد واقع ہو

۱۔ امر کے بعد ہو ۲۔ نہی کے بعد ہو ۳۔ نفی کے بعد ہو ۴۔ استفہام کے بعد ہو
۵۔ تمنی کے بعد ہو ۶۔ عرض و تخصیص کے بعد ہو (۱)

(۵) اس فاء کے بعد جس کا ماقبل، مابعد کے لیے سبب ہو اور چھ چیزوں کے بعد واقع ہو

۱۔ امر کے بعد ہو ۲۔ نہی کے بعد ہو ۳۔ نفی کے بعد ہو ۴۔ استفہام کے بعد ہو
۵۔ تمنی کے بعد ہو ۶۔ عرض و تخصیص کے بعد ہو (۲)

تقدیرِ جوازی: دو جگہوں میں اَنْ جوازاً مقدر رہتا ہے

۱۔ لامِ کَیْ کے بعد جیسے قَامَ زَيْدٌ لِيَذْهَبَ

لامِ کَیْ: لامِ کَیْ وہ لام ہے جو کَیْ کے معنی میں ہو یعنی اس کا ماقبل، مابعد کے لیے سبب ہو

---

(۱) مذکورہ مقامات کی مثالیں درج ذیل ہیں:
۱۔ امر کے بعد ہو جیسے زُرْنِیْ وَاُکْرِمَکَ
۲۔ نہی کے بعد ہو جیسے لَا تَاْکُلِ السَّمَکَ وَتَشْرَبَ اللَّبَنَ
۳۔ نفی کے بعد ہو جیسے مَا تَاْتِيْنَا وَتُحَدِّثَنَا
۴۔ استفہام کے بعد ہو جیسے هَلْ عِنْدَکُمْ مَاءٌ وَاَشْرَبَهُ
۵۔ تمنی کے بعد ہو جیسے لَيْتَ لِیْ مَالاً وَاُنْفِقَهُ
۶۔ عرض کے بعد ہو جیسے اَلَا تَنْزِلُ بِنَا وَتُصِيْبَ خَيْرًا

(۲) مذکورہ مقامات کی مثالیں درج ذیل ہیں:
۱۔ امر کے بعد ہو جیسے زُرْنِیْ فَاُکْرِمَکَ
۲۔ نہی کے بعد ہو جیسے لَا تَاْکُلِ السَّمَکَ فَتَشْرَبَ اللَّبَنَ
۳۔ نفی کے بعد ہو جیسے مَا تَاْتِيْنَا فَتُحَدِّثَنَا
۴۔ استفہام کے بعد ہو جیسے هَلْ عِنْدَکُمْ مَاءٌ فَاَشْرَبَهُ
۵۔ تمنی کے بعد ہو جیسے لَيْتَ لِیْ مَالاً فَاُنْفِقَهُ
۶۔ عرض کے بعد ہو جیسے اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيْبَ خَيْرًا

۲۔ واو، فاء، ثُمَّ اور اَوْ عاطفہ کے بعد جب کہ معطوف علیہ اسم ہو جیسے اَعْجَبَنِیْ ضَرْبُکَ زَیْدًا وَتَشْتِمَ

فعل مضارع کو جزم دینے والے حروف

فعل مضارع کو جزم دینے والے حروف پانچ ہیں

۱. لَمْ ۲. لَمَّا ۳. لامِ امر ۴. لاءِ نہی ۵. اِنْ شرطیہ

۱۔ لَمْ: یہ فعل مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کرتا ہے جیسے لَمْ یَکْتُبْ (اس نے نہیں لکھا)

۲۔ لَمَّا: یہ بھی فعل مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کرتا ہے لیکن یہ ماضی سے حال تک فعل کی نفی کرتا ہے جیسے لَمَّا یَکْتُبْ (اس نے اب تک نہیں لکھا)

۳۔ لام امر: یہ طلب کے معنی کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے لِیَکْتُبْ (چاہیے کہ وہ لکھے)

۴۔ لاءِ نہی: یہ کسی کام سے روکنے کے لیے استعمال ہوتی ہے جیسے لا تَکْتُبْ (مت لکھو)

۵۔ اِنْ شرطیہ: یہ دو فعلوں کو جزم دیتا ہے جن میں سے پہلا سبب اور دوسرا مسبب ہوتا ہے پہلے کو شرط اور دوسرے کو جزاء کہتے ہیں جیسے اِنْ تَذْهَبْ اَذْهَبْ (اگر تم جاؤ گے تو میں جاؤنگا)

اِنْ مقدرہ: پانچ چیزوں کے جواب سے پہلے اِنْ اور فعل شرط دونوں مقدر ہوتے ہیں بشرطیکہ یہ پانچ چیزیں جواب کے لیے سبب ہوں:

۱۔ امر کے جواب سے پہلے ۲۔ نہی کے جواب سے پہلے ۳۔ استفہام کے جواب سے پہلے
۴۔ تمنی کے جواب سے پہلے ۵۔ عرض کے جواب سے پہلے (۱)

---

(۱) مذکورہ مقامات کی مثالیں بالترتیب درج ذیل ہیں:

۱۔ اِقْرَأْ تَنْجَحْ اَیْ اِنْ تَقْرَأْ تَنْجَحْ (اگر پڑھو گے تو کامیاب ہو گے)

۲۔ لاتَکْذِبْ یَکُنْ خَیْرًا لَکَ اَیْ اِنْ لَمْ تَکْذِبْ یَکُنْ خَیْرًا لَکَ (اگر جھوٹ نہیں بولو گے تو تمہارے لیے بہتر ہوگا)

۳۔ هَلْ تَزُوْرُنَا نُکْرِمْکَ اَیْ اِنْ تَزُرْنَا نُکْرِمْکَ (اگر ہمارے ہاں آو گے تو ہم آپ کا اکرام کرینگے

۴۔ لَیْتَکَ عِنْدِیْ اُکْرِمْکَ اَیْ اِنْ تَکُنْ عِنْدِیْ اُکْرِمْکَ (اگر تم میرے ہاں ہوتے تو میں تمہارا اکرام کرتا)

۵۔ اَلا تَنْزِلُ بِنَا تُصِبْ اِکْرَامًا اَیْ اِنْ تَنْزِلْ بِنَا تُصِبْ اِکْرَامًا (اگر تم ہمارے ہاں آو گے تو اکرام پاو گے)

افعال عاملہ کا بیان

واضح رہے کہ فعل کی تمام قسمیں عامل ہیں کوئی فعل غیر عامل نہیں ہے

فعل کی پہلی تقسیم

فعل کی دو قسمین ہیں ۱۔ فعل معلوم ۲۔ فعل مجہول

فعل معلوم: وہ فعل ہے جس کا فاعل ذکر ہو جیسے کَتَبَ الطَّالِبُ الدَّرْسَ (طالب علم نے سبق لکھا)

فعل مجہول: وہ فعل ہے جس کا فاعل ذکر نہ ہو جیسے کُتِبَ الدَّرْسُ (سبق لکھا گیا)

فعل کی دوسری تقسیم

فعل کی دو قسمیں ہیں ۱۔ فعل لازم ۲۔ فعل متعدی

فعل لازم: وہ فعل ہے جس میں فاعل کے ذکر کرنے پر بات پوری ہو جائے اور مفعول بہ کی ضرورت نہ ہو جیسے نَامَ حامِدٌ (حامد سو گیا)(۱)

فعل متعدی: وہ فعل ہے جس میں فاعل کے ساتھ مفعول بہ ذکر کرنے کی بھی ضرورت ہو جیسے حَفِظَ مَحْمُوْدٌ الدَّرْسَ (محمود نے سبق یاد کیا)

فعل متعدی کی تقسیم

فعل متعدی کی چار قسمیں ہیں:

۱۔ ایک مفعول کی طرف متعدی ہو جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا

۲۔ دو مفعولوں کی طرف متعدی ہو اور ان میں سے ایک کو حذف کرنا جائز ہو جیسے اَعْطیٰ زَیْدٌ عَمْرًا دِرْھَمًا

---

(۱) فعل لازم کو متعدی بنانا: فعل لازم کو دو طریقوں سے متعدی بنایا جاتا ہے

۱۔ حرف جر کے ذریعہ جیسے ذَھَبْتُ بِزَیْدٍ (میں زید کو لے گیا)

۲۔ اس کو کسی متعدی باب کی طرف منتقل کرنے سے جیسے اَذْھَبَ زَیْدٌ کِتَابًا (زید کتاب لے گیا)

۳۔ دو مفعولوں کی طرف متعدی ہو اور ان میں سے ایک کو حذف کرنا جائز نہ ہو جیسے افعال قلوب (۱)

۴۔ تین مفعولوں کی طرف متعدی ہو جیسے اَعْلَمَ ، اَرٰی ، اَنْبَأَ ، نَبَّأَ ، اَخْبَرَ ، خَبَّرَ ، حَدَّثَ

فعل کا عمل

فعل معلوم کا عمل: فعل معلوم اگر لازم ہے تو فاعل کو رفع اور درج ذیل سات چیزوں کو نصب دیتا ہے

۱۔ مفعول مطلق ۲۔ مفعول فیہ ۳۔ مفعول لہ ۴۔ مفعول معہ ۵۔ حال ۶۔ تمییز ۷۔ مستثنیٰ

اور اگر متعدی ہے تو ان سات چیزوں کے ساتھ ساتھ مفعول بہ کو بھی نصب دیتا ہے

فعل مجہول کا عمل: فعل مجہول فاعل کی جگہ نائب فاعل کو رفع دیتا ہے اور باقی چیزوں کو نصب دیتا ہے

فعل کی تیسری تقسیم

فعل کی تین قسمیں ہیں ۱۔ فعل ماضی ۲۔ فعل مضارع ۳۔ فعل امر (حاضر معروف)

فعل ماضی: وہ فعل ہے جس سے گذشتہ زمانہ میں کسی کام کا ہونا یا کرنا سمجھا جائے جیسے کَتَبَ (اس نے لکھا)

فعل ماضی کا حکم: فعل ماضی مبنی اصل ہے

اگر اس کے ساتھ ضمیر مرفوع متحرک ہو تو مبنی بر سکون ہوتا ہے جیسے نَصَرْتِ

اگر اس کے ساتھ واو ضمیر ہو تو مبنی بر ضمہ ہوتا ہے جیسے نَصَرُوْا

اور اگر اس کے ساتھ ضمیر مرفوع متحرک اور واو ضمیر دونوں نہ ہو تو مبنی بر فتحہ ہوتا ہے جیسے نَصَرَ ، نَصَرَا ، نَصَرَتْ

فعل مضارع: وہ فعل ہے جس سے موجودہ یا آئندہ زمانہ میں کسی کام کا ہونا یا کرنا سمجھا جائے جیسے یَنْصُرُ (مدد کر رہا ہے یا کرے گا وہ ایک مرد)

فعل مضارع کا حکم: فعل مضارع اگر نون جمع مؤنث اور نون تاکید سے خالی ہو تو معرب ہوتا ہے اور اگر نون جمع مؤنث یا نون تاکید کے ساتھ ہو تو مبنی ہوتا ہے، البتہ نون اعرابی والے سات صیغے نون تاکید لگنے کے باوجود معرب ہوتے ہیں

---

(۱) افعال قلوب کا بیان انشاء اللہ عنقریب آ رہا ہے۔

فعل امر: وہ فعل ہے جس سے کسی کام کے ہونے یا کرنے کا مطالبہ سمجھا جائے جیسے اُنْصُرْ (مدد کر تو ایک مرد)

فعل امر کا حکم: فعل امر بھی مبنی اصل ہے۔

کبھی مبنی بر سکون ہوتا ہے جیسے اُنْصُرْ

کبھی مبنی بر حذف حرف علت ہوتا ہے جیسے اُدْعُ، اِرْمِ، اِخْشَ

کبھی مبنی بر حذف نون ہوتا ہے جیسے اُنْصُرَا، اُنْصُرُوْا، اُنْصُرِیْ

افعال ناقصہ

افعال ناقصہ: وہ افعال ہیں جو مبتداء اور خبر پر داخل ہو کر مبتداء کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں مبتداء کو ان کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہتے ہیں جیسے کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا ان افعال کو افعال ناقصہ اس لیے کہتے ہیں کہ یہ اپنے اسم پر تام نہیں ہوتے بلکہ خبر کے محتاج رہتے ہیں، اور یہ سترہ افعال ہیں

۱. کَانَ ۲. صَارَ ۳. ظَلَّ ۴. بَاتَ ۵. اَصْبَحَ
۶. اَضْحٰی ۷. اَمْسٰی ۸. عَادَ ۹. غَدَا ۱۰. رَاحَ
۱۱. آضَ ۱۲. مَازَالَ ۱۳. مَاانْفَکَ ۱۴. مَابَرِحَ ۱۱۵. مَافَتِیءَ
۱۶. مَادَامَ ۱۷. لَیْسَ

کَانَ : یہ اسم کے لیے خبر کے ثبوت کا زمانہ بتاتا ہے جیسے کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا، یَکُوْنُ زَیْدٌ قَائِمًا

فائدہ: کَانَ کی دو قسمیں اور ہیں

۱. **کَانَ تامہ:** یہ ثبت اور حصل کے معنی میں ہوتا ہے اور اسم (فاعل) پر تام ہوتا ہے جیسے کَانَ الْقِتَالُ اَیْ حَصَلَ الْقِتَالُ (لڑائی ہوگئی)

۲. **کَانَ زائدہ:** یہ کلام میں زائد ہوتا ہے یعنی اس کے حذف کرنے سے کلام کا معنی نہیں بدلتا جیسے مَا کَانَ اَحْسَنَ زَیْدًا اَیْ مَا اَحْسَنَ زَیْدًا (زید کتنا حسین ہے)

صَارَ: یہ ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہونے کا معنی بتاتا ہے جیسے صَارَ زَیْدٌ غَنِیًّا (زید مالدار ہوگیا)

ظَلَّ: یہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ خبر اسم کے لیے سارا دن ثابت رہی جیسے ظَلَّ زَیْدٌ غَائِبًا (زید سارا دن غائب رہا)

بَاتَ: یہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ خبر اسم کے لیے ساری رات ثابت رہی جیسے بَاتَ الْمَرِیْضُ مُتَأَلِّمًا (مریض ساری رات تکلیف میں رہا)

فائدہ: ظل اور بات بھی کبھی صار کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں جیسے ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا (اس کا چہرہ سیاہ ہوگیا)

اَصْبَحَ، اَضْحٰی، اَمْسٰی: یہ تینوں اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ اسم کے لیے خبر کا ثبوت انہی اوقات میں ہے جو ان تینوں سے سمجھ آرہے ہیں جیسے اَصْبَحَ زَیْدٌ مَسْرُوْرًا (زید صبح کے وقت خوش ہوا) اَضْحٰی زَیْدٌ قَائِمًا (زید چاشت کے وقت کھڑا ہوا) اَمْسٰی زَیْدٌ قَائِمًا (زید شام کے وقت کھڑا ہوا)

فائدہ: بعض اوقات یہ تینوں صار کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں جیسے اَصْبَحَ زَیْدٌ غَنِیًّا (زید مالدار ہوگیا)

عَادَ، غَدَا، رَاحَ، آضَ: یہ چاروں صَارَ کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں جیسے عَادَ زَیْدٌ غَنِیًّا (زید مالدار ہوگیا)

مَازَالَ، مَا انْفَکَّ، مَا بَرِحَ، مَافَتِیءَ:

ان چاروں سے ثبوت خبر کا دوام اور استمرار سمجھ آتا ہے جیسے مَازَالَ زَیْدٌ مُجْتَهِدًا (زید ہمیشہ محنتی رہا)

مَادَامَ: یہ اس بات کے لیے استعمال ہوتا ہے کہ جب تک خبر اسم کے لیے ثابت ہے اس وقت تک اس سے پہلے والا فعل ثابت رہے گا جیسے اَقُوْمُ مَادَامَ زَیْدٌ جَالِسًا (جب تک زید بیٹھا ہوا ہے میں کھڑا رہوں گا)

لیس: یہ نفی کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے لَیْسَ زَیْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا نہیں ہے)

افعال مقاربہ(۱)

افعال مقاربہ: افعال ناقصہ کی طرح مبتدا اور خبر پر داخل ہوکر مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں مبتداء کو ان کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہتے ہیں، ان افعال کی خبر ہمیشہ فعل مضارع ہوتی ہے اور یہ دس افعال ہیں

۱. کَادَ ۲. کَرَبَ ۳. اَوْشَکَ ۴. عَسٰی ۵. حَرٰی
۶. اِخْلَوْلَقَ ۷. طَفِقَ ۸. اَخَذَ ۹. جَعَلَ ۱۰. اَنْشَأَ

---

(۱) یہ افعال درحقیقت افعال ناقصہ ہی کی ایک قسم ہیں اس لیے ان افعال کے اسم کو مرفوعات میں اور خبر کو منصوبات میں ذکر نہیں کیا گیا۔

افعال مقاربہ کی تقسیم

افعال مقاربہ کی تین قسمیں ہیں ۱۔افعال مقاربہ(۱) ۲۔افعال رجاء ۳۔افعال شروع

۱۔افعال مقاربہ: وہ افعال ہیں جو اس بات پر دلالت کریں کہ اسم کے لیے خبر کا حصول قریب ہے۔

یہ تین افعال ہیں:

۱. كَادَ ۲. كَرَبَ ۳. اَوْشَکَ جیسے كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ (سورج غروب ہونے کے قریب ہے)

كَادَ، كَرَبَ کی خبر اکثر اَنْ ناصبہ کے بغیر ہوتی ہے جیسے كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ، اور اَوْشَکَ کی خبر اکثر اَنْ ناصبہ کے ساتھ ہوتی ہے جیسے اَوْشَکَ الْوَقْتُ اَنْ يَنْتَهِيَ

۲۔افعال رجاء: وہ افعال ہیں جو اس بات پر دلالت کریں کہ متکلم کو خبر کے حصول کی امید ہے

یہ بھی تین افعال ہیں: ۱. عَسَى ۲. حَرَى ۳. اِخْلَوْلَقَ جیسے عَسَى الْمُذْنِبُ اَنْ يَتُوْبَ (امید ہے کہ گناہگار توبہ کرلے)

عَسَى کی خبر اکثر اَنْ ناصبہ کے ساتھ ہوتی ہے جیسے عَسَى الْمُذْنِبُ اَنْ يَتُوْب اور حَرَى، اِخْلَوْلَقَ ان دونوں کی خبر ہمیشہ اَنْ کے ساتھ ہوتی ہے جیسے حَرَى زَيْدٌ اَنْ يَجِيْءَ (امید ہے کہ زید آجائے)

۳۔افعال شروع: وہ افعال ہیں جو اس بات پر دلالت کریں کہ فاعل نے خبر کو شروع کر دیا۔

یہ کئی افعال ہیں جن میں سے مشہور چار ہیں :

۱. طَفِقَ ۲. اَخَذَ ۳. جَعَلَ ۴. اَنْشَأَ جیسے جَعَلَ الطِّفْلُ يَبْكِيْ (بچہ رونے لگا)

ان افعال کی خبر ہمیشہ اَنْ ناصبہ کے بغیر ہوتی ہے جیسے جَعَلَ الطِّفْلُ يَبْكِيْ

فائدہ: ان افعال میں سے عَسَى، اَوْشَکَ اور اِخْلَوْلَقَ تام بھی استعمال ہوتے ہیں اس صورت میں ان کے بعد فعل مضارع منصوب باَنْ ناصبہ ہوتا ہے جیسے عَسَى اَنْ يَتُوْبَ الْمُذْنِبُ (امید ہے کہ گناہگار توبہ کرلے) اَنْ يَتُوْبَ الْمُذْنِب بتاویل مصدر عسی تامہ کا فاعل ہے

---

(۱) افعال مقاربہ ان کی ایک قسم ہیں لیکن توسعاً سب کو افعال مقاربہ کہتے ہیں۔

افعال قلوب

افعال قلوب: وہ افعال ہیں جو یقین اور گمان کا معنی دیتے ہیں اور مبتداء اور خبر پر داخل ہو کر ان کو مفعول بنا کر نصب دیتے ہیں جیسے اَعْلَمُ اللّٰهَ رَازِقًا (میں اللہ کے رازق ہونے کا یقین رکھتا ہوں) ظَنَنْتُ زَيْدًا مُجْتَهِدًا (میں نے زید کو محنتی گمان کیا)

یہ سات افعال ہیں: ۱. عَلِمْتُ ۲. وَجَدْتُ ۳. رَأَيْتُ ۴. ظَنَنْتُ ۵. حَسِبْتُ ۶. خِلْتُ ۷. زَعَمْتُ

ان میں سے عَلِمْتُ، وَجَدْتُ اور رَأَيْتُ یقین کے لیے استعمال ہوتے ہیں، ظَنَنْت، حَسِبْتُ اور خِلْتُ گمان کے لیے استعمال ہوتے ہیں اور زَعَمْتُ یقین اور گمان دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے

فائدہ: اگر یہ افعال یقین اور گمان کے معنی میں استعمال نہ ہوں تو یہ افعال قلوب میں سے نہیں ہوں گے جیسے رَأَيْتُ زَيْدًا (میں نے زید کو دیکھا)

افعال قلوب کے احکام: ان افعال کے تین احکام ہیں:

۱۔ ان افعال میں ایک مفعول کو حذف کر کے ایک پر اکتفاء کرنا جائز نہیں ہے لہذا عَلِمْتُ زَيْدًا نہیں کہہ سکتے۔

۲۔ اگر یہ افعال دونوں مفعولوں کے درمیان یا ان کے بعد آئے تو ان کو عمل دینا بھی جائز ہے اور ان کے عمل کو باطل کرنا بھی جائز ہے جیسے زَيْدٌ ظَنَنْتُ قَائِمٌ، زَيْدًا ظَنَنْتُ قَائِمًا، زَيْدٌ قَائِمٌ ظَنَنْتُ زَيْدًا قَائِمًا ظَنَنْتُ.

۳۔ اگر یہ افعال استفہام یا نفی سے پہلے واقع ہوں تو ان کا عمل باطل ہو جاتا ہے جیسے عَلِمْتُ أَزَيْدٌ عِنْدَكَ اَمْ عَمْرٌو، عَلِمْتُ مَا زَيْدٌ فِي الدَّارِ

فائدہ: بعض اوقات ان افعال کے بعد ایک جملہ ہوتا ہے جو ان کے دو مفعولوں کے قائم مقام ہوتا ہے جیسے اَظُنُّ اَنَّكَ مَرِيْضٌ، اَللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهُ

افعال مدح وذم

افعال مدح وذم: وہ افعال ہیں جو مبالغہ کے ساتھ مدح (اچھائی) یا ذم (برائی) کا معنی ظاہر کرتے ہیں یہ چار افعال ہیں :

۱. نِعْمَ ۲. حَبَّذَا ۳. بِئْسَ ۴. سَاءَ

نِعْمَ اور حَبَّذَا اچھائی کا معنی ظاہر کرتے ہیں جیسے نِعْمَ الْعَبْدُ اَيُّوْبُ (ایوب علیہ السلام بہترین بندے تھے)

اور بِئْسَ اور سَاءَ برائی کا معنی ظاہر کرتے ہیں جیسے بِئْسَ الطَّالِبُ زَيْدٌ (زید نہایت برا طالب علم ہے)

مخصوص بالمدح، مخصوص بالذم:

ان افعال کے فاعل کے بعد ایک مرفوع اسم آتا ہے اگر افعال مدح کے فاعل کے بعد ہو تو اس کو مخصوص بالمدح کہتے ہیں جیسے نِعْمَ الْعَبْدُ اَيُّوْبُ میں اَيُّوْبُ مخصوص بالمدح ہے اور اگر افعال ذم کے فاعل کے بعد ہو تو اس کو مخصوص بالذم کہتے ہیں جیسے بِئْسَ الطَّالِبُ زَيْدٌ میں زَيْدٌ مخصوص بالذم ہے۔

فائدہ: نِعْمَ، بِئْسَ اور سَاءَ میں مخصوص کا تذکیر، تانیث، افراد، تثنیہ اور جمع میں فاعل کے مطابق ہونا ضروری ہے جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ، نِعْمَ الرَّجُلانِ الزَّيْدَانِ، نِعْمَ الرِّجَالُ الزَّيْدُوْنَ، نِعْمَتِ الْمَرْأَةُ هِنْدٌ، نِعْمَتِ الْمَرْأَتَانِ الْهِنْدَانِ، نِعْمَتِ النِّسَاءُ الْهِنْدَاتُ .

نِعْمَ، بِئْسَ، سَاءَ : کا فاعل چار طرح استعمال ہوتا ہے:

۱۔ فاعل معرف باللام ہو جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ

۲۔ فاعل معرف باللام کی طرف مضاف ہو جیسے نِعْمَ قَائِدُ الْمُسْلِمِيْنَ خَالِدٌ

۳۔ فاعل ایسے اسم کی طرف مضاف ہو جو معرف باللام کی طرف مضاف ہو جیسے نِعْمَ قَائِدُ جَيْشِ الْمُسْلِمِيْنَ زَيْدٌ

۴۔ فاعل ضمیر مستتر مبہم ہو اور اس کے بعد اس کی تمیز ہو جیسے نِعْمَ رجُلاً زَيْدٌ

فائدہ: ضمیر مبہم کی تمیز کبھی نکرہ ہوتی ہے جیسے نِعْمَ رَجُلاً زَيْدٌ اور کبھی لفظ ما ہوتی ہے جیسے نِعِمَّا هِيَ

حَبَّذَ : (۱) اس کا فاعل ہمیشہ ذَا اسم اشارہ ہوتا ہے اور اس کے بعد مخصوص بالمدح ہوتا ہے جیسے حَبَّذَا لُمُجَاهِدُوْنَ (مجاہدین بہترین لوگ ہیں)

فائدہ: یہ افعال اپنے فاعل سے مل کر خبر مقدم بنتے ہیں اور مخصوص مبتداء مؤخر بنتا ہے۔

فعل تعجب

فعل تعجب: وہ فعل ہے جو تعجب و حیرت کا معنی پیدا کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے مَا اَحْسَنَ زَیْدًا زید کتنا حسین ہے؟

فعل تعجب کے دو صیغے ہیں ۱. مَا اَفْعَلَهُ ۲. اَفْعِلْ بِهِ

مَا اَفْعَلَهُ کی ترکیب: مَا نکرہ بمعنی شَیْءٌ مبتداء، بعد والا جملہ خبر، مبتداء اپنے خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا

اَفْعِلْ بِهِ کی ترکیب: اَفْعِلْ صورتاً امر معنی ماضی، بَاء زائدہ، هَاء ضمیر مجرور متصل محلاً مرفوع اَفْعِلْ فعل کا فاعل اَفْعِلْ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا

فعل تعجب کی بناء: فعل تعجب ثلاثی مجرد کے صرف ان ابواب سے بنتا ہے جن میں رنگ اور عیب کا معنی نہیں ہوتا رنگ اور عیب والے ابواب سے اور غیر ثلاثی مجرد کے ابواب سے فعل تعجب نہیں بنتا اگر ان ابواب سے فعل تعجب کا معنی مطلوب ہو تو باب کے مصدر سے پہلے اَشَدَّ اور اَشْدِدْ جیسے الفاظ لگاتے ہیں جیسے مَا اَشَدَّ حُمْرَةَ الرُّمَّانِ (انار کتنا زیادہ سرخ ہے) اَكْثِرْ بِاِكْرَامِ زَیْدٍ (زید کتنا زیادہ اکرام کرنے والا ہے)

فائدہ: فَعُلَ کا وزن بھی تعجب کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے كَبُرَتْ كَلِمَةً (کتنی بڑی بات ہے)

---

(۱) بعض اوقات حَبَّذَا پر لا داخل ہوتی ہے اس صورت میں یہ ذم کے لیے ہوتا ہے جیسے لا حَبَّذَا طَالِبًا زَیْدٌ

اسماء عاملہ کا بیان

اسماء عاملہ دس ہیں:

۱۔اسم فاعل
۲۔اسم مبالغہ(۱)
۳۔اسم مفعول
۴۔صفت مشبہ
۵۔اسم تفضیل
۶۔مصدر
۷۔اسم مضاف
۸۔اسم تام مبہم
۹۔اسم فعل
۱۰۔اسم شرط جازم

۱۔اسم فاعل

اسم فاعل وہ اسم مشتق ہے جسے فعل مضارع معلوم سے بنایا جاتا ہے تا کہ اس شخص یا چیز کو بتائے جو مصدری معنی سے عارضی طور پر متصف ہو جیسے ناصِرٌ (مدد کرنے والا)

اسم فاعل کا عمل: اسم فاعل فعل معلوم کا عمل کرتا ہے یعنی اگر فعل لازم سے مشتق ہے تو فاعل کو رفع اور سات چیزوں کو نصب دیتا ہے اور اگر فعل متعدی سے مشتق ہے تو سات چیزوں کے ساتھ ساتھ مفعول بہ کو بھی نصب دیتا ہے

اسم فاعل کے عمل کی شرطیں:

اسم فاعل پر اگر ''ال'' اسم موصول داخل ہے تو وہ بغیر کسی شرط کے عمل کرتا ہے جیسے جاءَ الضَّارِبُ اَبُوْهُ عَمْرًا اور اگر اس پر ''ال'' اسم موصول داخل نہیں ہے تو اس کے عمل کے لیے دو شرطیں ہیں

(۱) اسم فاعل حال یا استقبال کے معنی میں ہو

(۲) اسم فاعل کا پانچ چیزوں میں سے کسی ایک پر اعتماد ہو یعنی اسم فاعل ان پانچ میں سے کسی ایک کے بعد واقع ہو:

۱۔مسند الیہ پر جیسے زَیْدٌ ضَارِبٌ اَبُوْهُ عَمْرًا ، اِنَّ زَیْدًا ضَارِبٌ اَبُوْهُ عَمْرًا

۲۔موصوف پر جیسے جَاءَ رَجُلٌ ضَارِبٌ اَبُوْهُ عَمْرًا

---

(۱) اسم مبالغہ، اسم فاعل ہی کی ایک صورت ہے، آسانی کے لیے اس کو الگ ذکر کیا گیا۔

۳۔ذوالحال پر جیسے جَاءَ زَيْدٌ ضَارِبًا اَبُوْهُ عَمْرًا

۴۔نفی پر جیسے مَا ضَارِبٌ زَيْدٌ عَمْرًا

۵۔استفہام پر جیسے أَضَارِبٌ زَيْدٌ عَمْرًا(۱)

فائدہ: یہ دونوں شرطیں مفعول بہ کو نصب دینے کے لیے ہیں، فاعل اسم ظاہر کو رفع دینے کے لیے صرف اعتماد کی شرط ہے اور فاعل اسم ظاہر اور مفعول بہ کے علاوہ باقی معمولات میں اسم فاعل بغیر کسی شرط کے عمل کرتا ہے

۲۔اسم مبالغہ

اسم مبالغہ: وہ اسم مشتق ہے جسے فعل مضارع معلوم سے بنایا جاتا ہے تاکہ اس شخص یا چیز کو بتائے جس میں مصدری معنی زیادتی کے ساتھ موجود ہو جیسے غَفَّارٌ (بہت زیادہ مغفرت کرنے والا)

اسم مبالغہ کا عمل: اسم مبالغہ فعل معلوم کا عمل کرتا ہے یعنی اگر فعل لازم سے مشتق ہے تو فاعل کو رفع اور سات چیزوں کو نصب دیتا ہے اور اگر فعل متعدی سے مشتق ہے تو سات چیزوں کے ساتھ ساتھ مفعول بہ کو بھی نصب دیتا ہے۔

اسم مبالغہ کے عمل کی شرطیں:

اسم مبالغہ پر اگر ''ال'' اسم موصول داخل ہے تو وہ بغیر کسی شرط کے عمل کرتا ہے جیسے جَاءَ الضَّرَّابُ اَبُوْهُ عَمْرًا اور اگر اس پر ''ال'' اسم موصول داخل نہیں ہے تو اس کے عمل کے لیے دو شرطیں ہیں:

(۱) اسم مبالغہ حال یا استقبال کے معنی میں ہو

(۲) اسم مبالغہ کا پانچ چیزوں میں سے کسی ایک پر اعتماد ہو یعنی اسم مبالغہ ان پانچ میں سے کسی ایک کے بعد واقع ہو:

۱۔مسند الیہ پر جیسے زَيْدٌ ضَرَّابٌ اَبُوْهُ عَمْرًا ،اِنَّ زَيْدًا ضَرَّابٌ اَبُوْهُ عَمْرًا

۲۔موصوف پر جیسے جَاءَ رَجُلٌ ضَرَّابٌ اَبُوْهُ عَمْرًا

۳۔ذوالحال پر جیسے جَاءَ زَيْدٌ ضَرَّابًا اَبُوْهُ عَمْرًا

---

(۱) بعض اوقات اسم فاعل سے پہلے ان پانچ چیزوں میں سے کوئی محذوف ہوتا ہے جیسے یا طَالِعًا جَبَلاً یہاں طَالِعًا اسم فاعل سے پہلے موصوف رَجُلاً محذوف ہے اس لیے اسم فاعل نے جَبَلاً کو نصب دیا ہے۔

۴۔ نفی پر جیسے مَا ضَرَّابٌ زَیْدٌ عَمْرًا

۵۔ استفہام پر جیسے أَضَرَّابٌ زَیْدٌ عَمْرًا

فائدہ: یہ دونوں شرطیں مفعول بہ کو نصب دینے کے لیے ہیں، فاعل اسم ظاہر کو رفع دینے کے لیے صرف اعتماد کی شرط ہے اور فاعل اسم ظاہر اور مفعول بہ کے علاوہ باقی معمولات میں اسم مبالغہ بغیر کسی شرط کے عمل کرتا ہے

۳۔ اسم مفعول

اسم مفعول: وہ اسم مشتق ہے جسے فعل مضارع مجہول سے بنایا جاتا ہے تا کہ اس شخص یا چیز کو بتائے جس پر مصدری معنی واقع ہو جیسے مَنْصُوْرٌ (مدد کیا ہوا ایک مرد)

اسم مفعول کا عمل: اسم مفعول فعل مجہول کا عمل کرتا ہے یعنی نائب فاعل کو رفع اور باقی چیزوں کو نصب دیتا ہے

اسم مفعول کے عمل کی شرطیں:

اسم مفعول پر اگر ”ال“ اسم موصول داخل ہے تو وہ بغیر کسی شرط کے عمل کرتا ہے جیسے جَاءَ الْمَضْرُوْبُ غُلَامُهُ

اور اگر اس پر ”ال“ اسم موصول داخل نہیں ہے تو اس کے عمل کے لیے دو شرطیں ہیں

(۱) اسم مفعول حال یا استقبال کے معنی میں ہو

(۲) اسم مفعول کا پانچ چیزوں میں سے کسی ایک پر اعتماد ہو یعنی اسم مفعول ان پانچ میں سے کسی ایک کے بعد واقع ہو:

۱۔ مسند الیہ پر جیسے زَیْدٌ مَضْرُوْبٌ غُلَامُهُ، اِنَّ زَیْدًا مَضْرُوْبٌ غُلَامُهُ

۲۔ موصوف پر جیسے جَاءَ رَجُلٌ مَضْرُوْبٌ غُلَامُهُ

۳۔ ذوالحال پر جیسے جَاءَ زَیْدٌ مَضْرُوْبًا غُلَامُهُ

۴۔ نفی پر جیسے مَا مَضْرُوْبٌ غُلَامُ زَیْدٍ

۵۔ استفہام پر جیسے أَمَضْرُوْبٌ غُلَامُ زَیْدٍ

۴۔ صفت مشبہ

صفت مشبہ: وہ اسم مشتق ہے جسے فعل مضارع لازم سے بنایا جاتا ہے تاکہ اس شخص یا چیز کو بتائے جو مصدری معنی کے ساتھ ہمیشہ یا دیر تک متصف ہو جیسے کَرِیْمٌ (ایک سخی مرد)

صفت مشبہ کا عمل: صفت مشبہ فعل لازم کا عمل کرتا ہے

صفت مشبہ کے عمل کی شرط:

صفت مشبہ کے عمل کی شرط یہ ہے کہ اس کا پانچ چیزوں میں سے کسی ایک پر اعتماد ہو یعنی صفت مشبہ ان پانچ میں سے کسی ایک کے بعد واقع ہو:

۱۔ مسند الیہ پر جیسے زَیْدٌ حَسَنٌ وَجْهُهُ، اِنَّ زَیْدًا حَسَنٌ وَجْهُهُ

۲۔ موصوف پر جیسے جاءَ رَجُلٌ حَسَنٌ وَجْهُهُ

۳۔ ذوالحال پر جیسے جاءَ زَیْدٌ حَسَنًا وَجْهُهُ

۴۔ نفی پر جیسے مَا حَسَنٌ وَجْهُ زَیْدٍ

۵۔ استفہام پر جیسے أَحَسَنٌ وَجْهُ زَیْدٍ

صفت مشبہ کا استعمال: صفت مشبہ کا استعمال تین طرح ہوتا ہے

۱. ''ال'' کے ساتھ جیسے زَیْدٌ الْحَسَنُ وَجْهُهُ

۲۔ اضافت کے ساتھ جیسے زَیْدٌ حَسَنُ الْوَجْهِ

۳۔ ''ال'' اور اضافت دونوں کے بغیر جیسے زَیْدٌ حَسَنٌ وَجْهُهُ

صفت مشبہ کا معمول: صفت مشبہ کا معمول کبھی مرفوع ہوتا ہے، کبھی منصوب ہوتا ہے اور کبھی مجرور ہوتا ہے

اگر مرفوع ہے تو صفت مشبہ کا فاعل ہوگا جیسے زَیْدٌ حَسَنٌ وَجْهُهُ

اگر مجرور ہے تو صفت مشبہ کا مضاف الیہ ہوگا جیسے زَیْدٌ حَسَنُ الْوَجْهِ

اگر منصوب ہے تو پھر اگر نکرہ ہے تو صفت مشبہ کی نسبت سے تمیز ہوگا جیسے زَیْدٌ حَسَنٌ وَجْهًا اور اگر معرفہ ہے تو مفعول کی مشابہت کی وجہ سے منصوب ہوگا جیسے زَیْدٌ حَسَنٌ الْوَجْهَ

۵۔اسم تفضیل

اسم تفضیل: وہ اسم مشتق ہے جسے فعل مضارع معلوم سے بنایا جاتا ہے تاکہ اس شخص یا چیز کو بتائے جس میں مصدری معنی دوسرے کی بنسبت زیادہ ہو جیسے زَیْدٌ اَعْلَمُ مِنْ خَالِدٍ (زید خالد کی بنسبت زیادہ جاننے والا ہے)

اسم تفضیل کا عمل: اسم تفضیل کا عمل دو طرح ہے: ا۔عمل رفع ۲۔عمل نصب

عمل رفع: اسم تفضیل ضمیر مستتر کو رفع دیتا ہے (۱)

عمل نصب: اسم تفضیل مفعول بہ، مفعول مطلق اور مفعول معہ میں عمل نہیں کرتا اور باقی منصوبات کو نصب دیتا ہے

اسم تفضیل کا استعمال:

اسم تفضیل کا استعمال تین طریقوں سے ہوتا ہے

(۱) من کے ساتھ جیسے زَیْدٌ اَعْلَمُ مِنْ خَالِدٍ اس صورت میں اسم تفضیل کو مفرد مذکر لانا ضروری ہے جیسے الزَیدُونَ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو

(۲) ''ال'' کے ساتھ جیسے جَاءَ نِیْ زَیْدُ الاَفْضَلُ اس صورت میں اسم تفضیل کو اپنے موصوف (۲) کے مطابق لانا ضروری ہے جیسے الزیدَانِ الاَفْضَلانِ

(۳) اضافت کے ساتھ جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ النَّاسِ اس صورت میں اگر اضافت نکرہ کی طرف ہے تو مفرد مذکر لانا ضروری ہے (۳) جیسے الزیدَانِ اَفْضَلُ رُجُلَیْنِ

اور اگر اضافت معرفہ کی طرف (۴) ہے تو مفرد مذکر لانا بھی جائز ہے اور موصوف کے مطابق لانا بھی جائز ہے جیسے اَلزیدُونَ اَفْضَلُ القَوْمِ یا اَفْضَلُوْا القَوْمِ

---

(۱) ضمیر منفصل اور اسم ظاہر کو ایک خاص صورت میں رفع دیتا ہے جس کی تفصیل نحو کی بڑی کتابوں میں ہے

(۲) موصوف سے مراد معنوی موصوف ہے جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ الْقَوْمِ میں زید مبتداء ہے لیکن معنیً وہ اسم تفضیل کا موصوف ہے

(۳) اس صورت میں مضاف الیہ کا موصوف کے مطابق ہونا ضروری ہے

(۴) اس صورت میں کتب نحو نے کچھ تفصیل اور بھی ذکر کی ہے لیکن آسانی کے لیے یہاں ہدایۃ النحو کی تفصیل پر اکتفاء کیا گیا

اسم تفضیل کی بناء:

اسم تفضیل ثلاثی مجرد کے صرف ان ابواب سے بنتا ہے جن میں رنگ اور عیب کا معنی نہیں ہوتا ، رنگ اور عیب والے ابواب سے اور غیر ثلاثی مجرد کے ابواب سے اسم تفضیل نہیں بنتا اگر ان ابواب سے اسم تفضیل کا معنی مطلوب ہو تو باب کے مصدر سے پہلے اَشَدُّ یا اَکْثَرُ جیسے الفاظ لگاتے ہیں اور مصدر کو تمیز ہونے کی وجہ سے نصب دیتے ہیں جیسے اَلْوَرْدُ اَشَدُّ حُمْرَةً مِنَ الرُّمَّانِ ، زَيْدٌ اَشَدُّ اِكْرَامًا مِنْ خَالِدٍ

۶۔ مصدر

مصدر: وہ اسم ہے جو صرف مصدری معنی بتائے اور اس سے فعل بنایا جاتا ہو جیسے نَصْرٌ

مصدر کا عمل: مصدر اپنے فعل والا عمل کرتا ہے جیسے اَعْجَبَنِىْ ضَرْبٌ زَيْدٌ عَمْرًا

مصدر کے عمل کی شرط:

مصدر کے عمل کی یہ شرط ہے کہ وہ مفعول مطلق نہ ہو لہذا ضَرَبْتُ ضَرْبًا زَيْدًا میں ضَرْبًا مصدر عمل نہیں کرے گا۔

مصدر کا استعمال: مصدر کا استعمال تین طرح ہوتا ہے

۱۔ کبھی اضافت کے بغیر ہوتا ہے جیسے اَعْجَبَنِىْ ضَرْبٌ زَيْدٌ عَمْرًا

۲۔ کبھی فاعل کی طرف مضاف ہوتا ہے جیسے اَعْجَبَنِىْ ضَرْبُ زَيْدٍ عَمْرًا

۳۔ کبھی مفعول کی طرف مضاف ہوتا ہے جیسے اَعْجَبَنِىْ ضَرْبُ عَمْرٍو زَيْدٌ

۷۔ اسم مضاف

اسم مضاف: وہ اسم ہے جس کی دوسرے کی طرف حرف جر مقدر کے واسطے سے نسبت کی جائے جیسے کِتَابُ زَيْدٍ (زید کی کتاب) میں کِتَابُ

مضاف کا عمل: مضاف اپنے مضاف الیہ کو جر دیتا ہے جیسے کِتَابُ زَيْدٍ

۸۔ اسم تام مبہم (۱)

اسم تام مبہم: وہ مبہم اسم ہے جس کی (اپنی موجودہ حالت میں) اضافت نہ ہو سکے

اسم کے تام ہونے کی صورتیں:

اسم چار چیزوں سے تام ہوتا ہے: (۲)

۱۔ اسم تنوین سے تام ہو، چاہے تنوین لفظی ہو جیسے عِنْدِیْ رِطْلٌ زَیْتًا یا تقدیری ہو جیسے عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ کِتَابًا

۲۔ اسم نون تثنیہ سے تام ہو جیسے عِنْدِیْ قَفِیْزَانِ بُرًّا

۳۔ اسم نون ملحق بہ جمع مذکر سالم سے تام ہو جیسے عِنْدِیْ عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا

۴۔ اسم اضافت سے تام ہو جیسے عَلَی التَّمْرَةِ مِثْلُهَا زُبَدًا

اسم تام مبہم کا عمل:

اسم تام مبہم تمیز عن المفرد کو نصب دیتا ہے جیسے عِنْدِیْ عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا

۹۔ اسم فعل

اسم فعل: وہ اسم ہے جو فعل کے معنی میں ہو اور فعل کی طرح عمل کرے جیسے هَیْهَاتَ بمعنی بَعُدَ (دور ہوا)

اسم فعل کا عمل: اسم فعل جس فعل کے معنی میں ہوتا ہے اسی کا عمل کرتا ہے جیسے هَیْهَاتَ یَوْمُ الْعِیْدِ، رُوَیْدَ زَیْدًا

---

(۱) اسماء کنایہ از عدد (کم، کذا، کاین) بھی اسم تام بہ تنوین تقدیری میں شامل ہیں اس لیے عوامل میں ان کو الگ شمار نہیں کیا گیا۔

(۲) کبھی اسم بذات خود تام ہوتا ہے اور یہ دو صورتوں میں ہوتا ہے ضمیر مبہم جیسے رُبَّهٗ رَجُلًا اسم اشارہ جیسے مَا ذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا

۱۱۔ اسم شرط جازم

اسم شرط جازم: وہ اسم ہے جو دو فعلوں پر داخل ہو کر ان کو جزم دیتا ہے، پہلا فعل دوسرے کا سبب ہوتا ہے، پہلے کو شرط دوسرے کو جزاء کہتے ہیں جیسے مَنْ یَجْتَهِدْ یَنْجَحْ

اسماء شرط جازمہ گیارہ ہیں:

۱. مَنْ ۲. مَا ۳. مَهْمَا ۴. اِذْمَا ۵. اَیٌّ
۶. حَیْثُمَا ۷. اَیْنَمَا ۸. اَیْنَ ۹. اَنّٰی ۱۰. مَتٰی
۱۱. اَیَّانَ

اسم شرط کا عمل: اسم شرط دو فعلوں پر داخل ہو کر ان کو جزم دیتا ہے جیسے مَنْ یَجْتَهِدْ یَنْجَحْ جو محنت کرے گا کامیاب ہوگا۔

عوامل معنویہ کا بیان

عامل معنوی دو ہیں: ۱۔ مبتداء اور خبر کا عامل ۲۔ فعل مضارع کا عامل رافع

مبتداء اور خبر کا عامل:

مبتداء اور خبر کا عامل ابتداء ہے یعنی ان کا عامل لفظی سے خالی ہونا ان کا عامل ہے جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ

فعل مضارع کا عامل رافع:

فعل مضارع کا عامل ناصب اور عامل جازم سے خالی ہونا اس کا عامل رافع ہے جیسے یَنْصُرُ

حروف غیر عاملہ

حروف غیر عاملہ: وہ حروف ہیں جو اپنے مدخول میں کوئی لفظی عمل نہیں کرتے، جیسے: أَزَیْدٌ قَائِمٌ میں ہمزہ حرف غیر عامل ہے کیونکہ اس نے زید اور قائم میں کوئی عمل نہیں کیا۔

حروف غیر عاملہ کی تقسیم

حروف غیر عاملہ کی مشہور قسمیں درج ذیل ہیں:

۱۔حروف عطف ۲۔حروف نداء ۳۔حروف مصدریہ ۴۔حروف استفہام

۵۔حروف شرط غیر جازمہ ۶۔حروف تفسیر ۷۔حروف تنبیہ ۸۔حروف جواب

۹۔حروف عرض و تحضیض ۱۰۔حرف توقع ۱۱۔حرف ردع ۱۲۔نون تنوین

۱۔حروف عطف: حروف عطف نو ہیں:

۱.واو ۲.فاء ۳.ثُمَّ ۴.حَتّٰی ۵.او ۶.اَمْ ۷.لا ۸.بَلْ ۹.لٰکِنْ

جیسے جاء زید و عمرو، اکلت السمکة حتی رأسها

۲۔حروف نداء: حروف نداء پانچ ہیں:

۱.یَا ۲.اَیَا ۳.ھَیَا ۴.اَیْ ۵.ھمزہ مفتوحہ جیسے یا زید

۳۔حروف مصدریہ:

وہ حروف ہیں جو اپنے مابعد کو مصدر کی تاویل میں کرتے ہیں یہ تین حروف ہیں:

۱.مَا ۲.اَنْ ۳.لَوْ

۱۔ **ما:** مصدریہ کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ما مصدریہ ظرفیہ، جیسے: وَاَوْصَانِیْ بِالصَّلَاةِ وَالزَّکٰوةِ مَادُمْتُ حَیًّا

۲۔ما مصدریہ غیر ظرفیہ، جیسے: آمِنُوْا کَمَا آمَنَ النَّاسُ

۲ – **اَنْ**: مصدر یہ جب ماضی پر داخل ہوتو غیر عامل ہوتا ہے جیسے سَرَّنِیْ اَنْ نَجَحْتَ (تمہاری کامیابی نے مجھے خوش کردیا) اور جب مضارع پر داخل ہوتا ہے تو نصب کا عمل کرتا ہے جیسے اَنْ تَصُوْمُوْا خَیرٌ لَّکُمْ (روزہ رکھنا تمہارے لیے بہتر ہے)

۳–**لو**: کبھی مابعد کو مصدر کی تاویل میں کردیتا ہے جیسے وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ

۴۔حروف استفہام:

وہ حروف ہیں جو مخاطب سے کسی بات کے متعلق سوال کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں اور یہ دو حرف ہیں:

ا .همزه ۲ .هل

۵۔حروف شرط غیر جازمہ:

یہ چار حروف ہیں: ا .لو ۲ .لولا ۳ .اَمّا ۴۔اِذْمَا

ا –**لو**: اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ شرط نہ ہونے کی وجہ سے جزاء نہیں پائی جارہی ہے جیسے لَوْ کَانَ فِیْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰہُ لَفَسَدَتَا۔

۲–**لولا**: اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ شرط ہونے کی وجہ سے جزاء نہیں پائی جارہی ہے جیسے لَوْلَا اَنْتُمْ لَکُنَّا مُؤْمِنِیْنَ (۱)

۳–**أَمَّا**: ماقبل کے اجمال کی تفصیل کے لیے استعمال ہوتا ہے اور اس کے جواب میں فاء کا آنا ضروری ہے جیسے اَمَّا السَّفِیْنَةُ فَکَانَتْ لِمَسٰکِیْنَ

۴۔**اِذْمَا**:(۲) حرف ہے اور اِنْ شرطیہ کے معنی میں ہے جیسے اِذْمَا تَضْرِبْ اَضْرِبْ

---

(۱) لولا جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے اور اس کے بعد مبتداء مذکور ہوتا ہے، خبر محذوف ہوتی ہے جیسے لَوْلَا اَنْتُمْ لَکُنَّا مُؤْمِنِیْنَ

(۲) بعض کے نزدیک یہ اسم ہے اور ظرف زمان ہے لیکن صحیح قول کے مطابق یہ حرف ہے اور اِنْ شرطیہ کے معنی میں ہے ۔

۶۔ حروف تفسیر:

وہ حروف ہیں جو کسی بات کی وضاحت کے لیے استعمال ہوتے ہیں اور یہ دو حرف ہیں:

ا: اَیْ ۲: اَنْ

اَیْ حرف تفسیر کا مابعد ترکیب میں ماقبل کے لیے عطف بیان یا بدل بنتا ہے جیسے عِنْدِیْ غَضَنْفَرٌ اَیْ اَسَدٌ اور اَنْ تفسیریہ کی مثال جیسے فَاَوْحَیْنَا اِلَیْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْکَ

۷۔ حروف تنبیہ:

وہ حروف ہیں جو مخاطب کو متنبہ اور بیدار کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں، یہ تین حروف ہیں:

۱. اَلَا ۲. اَمَا ۳. هَا جیسے اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ

۸۔ حروف جواب:

وہ حروف ہیں جو کسی کلام کے جواب میں استعمال ہوتے ہیں، اور یہ پانچ حروف ہیں:

۱۔ نَعَمْ ۲. بَلٰی ۳. اَجَلْ ۴. اِیْ ۵. جَیْرِ

۹۔ حروف عرض و تحضیض:

عرض کا معنی ہے نرمی کے ساتھ کسی کام پر ابھارنا اور تحضیض کا معنی ہے سختی اور تاکید کے ساتھ کسی کام پر ابھارنا، عرض و تحضیض کے لیے پانچ حروف استعمال ہوتے ہیں:

۱. اَلَا ۲. اَلَّا ۳. هَلَّا ۴. لَوْلَا ۵. لَوْمَا جیسے هَلَّاقَرَأْتَ الدَّرْسَ

۱۰۔ حرف توقع:

یہ صرف حرف قد ہے اور اس کے مشہور معانی چار ہیں

۱۔ توقع یعنی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ فعل کے وقوع کی امید اور اس کا انتظار ہے جیسے قَدْ یَنْجَحُ زَیْدٌ

۲۔ تقریب یعنی ماضی کو حال کے قریب کرتا ہے جیسے قَدْ قَامَ زَیْدٌ

۳۔ تقلیل یعنی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ فعل کا وقوع کم ہے جیسے قَدْ یَصْدُقُ الْکَذُوْبُ

۴۔ تحقیق یعنی مابعد میں تاکید کا معنی پیدا کرتا ہے جیسے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰهَا

۱۱۔ حرف ردع:

ردع کا معنی ہے روکنا اور جھڑکنا، اس معنی کے لیے صرف کَلَّا استعمال ہوتا ہے جیسے: کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ

۱۲۔ نون تنوین:

وہ ساکن نون ہے جو کلمہ کے آخر میں حرکت کے تابع ہو(۱) اور تاکید کے لیے نہ ہو جیسے زَیْدٌ

تنوین کی تقسیم

اس کی چار قسمیں ہیں:

۱- تنوین تمکن: جو اسم کے منصرف ہونے پر دلالت کرے۔ جیسے زَیْدٌ قَاعِدٌ

۲- تنوین تنکیر: جو اسم کے نکرہ ہونے پر دلالت کرے جیسے رَجُلٌ(۲)

۳- تنوین عوض: یہ وہ تنوین ہے جو مضاف الیہ کے عوض ہوتی ہے جیسے مَرَرْتُ بِکُلٍّ اَیْ بِکُلِّ وَاحِدٍ ،یَوْمَئِذٍ اَیْ یَوْمَ اِذْ کَانَ کَذَا اور کبھی یہ تنوین حرف کے عوض بھی ہوتی ہے جیسے دَوَاعٍ میں تنوین یاء کے عوض ہے۔

۴- تنوین مقابلہ: یہ وہ تنوین ہے جو جمع مؤنث سالم پر جمع مذکر سالم کے نون کے مقابلے میں لائی جاتی ہے جیسے مُسْلِمَاتٍ کی تنوین مُسْلِمُوْنَ کے نون کے مقابلے میں ہے۔

تم کتاب تعلیم النحو بتوفیق اللّٰہ تعالیٰ وعونہ

فالحمدللّٰہ علی ذلک

---

(۱) حرکت کے تابع ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جب حرکت موجود ہوتی ہے تو تنوین موجود ہوتی ہے اور جب حرکت حذف ہو جاتی ہے تو تنوین بھی حذف ہو جاتی ہے جیسے حالت وقف میں۔

(۲) رَجُلٌ کی تنوین تمکن اور تنکیر دونوں کے لیے ہے، اور تنوین تنکیر اسم فعل پر بھی داخل ہوتی ہے جیسے صَہٍ

کتاب کے اہم مراجع ومصادر

۱. القرآن الکریم

۲. الایضاح شرح المفصل لابن الحاجب

۳. شرح ابن عقیل

۴. ھمع الھوامع

۵. شرح الرضی علی الکافیہ

۶. شرح التصریح علی التوضیح للشیخ خالد الازھری

۷. شرح الاشمونی علی الفیة ابن مالک

۸. حاشیة الصبان علی شرح الاشمونی

۹. شرح المفصل لابن یعیش

۱۰. جامع الدروس العربیہ

۱۱. النحو الوافی للشیخ حسن

۱۲. موسوعة النحو والصرف والاعراب

۱۳. التطبیق النحوی

۱۴. شرح شذور الذھب

۱۵. شرح قطر الندی وبل الصدی

۱۶. مغنی اللبیب لابن ھشام

۱۷. شرح قواعد الاعراب للشیخ زادہ

۱۸. نتائج الافکار فی شرح الاظهار

۱۹. ترکیب کافیه لزینی زاده

۲۰. فیض النحو (مولانا شیر افگن ندوی)

۲۱. نحو میر وشروحِ نحو میر

۲۲. جهدقصیر شرح نحو میر

یادداشت